تحفۂ نصائح

اردو ترجمہ و حاشیہ

مصنّف

سیّد یوسف حسینی راجا رحمۃ اللہ علیہ

فیضان

دنیائے اسلام کے عظیم مصنف مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحاج المفتی پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری

ترجمہ حاشیہ اردو

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی صاحب

دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی

جامع مسجد سیرانی بہاولپور پاکستان

تحفۂ نصائح

(فارسی بمعہ اردو ترجمہ وحاشیہ)

تصنیف: حضرت علامہ سید یوسف حسینی راجا رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وحاشیہ: مولانا محمد عطاء الرسول اویسی

بااہتمام: محمد اویس رضا اویسی

مقام اشاعت

مکتبہ فیضان رسول فرید آباد، نزد ریلوے اسٹیشن بہاول پور

0300-6843281

نام کتاب : تحفہ نصائح فارسی

تصنیف : حضرت علامہ سیّد یوسف حسینی راجا رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و حاشیہ : مولانا محمد عطاء الرسول اویسی مدرس دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

اشاعت اوّل: ۲۰۰۰ء اشاعت دوم: ۲۰۱۲ء

کمپوزنگ : ڈاکٹر محمد صفدر جاوید (0333-6399075)

نظر ثانی : مولانا حافظ محمد وارث محمود اویسی، مولانا محمد شفاعت رسول اویسی

ہدیہ :

ناشر : مکتبہ فیضان رسول نزد ریلوے اسٹیشن بہاول پور

0300-6843281

ملنے کے پتے

☆ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور

☆ مکتبہ اہلسنت اندرون لوہاری گیٹ لاہور

☆ زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

☆ نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر بیٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

☆ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی

☆ مشتاق کتب خانہ اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ غلام جیلانی پوسٹر ہاؤس اندرون بوہر گیٹ ملتان

☆ مکتبہ حاجی نیاز احمد بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ مکتبہ مہریہ کاظمہ نزد جامعہ انوار العلوم ملتان

☆ مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاول پور

☆ مکتبہ مثنویہ غوثیہ بازار نزد اڈا بہاول پور

☆ مکتبہ نظام مصطفیٰ نزد طبیہ کالج بہاول پور

☆ غوثیہ کتب خانہ لاری اڈا لودھراں

☆ مشتاق بکڈپو تحصیل بازار احمد پور شرقیہ

☆ عاشق کتاب گھر لیاقت پور

☆ مکتبہ رضویہ نوری جامع مسجد شجاع آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درحمد باری تعالیٰ عزاسمہٗ

اللہ تعالیٰ بلند پیدا کرنے والے کی تعریف میں۔ اس کا نام عزت والا ہے۔

حمدے بگویم بیعدد مر خالق جن و بشر — کردہ معلق آسمان ہم اختراں شمس و قمر

بے شمار تعریف کرتا ہوں میں خاص پیدا کرنے والے جن اور انسان، جس نے معلق کیا آسمان بھی سورج، ستارے اور چاند کو بھی۔

عظمیٰ بدادہ عرش را پرّد ز پایش طائرے — چوں برق سالے چارصد آنگہ رسد پایہ دگر

بزرگی دی عرش کو اس کے ایک پائے سے پرندہ اڑے، مثل بجلی کی رفتار سے چارسو سال بعد دوسرے پائے تک پہنچ جائے۔

ہم آفریدہ جنتی کش عرض و طولست آنچناں — ایں ہفت طبق ارض و سما پیشش چو قبہ برسپر

جنت بھی پیدا کی اس کی لمبائی چوڑائی اس طرح ہے، سات درجے زمین و آسمان اس کے آگے ایسے جیسے ڈھال کی چوڑائی۔

دنیا و جملہ آسمان ہم چوں مدور بیضہٗ — برپاست بے تکیہ ستوں دائم بدارد در نظر

دنیا اور تمام آسمان انڈے کی طرح گول ہیں، قائم ہیں بغیر سہارے کے اور ستونوں کے ہمیشہ اللہ تعالیٰ نظر رکھتا ہے۔

دریا ولبہا جوئے باکردہ رواں روئے زمیں — اشجار پُر از میوہ ہا روید زمیں شہد و شکر

دریا اور بڑی چھوٹی نہریں جاری کیں، زمین کی سطح پر، درخت میوے سے بھرے ہوئے اُگاتی ہے زمین شہد اور شکر۔

حمد: تعریف۔ باری: پیدا کرنے والا۔ تعالیٰ: بلند۔ عز: عزت والا۔ اسمہٗ: نام اس کا۔ بیعدد: بے شمار، ان گنت۔ مر: خاص۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ بشر: انسان۔ جن: ناری مخلوق۔ معلق لٹکا ہوا۔ اختراں: جمع اختر ستارہ اور یہ ایک فرشتے کا نام بھی ہے جو کہ دنیا میں سیر کرتا رہتا ہے اور آمین آمین کہتا رہتا ہے۔ شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ یعنی ستارے سورج چاند آسمان کے نیچے فضا میں لٹکے ہوئے ہیں۔ عظمیٰ: بضم عین بزرگی بلندی یعنی عرش اتنا بلند ہے کہ اس کے چار رکن ہیں اور ہر رکن کے تین ہزار ساٹھ پائے ہیں۔ پرّد: اُڑے۔ طائرے: پرندہ۔ چوں: مثل۔ برق: بجلی۔ چارصد: چارسو۔ آنگہ: اس وقت۔ رسد پہنچے گا۔ پایہ: سیڑھی۔ آفریدہ: پیدائش۔ طول: لمبائی۔ آنچناں: اسی طرح ہفت: سات۔ طبق: درجہ۔ ارض: زمین۔ سما: آسمان۔ پیشش: سامنے۔ قبہ: گنبد۔ سپر: ڈھال، جیسے قرآن پاک میں ہے: اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا جس نے پیدا کیا سات آسمانوں کو اوپر تلے۔ مدوّر: گول۔ بیضہ: انڈا۔ بے تکیہ: سہارا کے بغیر، پیلپایہ۔ دائم: ہمیشہ۔ بدارد: رکھتا ہے۔ ولبہا: یعنی بڑی نہریں۔ جوئے: چھوٹی نہریں۔ رواں: جاری۔ روئے: اوپر میدان چہرے۔ اشجار: جمع شجر درخت۔ روید: اگاتی ہے۔ شہد مکھی۔

مُردہ اراضی جملگی زندہ کند از قطرہ ہا	آں خشک میدان یکزمان ہم لعل بینی ہم خضر

ویران زمین تمام آباد کرتا ہے وہ بارش کے قطروں سے۔ وہ خشک میدان ایک لحہ میں سرسبز دیکھے گا توں۔

سیارگان چوں شمعہا کردہ ضیا از مہر خود	روشن مزین شد سما از بہر خلقے راہبر

گردش کرنے والے ستاروں کو اپنی مہربانی سے روشن کیا۔ روشن خوبصورت ہوا آسمان مخلوق کے لیے رہبر۔

چیز یکہ باشد درجہان آں چیز گوید ذکرِ حق	تسبیح گویاں عالمے نامی بود خواہی حجر

جو چیز جہاں میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ تسبیح کرتے ہیں ہر ایک حیوان ہوں یا پتھر۔

لیکن نمی فہمد کسے تسبیح ہر یک درجہاں	مگر آنکہ رب العالمین وارد باایں ہر یک خبر

لیکن نہیں سمجھتا کوئی شخص ہر ایک کی جہان میں، مگر رب العالمین ہر ایک کی تسبیح سے باخبر ہے۔

شایان ایں نعمت ہموں از لطف وفضل خویشتن	محبوب خود خواندش یکے از فضلِ خود خالق بشر

لائق اس نعمت کے مہربانی اور فضل اپنے سے، محبوب اپنے کو پڑھایا اپنی مہربانی سے بشر کے پیدا کرنے والے نے۔

مردہ: ویران۔ اراضی: جمع ارض زمین۔ جملگی: تمام۔ قطرہ ہا: چھینٹے۔ یکزمان: ایک لحہ۔ لعل: سرخ۔ بینی: دیکھے گا تو۔ خضر: سبز۔ ارشاد باری تعالیٰ: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَابِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا "اور ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا پس اس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کیا"۔ سیارگان: ستارے۔ شمعہا: شمع چراغ۔ کردہ ضیا: کئے قائم۔ مہر سورج۔ مزین: آراستہ کیا زینت والا یعنی ستاروں کو آسمان کی زینت اور مخلوق کے لیے راہ نما بنایا۔ تسبیح: پاکیزگی۔ گویان: کہنے والا۔ عالمے: جہاں۔ نامی: بڑھنے والا۔ حجر: پتھر۔ یعنی تمام کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ "ہر شئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔" نمی فہمد: نہیں سمجھتا۔ یہ بیت قرآن پاک کی اس آیت کا ترجمہ ہے: وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ "لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔" شایان: لائق۔ ہموں: تمام۔ لطف: مہربانی۔ خواندش: پڑھا یعنی کہا اُسے۔

❁❁❁❁❁

درنعت حضرت رسالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت رسالت پناہ محمد مصطفیٰ ﷺ تعریف کے بیان میں۔

گویم درودِ دُرفشاں بر روحِ خاص مرسلان	کآں نورِ عرش وآسماں سلطان جملہ بحروبر

بکھیرتا ہوں میں درود کے روشن موتی رسولوں میں سے خاص روح پر جو کہ نور عرش اور آسمان کا تمام جنگل اور دریا کا بادشاہ۔

شاہِ جہاں آں مصطفیٰ سلطان جملہ انبیاء	بہر شفاعت ہمگناں روز جزا بندد کمر

بادشاہ جہاں کے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء کے سلطان عام لوگوں کی سفارش کے لیے قیامت کے دن کمر باندھیں گے۔

لولاک چتری برسرش چوں چاؤشاں پیشش رسل	تا او نیاید درجناں جملہ رُسل باشند بدر

لولاک کا تاج ان کے سر پر تمام رسول ان کے سامنے مثل نوکروں کے، جب تک آپ بہشت میں نہ آئیں گے تمام رسول باہر رہیں گے۔

شاہی ندیدم درجہاں ازقاف تاہم قیروان	نے درزمین نے درسما چوں مصطفیٰ باشد دگر

بادشاہی نہیں دیکھی میں نے جہاں میں قاف سے قیروان تک، نہ زمین میں نہ آسمان میں مثل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے کی۔

جملہ رسل اندر زمین کردند پیدا معجزہ	دو نیم مہ شد درسما بروئے چوکردہ یک نظر

تمام رسولوں نے زمین پر معجزے ظاہر کیے، چاند آسمان پر دو ٹکڑے ہوا جب ایک نظر کی اس پر۔

راۤیاتِ او ماحی شدہ جملہ رسوم کفر را	آیاتِ او دیدند چوں جملہ عرب گشتہ مقر

جھنڈے اس کے مٹانے والے ہوئے تمام رسوم کفار کی۔ معجزے ان کے دیکھے جب تمام عرب والوں نے اقرار کرنے والے ہوئے۔

نعت: تعریف۔ حضرت: اعلیٰ بارگاہ۔ رسالت: بلند عہدہ۔ پناہ: امان۔ محمد: وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ مصطفیٰ: چنے ہوئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم: رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ اور سلام۔ گویم: کہتا ہوں۔ درود: تعریف۔ دُرفشاں: موتی بکھیرنے والا۔ مرسلان: جمع مرسل کی، رسول۔ کآن: اصل میں کہ آن تھا۔ سلطان: بادشاہ۔ جملہ: تمام۔ بحر: سمندر۔ بَر: خشکی، جنگل۔ یعنی تمام انبیاء سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہیں۔ جیسے حدیث پاک میں: کل الخلائق من نوری تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔ شفاعت: سفارش۔ ہمگناں: تمام۔ روز جزا: قیامت کا دن۔ اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے: شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔ میری شفاعت کبیرہ گناہ والے امتیوں کے لیے ہے۔ چتری: چھتری۔ چاؤشاں: جمع چاؤش بمعنی نقیب، نگہبان۔ پیشش: یعنی پیش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تا او نیاید: جب تک وہ نہ آئیں گے۔ جنان: جمع جنت، بہشت۔ بدر: دروازے پر، باہر۔ شاہی: بادشاہ۔ قاف ایک پہاڑ کا نام ہے جو تمام عالم کے اردگرد ہے۔ قیروان: بفتح قاف وضم راء افریقہ کے ایک ملک کا نام ہے۔ دونیم: دو ٹکڑے۔ مہ: چاند۔ سما آسمان۔ چوں: مثل۔ دگر: دوسرا۔ جملہ: تمام۔ رُسل: رسول۔ پیدا: ظاہر۔ معجزہ: عاجز کرنے والا۔ یعنی اس سے فہم عاجز ہو جاتا ہے اس لیے اسے معجزہ کہتے ہیں۔ یہ اشارہ شق القمر کی طرف ہے۔ رایات: جمع رایۃ، جھنڈا۔ ماحی: مٹانے والا۔ رسوم: جمع رسم کی۔ کفر: یعنی دین نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنا۔ آیت: جمع آیت نشانیاں مراد ہیں معجزات ہیں۔ گشتہ: ہوئے۔ مقر: اقرار کرنے والا۔ ❖

درمدح شیخ العالمین محمود نصیرالدین قدس سرہٗ

شیخ نصیرالدین محمود کی تعریف میں جو اولیاء کے چراغ ہیں۔

شیخ معظم پیرما محمود آں صاحب قِران	چوں او نباشد ہیچکس محتشم ہم مشتہر

عظمت والے بزرگ ہمارے پیر محمود نصیرالدین وہ صاحب قِران ان جیسا نہیں کوئی دبدبہ والا شہرت والا۔

عالم بعلمے ہمچو او ہرگز ندیدہ مردمے	اندر کرامت مثل او خیزد کجا دور قمر

عالم علم والا اس جیسا کسی کو میں نے نہیں دیکھا کرامت میں اس جیسا زمانہ میں شاید کوئی آئے۔

او بود شیخ مقتدا او راجہانے مقتدے	گشتند اعمٰی سالکان چوں رفت آں صاحب نظر

وہ بزرگ امام جہاں اس کا مقتدی، نابینا ہوئے راہِ سالکین اس صاحب نظر کے جانے کے بعد۔

دارد تمنا عالمے خاکِ درش سرمہ کند	خوش وقت آں صاحب دلاں گشتند اوراپے سپر

جہاں آرزو رکھتا ہے اس کے دروازۂ خاک کو سرمہ بنائے۔ اچھے وقت میں وہ دل والے ہوئے ان کی پیروی کرنے والے۔

اے شیخ مخدوم جہاں مارا بخواہی از خدا	تارُستہ گردم از عنا یابم بجنت کشک زر

اے بزرگ سردار جہاں ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ چھٹکارا تکلیف سے پا کر بہشت میں سنہری کوٹھڑی حاصل کروں میں۔

....

مدح: تعریف: شیخ: بزرگ۔ العالمین: تمام جہانوں۔ معظم: بڑے بڑے عظمت والے۔ قِران: نزدیکی اور وہ وقت زہرہ اور مشتری ایک برج میں اکٹھے ہو جائیں۔ جو شخص اس وقت پیدا ہوا سے صاحبِ قِران کہتے ہیں مراد سعادت مندی ہے۔ محتشم: دبدبہ والا یعنی جو زیادہ سنے اور کم کہے۔ مشتہر: مشہور عالم۔ بعلمے: علم والا۔ عالم ہمچو: مثل ان جیسے مرد سے کوئی مرد۔ کرامت: یعنی جو ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہو۔ خیزد: اٹھے یا ظاہر ہو۔ کجا: کب۔ دورِ قمر: زمانہ۔ مقتدا: جس کی اقتدا کی جائے۔ مقتدی: پیروی کرنے والا۔ اعمٰی: نابینا۔ سالکان: راہِ طریقت پر چلنے والے۔ چوں: جب۔ رفت: گئے۔ دارد: تمنا، آرزو۔ خاک: مٹی۔ در: دروازہ۔ پے سپر: قدم یعنی پیروی کرنے والا مرید۔ مخدوم: جن کی خدمت کی جائے۔ مارا: ہمارے لیے۔ رُستہ: چھٹکارا پانے والا۔ عنا: مشقت، رنج۔ کشک زر: کوٹھڑی، سنہری محل۔

۞۞۞۞۞

درسبب تصنیف کتاب وتعریف ابوالفتح

وجہ لکھنے کتاب اور تعریف ابوالفتح کی

گوید ہمی یوسف گدا در وعظ سخنے چندرا	از بہر خلف خوش لقا بوالفتح آں نورالبصر

یوسف فقیر کہتا ہے چند باتیں نصیحت کی اچھے اخلاق آنکھ کا نور ابوالفتح لڑکے لیے۔

آں رکن دیں کز علم خود معمور دارد رکنہا	یارب بگرداں آنچناں بپذیر از من ایں قدر

وہ ستون دین کا جو اپنے علم کے ذریعے دین کے ارکان آباد رکھے۔ یا اللہ اس کو ایسا بنا دے اور میری دعا قبول فرما۔

از تو بخو اہم بہر او علم و عمل تقویٰ ورع	سالک بگرداں آنچناں چون او نباشد کس دگر

مانگتا ہوں تجھ سے اس کے لیے علم و عمل تقویٰ پرہیز گاری سالک ایسا بنا دے اس کی کوئی مثل نہ ہو۔

ازصدق دل خواہم زتو یارب بگرداں پیش من	درسی بگوید بشنوم بینم جہانے پیش در

سچے دل سے مانگتا ہوں تجھ سے اے اللہ دیکھا دے، مجھے درس کہے سنوں میں اور دیکھوں میں جہان آگے اس کے دروازے کے۔

پندے بگویم بعد ازیں بشنو بہربا بے زمن	دریست آخر بے بہا درگوش کن جانِ پدر

نصیحت کہتا ہوں بعد اس کے سن مجھ سے باب اس کے ضمن میں، موتی ہیں قیمتی کانوں میں جگہ دے یعنی (غور سے سن) اے باپ کی جان۔

تحفہ نصائح نام ایں کردم زحق دارم رجا	کاندر نظر پاکاں شود مقبول چوں شیر و شکر

تحفہ نصائح نام اس کا میں نے رکھا اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں میں نیک لوگوں کی نظر میں دودھ اور شکر کی طرح مقبول ہو۔

....

سبب: وجہ۔ تصنیف: کتاب لکھنا۔ ابوالفتح: مصنف کے صاحبزادے حضرت بندہ گیسودراز کی کنیت ہے اور رکن الدین لقب ہے۔ یوسف: یہ کتاب کے مصنف کا نام ہے۔ گدا: تخلص ہے۔ خلف: پہلے دونوں حرف مضموم یعنی اچھا لڑکا اچھا جانشین اگر لام ساکن ہوتا تو معنی ہوگا بڑا جانشین۔ خوش لقا: اچھے اخلاق والا۔ نورالبصر: آنکھ کی روشنی۔ رکن دین: دین کا ستون۔ معمور: آباد۔ رکنہا: جمع رکن ستون یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ بگرداں: بنا دے۔ آنچناں: اسی طرح۔ بپذیر: قبول کر۔ قدر: اندازہ۔ بہر: واسطے۔ تقویٰ، پرہیز کرنا، ڈرنا۔ ورع: حرام اشیاء سے پرہیز کرنا۔ سالک: راہِ طریقت پر چلنے والا۔ صدق سچ۔ خواہم: چاہتا ہوں میں۔ بشنو: شنیدن سے مشتق ہے، سننا۔ بینم: دیکھوں میں۔ پند: نصیحت۔ دُر: موتی۔ بے بہا بیش قیمت یعنی جس کی قیمت ادا نہ ہو سکے۔ گوش: کان۔ پدر: باپ۔ تحفہ: نادر انوکھا۔ نصائح: جمع نصیحت۔ کردم: کیا میں نے۔ دارم: رکھتا ہوں میں۔ رجاء: بفتح را بمعنی امید، توقع۔

رنج کشیدم مدتے ہم درد ہا چوں درد زہ		تامن بزادم ایں چنیں تحفہ منور نامور

تکلیف اٹھائی میں نے بہت مدت دردزہ کی طرح تب میں نے جنا یعنی مکمل کیا اس طرح تحفہ روشن مشہور۔

یارب زفضل ولطفِ خود گردان چناں ایں تحفہ را		جملہ جہاں عاشق شود خوانند ہم شام و سحر

یا اللہ اپنے فضل اور مہربانی سے بنادے اس طرح اس تحفہ کو تمام جہاں چاہنے والا ہو صبح وشام پڑھنے والے ہوں۔

باب اوّل در بیان توحید باری تعالیٰ عزاسمہٗ

پہلا باب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بیان میں جو عزت والا نام اس کا۔

گردد چو بالغ کودکے فرض ست شناسی حق برو		داند خدا بیشک یکے جز او نشاید کس دگر

ہو جائے جب بچہ بالغ فرض ہے اللہ تعالیٰ کا اس پر پہچاننا، جاننا اللہ تعالیٰ یقیناً ایک ہے اس کے سوا نہیں کوئی دوسرا۔

بیشک بداں حضرت خدا مثلے ندارد شبہ ہم		ہرگز نزادہ کس از و نے مادر او را نے پدر

یقیناً جان اللہ تعالیٰ نہ اس کی مثل نہ مشابہ، ہرگز نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ ماں اس کی نہ باپ اس کا۔

رنج: بڑی یا عظمت کے لیے ہے یعنی بڑا رنج۔ کشیدم: کھینچا میں نے۔ مدتے۔: اس میں بھی یا عظمت کے لیے ہے یعنی بڑی مدت۔ دردزہ: وہ درد جو عورت کو بچہ پیدا ہوتے وقت ہوتا ہے۔ لیکن یہاں کنایہ ہے مشقت زیادہ ہے۔ بزادم: جنا میں نے۔ ایں چنیں: اسی طرح۔ منور روشن، نامور: مشہور۔ لطف مہربانی۔ جملہ: تمام۔ عاشق: چاہنے والا۔ خواندن: پڑھنے والا۔ سحر: صبح۔

توحید: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔ باری: پیدا کرنے والا۔ تعالیٰ: بلند۔ عزا: عزت والا۔ اسمہٗ: نام اس کا۔ گردد: ہوتا ہے۔ چو: جب۔ کودکے: بچے۔ فرض: لازم۔ شناسی: پہچاننا۔ حق: اللہ تعالیٰ۔ برو: اوپر اس کے۔ داند: جاننا۔ یکے: ایک۔ جز: سوا۔ نشاید: لائق نہیں۔ مسئلہ: انسان قبل از بلوغت احکام شرعی کا مکلف نہیں ہوتا لیکن والدین کے لیے لازمی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو احکام شرعی پر چلنے کا حکم دیں جیسے حدیث نبوی میں ہے: مُرُوْ جَبِیْنَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ الخ۔ حکم دو اپنی اولاد کو نماز کا جب کہ سات سال کی عمر کو پہنچے اور مار دو ان کو جب کہ وہ دس سال کی عمر کو پہنچے۔ بداں: جان۔ شبہ: مشابہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں وہ اللہ تعالیٰ دیکھنے اور سننے والا ہے۔ زادہ: اسم مفعول کا صیغہ ہے زادن سے مشتق ہے جنا گیا۔ مادر: ماں۔ پدر: باپ۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔

او را طعام و آب و زن وقتے نباشد حاجتے		خوابی نہ او را غفلتے نے سہو را بروئے گذر

اس کو کھانا پینا اور بیوی کی ضرورت نہیں کسی وقت بھی کسی وقت نیند غفلت بھول نہ اس کو۔

پشتے نخواہد از کسے نے مشورت با کس کند		جملہ جہاں محتاجِ او از کس نخواہد او نصر

مدد نہیں چاہتا کسی سے نہ مشورہ کسی سے کرتا ہے، تمام جہان اس کا محتاج ہے وہ کسی سے امداد نہیں چاہتا۔

جوہر مرکب جسم ہم عرض و تنہا ہی ہم مگو		نامش مخواں جز آنکہ آن صاحبِ شرع کردہ خبر

اس کو جوہر، مرکب جسم بھی عرض اور اس کی حد بھی نہ کہے تو، نام اس کا نہ پڑھ سوا اس کے جو صاحب شریعت نے خبر دی۔

نے گل بگوئی بعض ہم رنگے نہ گوئی نے مزہ		بوئی نگوئی شکل ہم نے قد وقامت نے صور

نہ کل کہے تو نہ بعض رنگ نہ مزہ کہے تو بو نہ کہے نہ شکل نہ قد وقامت نہ صورت۔

او را نگوئی در مکان نے عرش گوئی جائے او		نے پیش و پس نے راست وچپ نے زیر گوئی نے زبر

اس کو نہ کہے مکان میں نہ عرش پر کہے جگہ اس کی، نہ آگے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں نہ اوپر نہ نیچے کہے تو۔

زِندہ بداں حضرت خدا شنوا است او بینا ست ہم		اشیاء شدہ از خواست او ہم نور و ظلمت خیر وشر

زندہ جان ذات خدا کی سننے دیکھنے والا ہے۔ تمام اشیاء اس کے ارادہ سے موجود ہیں۔ روشنی، اندھیرا، بھلائی اور برائی۔

طعام: کھانا۔ آب: پانی۔ زن: عورت۔ حاجتے: ضرورت۔ خوابی: نیند۔ غفلتے: بے خبری۔ سہو: بھولنا۔ پشتے: مدد۔ اس آیت کی طرف اشارہ ہے: لَا یَتَّخِذُ وَلِیًا وَّ لَا نَصِیْرًا "وہ نہ مددگار نہ حمایتی پکڑتا ہے۔" نصر: امداد۔ جوہر: یعنی موجود۔ ممکن: جو محل میں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ واجب ہے۔ مرکب: یعنی ذی اجزاء اس لیے مرکب اجزا کا محتاج ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کسی کی محتاج نہیں جسم وہ جوہر جو تین طرف تقسیم کے قابل ہو۔ عرض: یعنی موجود جو محل میں ہو اس کی مثال جیسے سفیدی یا سیاہی۔ تناہی: یعنی صاحب انتہا۔ نامش: وہ نام جو کتب اور سنت اور اجماع سے ثابت نہ ہو وہ ذات باری تعالیٰ کے لیے بولنا جائز نہیں۔ نے گل: کیوں کہ گل بعض رنگ میں ہوتا ہے۔ مزہ: بو۔ شکل: قد وقامت۔ صور: صورت۔ یہ تمام صفات اجسام ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم سے منزہ ہے۔ مکان: جگہ۔ پیش: آگے۔ پس: پیچھے۔ راست: دائیں۔ چپ: بائیں۔ زیر: نیچے۔ زبر: اوپر۔ زندہ: صاحب حیات یعنی جس کو موت نہ ہو۔ شنو: سننے والا۔ بینا دیکھنے والا۔ اشیاء: شدہ چیزیں ہوئیں۔ خواست: ارادہ۔ نور روشنی۔ ظلمت: اندھیرا۔ خیر بھلائی۔ شر برائی یعنی اللہ تعالیٰ کی حقیقی سات صفتیں ہیں: (۱) حیات (۲) قدرت (۳) سننا (۴) دیکھنا (۵) کلام (۶) علم (۷) ارادہ۔

موجود کردہ عالمے مختار در ایجاد ہم	عاجز نبودہ ہیچگہ وقتے نگشتہ مضطر!

وجود بخشا جہان کو مختار ہے پیدا کرنے میں، عاجز نہیں کسی وقت نہ کبھی اس کو مجبوری ہوئی۔

حادث بداں جملہ جہاں جز حق مداں کس را قِدم	جملہ صفاتش ہمچنیں بے بی شک بداں جانِ پدر

حادث (نہ رہنے والے) جان تمام جہان اللہ تعالیٰ کے سوا، نہ جان کسی کو ہمیشہ تمام صفات بھی اسی طرح شک نہ کر، اے جان باپ کی۔

گویا بداں حضرت خدا اندر ازل بر یک سخن	آمر بداں ناہی بداں صیغہ یکے جملہ خبر

کہنے والا جان اللہ تعالیٰ کو ازل میں ایک ہی جملہ، آمر نہی جان ایک ہی صیغہ میں تمام خبر۔

حرفے ندارد صوت ہم اعراب درو نے ہجا	دانی کلامش بیشکے از جنسِ خاطر ہم فکر

خاص آواز اس کے کلام میں نہ مخارج آواز نہ ہجا، جان تو اس کے کلام کو بے شک جنسی خیال سوچ سے بھی۔

دیدہ شود حضرت خدا از بعد جنت آخرت	بینند جملہ موم‌ناں ہریک بدیدہ چشم سر

دیدار ہوگا اللہ تعالیٰ کا عالم آخرت میں جنت میں جانے کے بعد، دیکھیں گے تمام مومنین اپنی آنکھوں سے۔

بکند فرامش ہر یکی نعمت جناں زحمت جہاں	مدہوش جملہ موم‌ناں از یک تجلی در نظر

بھول جائیں گے ہر اک تکلیف جہان کی اور جنت کی نعمتیں، بے ہوش ہو جائیں گے تمام مومن ایک تجلی دیدار سے۔

رویت نباشد در مکان نے در جہت نے متصل	کیفے ندارد این سخن نے درک و نے مثل دگر

دیدار نہ مکان نہ جہت نہ کنارے میں، کیفیت نہ اس میں بات نہ جاننا نہ مثل دوسری۔

دیدن خدا در خواب ہم باشد روا اندر شرع	محکی است از جملہ سلف صدلک درین دارد اثر

دیکھنا اللہ تعالیٰ کو نیند میں بھی جائز ہے شریعت میں، منقول ہے تمام بزرگوں سے کروڑوں کا اس میں اثر ہے۔

عالَم: جہان۔ مختار: صاحب اختیار۔ ایجاد: پیدا کرنا۔ نگشتہ: نہیں ہوتا۔ مضطر: مجبور بے اختیار۔ حادث: یعنی وہ موجود جو پہلے موجود نہ ہو۔ جیسے اَلْعَالِمُ مُتَغَيِّرٌ وَكُلُّ مُتَغَيِّرٍ حَادِثٌ۔ حادث: فانی۔ مداں: نہ جان۔ قِدم: بکسر قاف یعنی قدیم القدیم مالا یکون بوجودہ ابتداء۔ ولا انتہا: بے ابتدا۔ گویا صاحب کلام۔ حضرت: اعلیٰ بارگاہ۔ ازل: یعنی وہ وقت جس کی ابتدا نہیں اس کے مقابل ابد ہے، جس کی انتہا نہیں۔ بر یک سخن: ایک بات۔ آمر حکم کرنے والا۔ ناہی: روکنے والا۔ صیغہ: لفظ۔ یکے: ایک ہے۔ جملہ خبر: تمام خبر۔ حرفے: خاص آواز۔ صوت: آواز۔ اعراب: یعنی حرکات وسکنات وغیرہ۔ ہجا حروف کو الگ الگ پڑھنا۔ خاطر: خیال۔ فکر: سوچ۔ دیدہ شود: دیکھی جائے گی۔ فرامش: مشتق ہے فراموشیدن سے بھولنا۔ جناں: جمع جنت۔ زحمت: تکلیف۔ مدہوش: بے ہوش۔ رویت: دیدار، دیکھنا۔ جہت: جانب، طرف۔ متصل: بلا فاصلہ۔ کیفے: کیفیت۔ درک: جاننا۔ خواب: نیند۔ محکی: بیان کیا ہوا۔ سلف: پہلے بزرگ۔ صدلک: کروڑ۔

باب دوم در بیان احکام وارکان ایمان

باب دوسرا ایمان کے احکام اور ارکان کے بیان میں

گر انبیا ہم نامدے نے شرع بودے در جہان	واجب شدی بر مردمان ایمان بخالق مقتدر

اگر انبیاء کرام تشریف نہ بھی لاتے اور شرع شریف بھی جہاں میں نہ ہوتی، (پھر بھی) لازم ہوتا لوگوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر۔

تصدیق گرداری بدل اقرار ناری بر زبان	باشی تو مومن نزدِ حق کافر بہ نزدیک بشر

اگر دل سے مان لے تو اور زبان سے اقرار نہ کرے تو، ہوگا تو مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں کے نزدیک کافر ہوگا۔

گر مردمی اندر جبل نشنودہ علمے از کسے	آنجا بمیرد آنچناں یا بد عذابے در سقر

اگر پہاڑوں میں رہنے والے لوگ نہ سیکھیں علم کسی سے، اس جگہ مر جائیں اسی طرح تو جہنم میں عذاب پائیں گے۔

ایمان بیارد چوں کسے علمی نخواند معرفت	عاصی بود آں مومنے ایمان مقلد معتبر

ایمان لائے اگر کوئی شخص علم کی معرفت حاصل نہ کرے، گنہگار ہے وہ مومن اس کا ایمان مقلدانہ معتبر۔

ہرگز نیاید مومنے بیروں زایمان ہیچگہ	گرچہ گناہاں میکند از صد کبائر بیشتر

کسی وقت نہیں آتا مومن باہر ایمان سے کبھی، اگر چہ گناہ کبیرہ زیادہ سے زیادہ کیے ہوں۔

نامدے: نہ آتے۔ واجب: لازم۔ مردمان: جمع مرد۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ مقتدر: قدرت والا۔ تصدیق: مان لینا، یعنی تمام امور جو سید عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں یہی ایمان ہے۔ رکن: اصلی، اصل بنیاد۔ اقدار: اعتراف کرنا۔ ماننا زبان سے۔ احکام: سے مراد یعنی ایمان اصل دل سے ماننے کا نام ہے۔ لیکن مسلمانوں والے احکام اس وقت جاری ہوں گے جب زبان سے اقرار کرے۔ دوسرے مصرعے میں وضاحت ہے۔ گرداری: اگر رکھتا ہے تو۔ ناری: اصل میں نہ آری تھا نہ لائے تو۔ باشی: ہوگا تو۔ بشر: انسانوں کے یعنی اگر کوئی آدمی دل سے مانتا ہے زبان سے اقرار نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ہے۔ مردی: کچھ لوگ۔ جبل: پہاڑ۔ شنودہ: نہیں سنتا۔ میرد: مر جائے۔ یابد: پائے گا۔ سقر: دوزخ۔ بیار: لاتا ہے۔ چوں: جب۔ نخواند۔ نہیں پڑھتا۔ معرفت: پہچان۔ عاصی: گنہگار۔ عامی: عام۔ مقلد: تقلید کرنے والا۔ مسئلہ: کوئی انسان علماء کرام سے سن کر ایمان لائے اسے دلائل وغیرہ کی خبر نہیں اگر چہ مقلد ہے اس کا ایمان معتبر ہے کوئی شک نہیں۔ نیابد: نہیں آئے گا۔ بیرون: باہر۔ ہیچگہ: کسی وقت۔ صد: سو۔ کبائر: بڑے سے بڑا گناہ یعنی ایمان قلبی تصدیق قلبی کا نام ہے کبیرہ گناہوں کے سبب سے مومن ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ بیشتر: بہت زیادہ۔

چوں کافرے کو میکند صد چند حسنہ طاعتے		از کفر ناید او بروں گرچہ کند عدد المطر

جب کافر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے، کفر سے نہ آئے گا باہر اگرچہ بارش کے قطروں کے برابر ہو۔

شکے نیاری شبہ ہم ایمان خود جانانِ من		برحق بگومن مومنم ورنہ تو باشی از کفر

تردد اپنے ایمان میں نہ لا بے یقینی بھی اے جان میری یعنی اے دوست ایمان کے ساتھ کہہ میں مومن ہوں ورنہ تو کافر ہوگا۔

دوزخ نماند مومنے جاوید لیکن چند گاہ		قدر گنہ رنجے کشد آید بروں پس زا نقدر

جہنم میں نہیں رہے گا مومن ہمیشہ لیکن کچھ وقت، اندازہ گناہ تکلیف پائے گا باہر آئے گا اس قدر۔

چوں تو گناہان میکنی نیکی بکن ہم متصل		عفوت کند حضرت خدا جملہ گناہ گردد بدر

جب تجھ سے گناہ ہو جائے تو جلدی نیکی کر لگا تار، معاف کرے گا اللہ تعالیٰ، تمام گناہ ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆

باب سوم دربیان عقائد و عقبوت گور

باب تیسرا سوالات منکر نکیر اور قیامت کے بیان میں

درگور پرسش حق بدان برکودکان ہم بالغان		منکر نکیری پُرسدش از وی چو غائب شد بشر

قبر میں سوال یقینی جان بچوں اور بالغوں پر بھی، منکر نکیر سوال کریں گے جب آدمی غائب ہوگا یعنی دفن ہوگا۔

حسنہ: نیکی، جمع حسنات آتی ہے۔ نیاید: نہ آئے گا۔ بروں: باہر۔ گرچہ: اگرچہ۔ کند: کرے۔ عدد المطر: گنتی شمار یعنی کافر جب دل سے تصدیق نہ کرے کتنی ہی عبادت کرے کفر سے باہر نہیں آئے گا۔ شکے: تردد۔ شبہ: بے یقینی۔ الف نون زائد ہیں جانان: محبوب۔ من: میرا۔ کفر: پہلے حروف مفتوح جمع کافر۔ نماند: نہ رہے گا۔ جاوید: ہمیشہ۔ چندگاہ: کچھ وقت۔ قدر: برابر اندازہ، یعنی مومن اپنے گناہوں کی سزا پا کر دوزخ سے باہر آجائے گا۔ متصل: لاگو، لاگ، لگا تار۔ عفو: معاف۔ بدر: ختم باطل، یعنی انسان سے اگر گناہ ہو جائے تو توبہ استغفار کوئی نیکی کا کام کرے اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا وہ رحیم و کریم ہے۔ قرآن پاک میں ہے: اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ۔ (پ:۱۲، ھود:۱۱۴) ترجمہ: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ۔۔۔ گور: قبر۔ پرسش: سوال و جواب۔ بدان: جان۔ کودکان: کودک بچہ۔ منکر: بضم میم و فتح کاف فرشتے کا نام ہے، منکر نکیر یہ دو خوف ناک شکل والے فرشتے جو قبر میں سوال و جواب کریں گے۔ بشر: انسان یعنی مردہ جب قبر میں جائے گا سوال کریں گے تیرا رب کون ہے؟ تیرا مذہب دین کیا ہے؟ اشارہ کریں گے کہ اس نورانی شکل والے کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ کامل ایمان والا صحیح جواب دے گا کافر اور منافق نہ دیں گے اور سزا پائیں گے۔ بچوں سے سوال ہوگا کہ تم اپنے والدین کو ایمان کے ساتھ چھوڑ آئے ہو یا کافر۔

مومن کہ باشد پارسا بدہد جوابے زود شاں		گویند او را خپ تو ہچو عرو سے شاد ور

مومن جو ہوگا پرہیزگار جواب جلدی دے گا، فرشتے اس کو کہیں گے سو جا تو خوش دلہن کی طرح۔

عصاۃ بعضے مومناں گویند جواب از فضل حق		کفار را بستہ زباں دائم عذاب بیشتر

گناہگار بعض مومن اللہ کے فضل سے جواب دیں گے، کافروں کی زبان بند ہوگی ہمیشہ عذاب بہت زیادہ ان کو۔

غرقہ با بے گرشود شیرے خورد یا سوختہ		او را سوالے دان یقین در گور نے ایں منحصر

پانی میں ڈوب جائے یا درندہ کھا جائے یا آگ میں جل جائے، اس سے سوال یقین جان اس کا قبر میں ہی انحصار نہیں۔

درگور ضغطہ حق بدان ابرار را آساں شود		اشرار را باشد چناں چوں در جوازاں نیشکر

قبر میں تنگی حق جان نیک لوگوں پر آسان ہوگی، بدکاروں پر قبر ایسے جیسے بیلنے میں گنا۔

اطفال جملہ کافراں اندر سوال از بہشت		کردہ توقف بیشکے آن شمع امت نامور

بچے تمام کافروں کے جنت میں اس سوال کے جواب میں، ٹھہر گئے وہ چراغ امت مشہور یعنی ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ)۔

درگور عاصی مومنے بیند عذابے چندگاہ		کفار را در گور داں دائم عذابے بیشتر

قبر میں گناہگار مومن دیکھے گا عذاب کچھ وقت کافروں کو قبر میں ہمیشہ عذاب بہت زیادہ۔

انعام و راحت بے عدد احساں کرم در گورہا		مومن کہ باشد صالحے بیند ہمیں شام و سحر

نعمتیں اور آرام بے شمار بھلائی مہربانی قبر میں، مومن جو ہوگا نیک دیکھے گا صبح و شام بھی۔

پارسا: نیک، پرہیزگار۔ بدہد: دے گا۔ زود: جلدی۔ شاں: انہیں۔ گویند: کہیں گے۔ خسپ سو۔ ہچو: مثل۔ عروس: دلہن۔ شادور: خوش۔ عصاۃ: ضم عین جمع عاصی گناہگار، نافرمان۔ فضل: مہربانی۔ بستہ: بند۔ دائم: ہمیشہ۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ غرقہ: ڈوبا ہوا۔ آبے: پانی۔ شیرے: شیر۔ خورد: کھائے۔ سوختہ: جلا ہوا۔ منحصر: بند۔ ضغطہ: تنگی۔ ابرار: نیک۔ اشرار: جمع شریر۔ برا: بدکار۔ چناں: اس طرح۔ چوں: جیسے۔ جوازا: بیلنا۔ نیشکر: گنا۔ اطفال: جمع طفل بچہ۔ جملہ: تمام۔ توقف: ٹھہرنا۔ شمع: چراغ۔ نامور: مشہور یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مشرکوں کے بچوں کے سوال اور جنت میں جانے کے بارے میں سکوت فرمایا ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے اور بعض کے نزدیک وہ اعراف میں ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ گور: قبر عاصی: گناہگار۔ عقاب: عذاب۔ چندگاہ: کچھ وقت۔ دائم: ہمیشہ۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ انعام: نعمت۔ راحت: آرام۔ بے عدد: بے شمار۔ گورہا: جمع گور قبر۔ صالح: نیک۔ بیند: دیکھے گا۔ سحر: صبح۔

درگور باشد زندگی چوں زندگی امروز ہم
کنجشک نشیند برقبر مردہ بداند مادہ نر

قبر میں زندگی دنیا کی زندگی جیسی ہوگی، چڑیا بیٹھے قبر پر میت جانتا ہے مادہ ہے یا نر۔

راحت عذابے ہرچہ ہست از نیک و بد در گورہا
دانند خلقے ہمگناں الا ہمیں جن و بشر

آرام، عذاب جو کچھ ہے نیک و برے کو قبر میں، جانتی ہے تمام مخلوق علاوہ جن وانسان کے۔

صورے چو اوّل درد مد میرند جملہ زندگان
در صور دومی بیشکے خیزند ہر یک از قبر

صور جب پہلی بار پھونکے گا تمام مخلوق مرجائے گی۔ صور دوسرا پھونکنے سے اٹھے گا ہر کوئی قبر سے۔

صورے گرفتہ در دہان دادہ خمے مر پشت را
یک پائی پیش و پس دگر باشد ہمیں او منتظر!

صور منہ میں لے کر پیٹھ جھکائے ہوئے، ایک پاؤں آگے اور دوسرا پیچھے کیے ہوئے حکم کے انتظار میں ہے۔

اجساد و عالم جملگی مجنوں و عاقل کو دکاں
جن و شیاطیں وحش ہم طیرو بہائم درحشر

جسم والے تمام جہاں مجنوں و عاقل بچے، جن شیاطین درندے بھی پرندے تمام جانور میدان محشر میں اکٹھے ہوں گے۔

آیند حاضر جملگی ہر یک حسابی مید ہند
عدلے شود بر ہمگناں ظلمے نہ برکس نے جبر

تمام کے تمام محشر میں اکٹھے ہو کر حساب دیں گے، انصاف ہوگا تمامی پر نہ کسی پر ظلم ہوگا نہ زیادتی۔

....

امروز: آج کی دن۔ کنجشک: چڑیا۔ نشیند: بیٹھے۔ بداند: جانتا ہے۔ مادہ: مؤنث۔ نر: مذکر۔ مسئلہ: میت کی روح کا بدن کے ساتھ ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ زائرین کو جانتے ہیں حتیٰ کہ پرندوں کو بھی جانتے ہیں کہ ہماری قبر پر نر بیٹھا ہے یا مادہ۔ یہ تو عام انسانوں کے متعلق ہے کہ قبر پر آنے والے کو جانتا ہے۔ سید عالم ﷺ کی شان مقدس تو تمام کائنات سے زیادہ ہے مومن کا یہ عقیدہ ہے ظاہر مدینہ میں ہیں اور حقیقت میں ہر مومن کے سینہ میں ہیں۔ قرآن پاک کی آیت شاہد ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ:۲۲)۔ ہمگناں: تمام۔ الا: مگر۔ ہمیں: بھی۔ بشر: انسان۔ خیزند: اٹھے گا۔ دمد: دمیدن سے مشتق ہے پھونکنا۔ میرند: مریں گے۔ یہ حدیث پاک میں ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے صور کو دائیں ران پر رکھ کر منہ میں لیے ہوئے سر آسمان کی طرف کیے ہوئے حکم خداوندی کے منتظر ہیں۔ فائدہ: پہلے اور دوسرے صور میں چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔ اسے عالم برزخ کہتے ہیں۔ گرفتہ: لیا ہوا۔ دہاں: منہ۔ دادہ: دیئے ہوئے۔ خمے: باعظمت کے لیے کمر جھکائی ہوئی۔ منتظر: انتظار کرنے والا۔ اجساد: جمع جسد جسم۔ عالم: جہان۔ جملگی: تمام۔ مجنوں: پاگل، بے وقوف۔ عاقل: عقل مند۔ کودکاں: جمع کودک بچہ۔ وحش: درندے۔ طیر: پرندے۔۔ بہائم: جمع بہیمہ جانور، چوپایہ۔ حشر: قیامت کا دن۔ اعضاء انسانی بولنے والے ہوں گے گواہی دیں گے ہاتھ اور پاؤں، تمام جہاں حیراں ہوں گے دہشت سے، بے خبر ہوں گے ہوش سے۔

میزان بحق داں بیشکے از بہر مومن کافراں
اعمال را وزنی شود آں خیر باشد خواہ شر

وزن برحق جان بے شک مومن کافروں کے لیے، اعمال کا وزن ہوگا چاہے اچھے ہوں یا برے۔

نیکی گراں آید اگر مصلح بداں اور اولے
مفسد شقی باشد یقیں شرے گران آید اگر

اگر نیکیاں بھاری ہوں اس کو اللہ تعالیٰ کا دوست جان لیکن وہ، بدکار بدبخت ہوگا جس کی برائیاں بھاری ہوں گی اگر۔

پس نامہا پراں شود یابند جملہ مردماں
در راست دست مومناں در دست چپ جملہ کفر

پھر نامہ اعمال اڑتے آئیں گے اور تمام لوگ ان کو حاصل کریں گے، مومنوں کے دائیں ہاتھ میں تمام کافروں کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔

بر پشت دوزخ پل بداں خلقی رود بالای آن
از تیغ باشد تیز تر باریک داں از موئے سر

پیٹھ دوزخ پر پل جان جس پر تمام مخلوق گزرے گی، تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہوگی۔

بعضے جو برقے بگذرند بعضے چو باد و راکبے
بعضے چو راجل میروند بعضے چو موری ہم بتر

گزریں گے کچھ لوگ بجلی کی طرح کچھ ہوا کی طرح کچھ سوار کی رفتار، کچھ پیدل کچھ چیونٹی کی رفتار سے بھی آہستہ چلیں گے۔

روشن شود ہم روئے ہا بعضے چو ماہ چاردہ
بعضے سیہ باشد چناں دیجور شب زو خوبتر

کچھ چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، کچھ چہرے سیاہ ہوں گے کالی رات سے بھی زیادہ کالے۔

آیند جوارح در سخن بدہند گواہی دست و پا
جملہ جہاں حیراں شود مردم ز ہوشش بے خبر

اعضاء انسانی بولنے والے ہوں گے گواہی دیں گے ہاتھ اور پاؤں، تمام جہاں حیراں ہوں گے دہشت سے بے خبر ہوں گے ہوش سے۔

....

میزان: ترازو، یعنی قیامت کے دن وزن کیے جائیں گے۔ خیر: بہتر۔ شر: برا۔ گراں: بھاری۔ مصلح: نیک۔ ولی: دوست۔ مفسد: بدکار: برا۔ شقی: بدبخت۔ نامہا جمع نامہ۔ پران: اڑنے والا۔ راست: دایاں۔ چپ: بایاں۔ کفر: کافر۔ پشت: پیٹھ۔ رود: جائے گی۔ بالا: اوپر۔ تیغ: تلوار۔ موئے: بال۔ برقے: بجلی۔ باد: ہوا۔ راکبے: سوار۔ راجل: پیدل۔ مور: چیونٹی۔ بتر: برے زیادہ۔ روئے: منہ۔ ماہ چاردہ: چودھویں کے چاند کی طرح۔ سیہ: کالا۔ چناں: اسی طرح۔ دیجور: شب اندھیر رات۔ خوبتر اچھے زیادہ۔ جوارح: جمع جارحہ اعضاء۔ دست: ہاتھ۔ پا: پاؤں۔ ہول: خوف جیسے سورۂ یٰسین میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ الخ یعنی آج کے دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

ہم حوضِ کوثر حق بداں اندر بہشت آں چار جوئے	ز آب و شیر و شہد ہم جوئے چہارم از خمر

بھی حوضِ کوثر برحق جان بہشت میں چار نہریں، پانی اور دودھ اور شہد بھی چوتھی نہر شراب (پاک شراب)۔

مخلوق داں امروز تو جنت جہنم ہر دورا	این ہر دورا با اہل خود فانی مدان اے شہ پسر

پیدا جان آج تو جنت اور جہنم دونوں کو، ان دونوں کو اپنے اہل کے ساتھ فنا ہونے والا نہ جان۔

امروز مالک میکشد ہیزم بدوزخ دم بدم	ہر لحظہ رضواں کوشکے سازد ہمی از مشک تر

روزانہ فرشتہ ایندھن ڈالتا ہے دوزخ (میں) لحہ بہ لحہ، ہر لحہ جنت کا فرشتہ مشک سے تر محل بنا رہا ہے۔

مومن بجنت جاوداں نے مرگ بیند نے خلل	کافر بسوزد ہمچنیں دائم بآتش در سقر

مومن کو بہشت میں موت آئے گی نہ بیماری، کافر جلتا رہے ہمیشہ دوزخ میں۔

مومن بقدر ذنب خود بیند عذاب و بعد ازاں	آید برون جنت رود صد کشک یابد از گہر

مومن اپنے گناہوں کے اندازہ سے عذاب پائے گا اور بعد اس کے، آئیں گے باہر اور جنت میں جائیں گے سو موتیوں والا محل پائیں گے۔

مومن بدوزخ چون رود آتش نگردد گرد اُو	نقصان نہ او را در سقر الّا ہمیں خوف و خطر

مومن جب دوزخ میں جائے گا تو آگ نہ پھرے گی اردگرد اس کے، تکلیف نہ اس کو جہنم میں مگر بھی خوف اور ڈر۔

دوزخ بسوزد جن پری کافر چو باشد بالیقیں	در نیل جنیاں داں اختلافے مشتہر

دوزخ میں جلیں گے جنات کافر ہر حال میں۔ جنات کا دوزخ میں جانا اختلاف مشہور۔

....

حوض کوثر: روز قیامت ایک حوض ہوگا جو کہ سید عالم ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں سے اپنی پیاری امت کو عطا فرمائیں گے۔ جوئے: نہر۔ آب: پانی۔ شیر: دودھ۔ شہد: ماکھی۔ خمر: شراب یعنی شرابا طہور۔ مخلوق: پیدا شدہ۔ داں: جان۔ امروز: آج جنت جیسے قرآن پاک میں ہے: أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ یعنی متقیوں کے لیے تیار کی گئی ہے اور جہنم کے بارے فرمایا: أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ یعنی کافروں کے لیے تیار کی گئی۔ مالک: دوزخ کے داروغہ کا نام۔ کشد: کھینچے گا۔ ہیزم: لکڑی ایندھن۔ دم بدم: لحہ بالحہ ہر ساعت۔ ہر لحظہ: ہر گھڑی۔ رضوان: جنت کے داروغہ کا نام۔ کوشک: کوٹھری۔ سازد: کرے گا۔ مشک: کستوری۔ جاوداں: ہمیشہ۔ مرگ: موت۔ علل: علت بیماری۔ سوز: جلے گا۔ ہمچنیں: بھی، اسی طرح۔ دائم: ہمیشہ۔ آتش: آگ۔ سقر: دوزخ۔ قدر: اندازہ۔ ذنب: گناہ۔ بیند: دیکھے گا۔ برون: باہر رود: جائے گا۔ صد: سو۔ کشک: کوٹھری۔ محل: یابد: پائے گا۔ گہر: موتی۔ گردد: گرویدن سے مشتق ہے پھرنا۔ گرد اُو: اردگرد۔ نیل: پانا۔ پریاں: اللہ تعالٰی کی ایک پوشیدہ مخلوق ہے۔ مشتہر: مشہور۔

نومیدی بودن از خدا ہم ایمنے از کفرداں	تصدیق کاہن کفر شد از غیب چوں گوئید خبر

نا امید اللہ تعالٰی کی رحمت سے بھی بے خوف ہونا کفر جان۔ تصدیق جادوگر کی غیب سے جب دے خبر کفر ہے۔

ہرگز نبا شد اولیاء چون انبیاء در مرتبہ	نے از فرشتہ ہیچکس باشد چو ایشاں اے پسر

ہرگز نہیں اولیا مثل انبیاء کے مرتبہ میں، نہ کوئی فرشتہ انبیاء کے مرتبہ جیسا اے بیٹے

زہّاد جملہ اولیا باشند افضل از ملک	جز از خواص چار کس ہر چار ایشاں نامور

عبادت گزار تمام اولیاء ہیں افضل فرشتوں سے، سوا خاص ان چار مشہور فرشتوں کے۔

جزا انبیاء و اولیاء زہا دو صالح مرد ماں	فضلے ندارد بر ملک دیگر عوامے از بشر

سوا انبیاء اور اولیاء عبادت گزار لوگوں کے، فضیلت نہیں رکھتے فرشتوں پر عام انسانوں سے۔

ہرگز نباشد ہیچکس پس انبیاء بوبکر چوں	از بعد ادمی داں عمر پس بعد ازاں عثمان نگر

ہرگز نہیں کوئی شخص انبیاء کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح، ان کے بعد جان حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھ۔

وز بعد او حیدر بداں کو بود شاہی در جہاں	مسلم شوی سنی ہمی او از رفض گردی پاک تر

اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ جان جہان میں بادشاہ ہیں، مسلمان سنی رفض سے پاک زیادہ۔

افضل خدیجہ از زناں پس عائشہ افضل بداں	افضل ز جملہ دختراں ہم فاطمہ زہرا شمر!

افضل ہیں بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں سے پھر بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا افضل جان، افضل تمام بیٹیوں سے بھی بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو گن۔

....

ایمنے: بے خوف۔ کاہن: نجومی، نجومی اگر کہے کہ مجھے غیب کا علم ہے تو اس کی تصدیق کرنا کفر ہے، غیب کا علم فقط اللہ تعالٰی کو ہے اور اس کی عطا سے انبیاء کرام علیہم السلام کو ہے۔ زہاد: جمع زاہد، عبادت کرنے والے۔ ملک: فرشتے۔ خواص: خاص یعنی فرشتے چار ہیں۔ حضرت جبرائیل امین، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔ اولیاء کرام ان چار کے علاوہ باقی فرشتوں سے افضل ہیں۔ سید عالم ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ انبیاء کرام تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ انبیاء کرام اور رسل عظام کے بعد تمام مخلوق سے افضل حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالٰی عنہم ہیں۔ خدیجہ: یہ سید عالم ﷺ کی زوجہ ہیں، تمام عورتوں کی سردار ہیں، عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی ہیں۔ عائشہ: یہ بھی سید عالم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ بڑے بڑے صحابہ کرام کو جو مسائل درپیش ہوتے آپ سے دریافت کرتے۔ ان کی شان میں اٹھارہ آیات قرآن کی نازل ہوئیں۔ دختران: بیٹیاں۔ سید عالم ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم، سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن، لیکن ان سے سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا مشہور ہیں۔ زہرہ: کلی۔ شمر: شمار کر۔

سخنے مگو در حق کس اصحاب احمد مصطفیٰ ۔۔ سیارہ دانی ہر یکے نے ہمچو شان کس راہبر

بات نہ کر کسی اصحاب مصطفیٰ ﷺ میں یعنی تنقید، ستاروں کی مثل جان ہر ایک کو ان جیسا نہیں کوئی رہبر۔

گواہی بدہ کیں دہ نفر از اہل جنت بیشکے ۔۔ بوبکر و عثمان و علی دانی چہارم شہ عمر

گواہی دے جو یہ دس صحابہ اہل بہشت بے شک، حضرت ابوبکر، حضرت عثمان، حضرت علی جان تو بادشاہ حضرت عمر۔ (رضی اللہ عنہم)

سعد و سعید و طلحہ دان ہم بوعبیدہ، ہمچنیں ۔۔ دانی زبیر او شد نہم ہم عبدالرحمٰن نامور

حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت طلحہ جان حضرت ابوعبید بھی اسی طرح، جان تو حضرت زبیر نویں دسویں حضرت عبدالرحمٰن مشہور۔

میثاق را بر حق بداں ز آدم ذراری جملگی ۔۔ منکر مشو توزیں سخن تارستہ گردی در حشر

(وعدہ) میثاق حق جان تمام اولاد آدم سے، انکار کرنے والا نہ ہو تو اس بات کا تا کہ چھٹکارا پائے تو حشر میں۔

لیکن بداں کیں ہم شود از خواست ایزد لم یزل ۔۔ فحش و خطاؤ عیب ہم آنہا مداں از کس دگر

لیکن جان جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، اچھا برا سب کسی اور سے نہ سمجھ۔

تو نار و جنت عرش را کرسی و ہم لوح و قلم ۔۔ موجود داں مخلوق ہم فانی مداں و منکسر

دوزخ بہشت، عرش، کرسی، لوح و قلم، موجودہ جان یہ سب پیدا ہیں نہ ان کو فنا ہو گی نہ ٹوٹ پھوٹ۔

....

سخنے۔ بات۔ مگو: نہ کہے۔ اصحاب: وہ خوش قسمت صحابہ جو ایمان کی حالت میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ سیارہ: ستارا۔ دانی: جان تو۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ ترجمہ: جب تم لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو تم کہو تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ہمچو: مثل۔ کیں: اصل میں کہ این تھا۔ دہ: دس۔ نفر: فرد یعنی وہ خوش نصیب انسان جن کے جنتی ہونے کی خوشخبری سید عالم ﷺ نے دی، ان کو عشرہ مبشرہ بھی کہتے ہیں اور یہ اختیار مصطفیٰ ﷺ بھی ہے وہ یہ صحابہ ہیں جن کے نام متن میں ہیں باقی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام آخر میں آیا قافیہ ملانے کے لیے۔ میثاق: عہد و پیمان۔ جملگی: تمام۔ منکر: انکار کرنے والا۔ مشو: نہ ہو۔ رستہ: رستن سے مشتق ہے نجات پانا، چھوٹنا۔ حشر: قیامت یعنی اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام نسل کو پیدا فرمایا اور ان سے عہد لیا فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ تمام نے جواب دیا بَلٰی ہاں تو ہمارا رب ہے پھر سب کو سجدہ کا حکم ہوا، بعض نے دو سجدے کیے، بعض نے ایک، بعض نے بالکل نہ کیا، یہ میثاق وادی مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان تھی۔ ایزد: اللہ تعالیٰ۔ لم یزل: ہمیشہ رہنے والا۔ فحش: بے حیائی۔ مداں: نہ جان۔ نار: آگ یعنی دوزخ۔ لوح: تختی۔ قلم: لکھنے کا آلہ۔ داں: جان۔ فانی: فنا یعنی برباد۔ منکدر: خراب ہونے والی یعنی چھ چیزیں جن کو فنا نہیں۔ دوزخ، جنت، عرش، کرسی، لوح و قلم اس کے علاوہ ارواح بھی فنا نہیں ہوں گے۔

در لوح مرقوم آنچہ شد زاں خشک و فارغ شد قلم ۔۔ جز آں نیاید ہیچگہ ہرگز نہ گردد خامہ تر

لوح میں لکھا گیا اس سے فارغ اور خشک ہو گیا قلم، لکھے ہوئے کے سوا کچھ نہ ہو گا دوبارہ لکھنے کے لیے قلم تر نہ ہو گا۔

بر بادشاہاں ہیچگہ بیرون میا تیغے مکش ۔۔ بکنند ظلمے گرچہ شاں صد گونہ یا جور و جبر

بادشاہوں کے مقابل کسی وقت تلوار نہ نکال باہر، اگرچہ زیادتی کریں ان سے سو ظلم یا جبر ہو۔

غزوی بکن باغیاں زیر علم سلطان خود ۔۔ باغی چو بینی شد کسے او را بکش تعجیل تر

جنگ کر باغیوں سے نیچے جھنڈے اپنے بادشاہ کے، سرکش جب ہو جائے کوئی شخص اس کو جلدی قتل کر۔

رخصت بداں اندر سفر افطار افضل صوم داں ۔۔ جائز نگویم در سفر اندر نماز الا قصر

اجازت جان سفر میں افطار روزہ افضل جان، جائز نہیں کہتا سفر میں نماز مگر قصر۔

ہر چار گانہ فرض را باید کہ دوگانہ کنی ۔۔ در وتر سنت ہیچگہ ہرگز مکن قصر اے پسر

ہر چار رکعت فرض کو چاہیے کہ دو رکعت ادا کرے تو، وتر اور سنت میں کمی نہیں اے بیٹے۔

باید گذاری جمعہ را پس ہر کہ باشد نیک و بد ۔۔ مسح بکن بر موزہا باشی بخانہ یا سفر

چاہیے ادا کرے جمعہ پیچھے اچھے اور برے کے، مسح کر موزوں پر ہو تو سفر یا گھر میں۔

میدان شفاعت برحق است ابرار مر اشرار را ۔۔ خواہند از حضرت خدا آرند بیرون از سقر

شفاعت کا میدان حق جان نیکوں گناہگاروں پر، باہر لائیں گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے گنہگاروں کو جہنم سے۔

....

مرقوم: لکھا ہوا۔ جز: سوا۔ خامہ: قلم، حدیث نبوی ﷺ ہے قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ یعنی جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لوح محفوظ میں لکھ کر خشک ہو گئی ہے۔ بیرون میا: جنگ نہ کر۔ تیغ: تلوار۔ مکش: نہ کھینچ۔ گرچہ: اگرچہ۔ صد: سو۔ جور: ظلم۔ بینی: دیکھے تو۔ جبر: زیادتی۔ غزوے: جہاد۔ بکن: کر۔ باغیاں: جمع باغی۔ زیر: نیچے۔ علم: جھنڈا۔ سلطان: بادشاہ۔ بکش: قتل کر۔ تعجیل تر: جلدی زیادہ۔ رخصت: اجازت۔ افطار: روزہ نہ رکھنا۔ صوم: روزہ۔ داں: جان۔ نگویم: نہیں کرتا۔ الا: مگر۔ قصر: یعنی چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنا اگر کسی نے چار پڑھ لی تو آخر دو رکعت نفل ہوں گی، وتر اور سنت پورے پڑھنے ہوں گے ان کی قصر نہیں۔ باید: چاہیے گذاری: ادا کرے۔ بد: برا یعنی فاسق کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنا نماز تو ہو جائے گی مگر مکروہ ہے۔ خانہ: گھر یعنی موزوں پر مسح کرنا گھر میں ہے ایک دن ایک رات۔ یعنی سچے مقیم کے لیے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن تین رات۔

زبہر مردہ زندگان بدہند صدقہ یا دعا ۔۔۔ گردد عذابے دُور شان یابند راحت بیشتر

میت کے لیے زندہ صدقہ یا دعا کریں، ہوتا ہے عذاب دور ان سے اور ان کو آرام ہوتا ہے بہت زیادہ۔

مشکل چو کارے مرترا آید گہے میخواں دُعا ۔۔۔ مغز عبادت داں دُعا دارد دعا جاناں اثر

مشکل جب بھی کوئی کام ہو تجھے دعا کر، دعا کو عبادت کا مغز جان دعا اثر رکھتی ہے بہت محبوب۔

دانی قیامت را نشاں دجال دیگر دابہ ہم ۔۔۔ عیسیٰ فرد آید کشد دجّال را از پشتِ خر

جان تو قیامت کی نشانی دجال اور دابہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نیچے آئیں گے (آسمان سے) اور دجال کو گدھے کی پیٹھ سے اتار ماریں گے۔

یاجوج باماجوج ہم پیدا شوند اندر جہاں ۔۔۔ سرہائے بعضے آسمان باشند و بعضے یک شبر

یاجوج ماجوج بھی جہاں میں ظاہر ہوں گے، کچھ کے قد آسمان تک (یعنی بڑے ہوں گے) اور کچھ ایک بالشت کے ہوں گے۔

ازسوئے مغرب شمس را باشد طلوع بے نزاع ۔۔۔ بستہ شود درِ توبہ راکاں بود مفتوح بر بشر

مغرب کی طرف سورج طلوع ہوگا بغیر اختلاف کے (یہ بات)، بند ہوگا دروازہ توبہ کا کہ وہ جو کھلا ہوا ہے انسانوں کے لیے۔

عاصی کہ باشد زودتر توبہ کند کردہ گناہ ۔۔۔ لیکن ندامت آنزمان ہرگز نیاید کارگر

گنہگار جلدی توبہ کرنے لگے گا کیے ہوئے گناہوں سے، لیکن اس وقت شرمندگی ہرگز کام نہ آئے گی۔

....

زبہر: واسطے۔ بدہند: دیتے ہیں۔ گردد: ہوتا ہے۔ یابند: پاتے ہیں۔ راحت: آرام۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ فائدہ: بدنی مالی عبادت کا ثواب مسلمان میت کو بخشنا جائز ہے اس کے ثبوت کے لیے قرآن واحادیث شاہد ہیں۔ کار: کام۔ مرترا: خاص کر تجھے۔ گہے: کبھی۔ میخواں: پڑھ۔ مغز: مخ۔ جاناں: محبوب۔ جیسے ارشاد باری ہے: اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ترجمہ: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ دجال: لمبے قد والا ایک آنکھ سے ہوگا قرب قیامت میں گدھے پر سوار ہو کر جزیرہ شام اور یمن سے آئے گا حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا۔ دابہ: چوپایہ۔ دابۃ الارض: یہ ایک جانور، اس کے ہاتھ میں عصا سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور انگوٹھی سیدنا سلیمان علیہ السلام ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر سیاہ نشان، اس وقت تمام کافر اور مسلمان علیحدہ ہو جائیں گے، جو کافر ہوگا وہ کبھی ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہوگا وہ کبھی کافر نہ ہوگا۔ عیسیٰ: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔ فرو آید: نیچے آئیں گے۔ پشت: پیٹھ۔ خر: گدھا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر اسے قتل کریں گے۔ یاجوج: چھوٹے قد والی مخلوق۔ ماجوج: بڑے قد والی مخلوق، یہ دونوں یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ یک شبر: ایک بالشت۔ سوئے: طرف۔ شمس: سورج۔ طلوع: نکلنا۔ نزاع: جھگڑا، اختلاف۔ بستہ شود: بند ہوگا۔ در: دروازہ۔ مفتوح: کھلا ہوا یعنی قیامت کی نشانی میں سے سورج کا مغرب سے نکلنا ہے اور اس وقت تمام کافر ایمان لائیں گے لیکن ان کا ایمان قبول نہ ہوگا۔ عاصی: گنہگار۔ زودتر: جلدی زیادہ۔ ندامت: شرمندگی۔ آنزمان: اس وقت۔

کثرت زناں اندر جہاں دانی قیامت را نشاں ۔۔۔ براسپ چوں بینی زناں آید قیامت زودتر

کثرت عورتوں کی جہاں میں جان تو قیامت کی نشانی، گھوڑوں پر جب دیکھے تو عورتوں کو آئے گی قیامت جلدی

دیگر نشانی علمہا خوانند خلقے بے عمل ۔۔۔ ساجد بہ بینی اندکے مسجد بیابی بیشتر

دوسری نشانی علم پڑھیں گے بے عمل لوگ ہوں گے لیکن، نمازی دیکھے تو تھوڑے ہوں گے مسجدیں پائے گا تو زیادہ۔

مشغول بینی در بنا خلقے شدہ از جان و دل ۔۔۔ مرگے بخواہی آنزمان مُردَن ہمیں بہتر شمر

مصرف دیکھے گا تو تعمیرات میں دل و جان سے، موت کی آرزو کر اس وقت مرنا بہتر گن۔

محمود احمد تاج دیں مزدور بینی ہر طرف ۔۔۔ شادی قبولا زیرکا مقطع شدہ ہم مشتہر

محمد احمد تاج دین اچھے ناموں والے لوگ مزدور نظر آئیں گے ہر طرف، گھٹیا لوگ عزت اور شہرت پانے والے ہوں گے۔

اہل بوادی روستا کوبان شبان ہم جفت راں ۔۔۔ کفشے نہ گاہے پائے شاں پگے نبودے شان بسر

دیہاتی گائے، بکریاں، بیل چرانے والے کھیتی باڑی کرنے والے، جوتا نہ کبھی پاؤں ان کے پگڑی نہ ہوگی ان کے سر پر۔

دانی قیامت را نشان ایشان چو بینی شہرہا ۔۔۔ مشغول گشتہ در بنا ہر یک بقصر مفتخر!

جان تو قیامت کی نشانی ان کو جب دیکھے تو شہروں میں، مصروف ہوں گے تعمیرات میں ہر ایک محلات پر فخر کرنے والے۔

غسل و وضوئے کارشاں نے ذکر حق اندر زبان ۔۔۔ نے در نماز و نے دعا نے پاک تن شہِ پسر

غسل اور وضو ان کا کام نہ ہوگا نہ یادِ حق ان کی زبان پر ہوگی، نہ نماز میں نہ دعا میں نہ جسم پاک اے بادشاہ کے بیٹے۔

....

کثرت: زیادتی۔ زناں: جمع زن عورت۔ اسپ: گھوڑا۔ چوں: جب۔ بینی: دیکھے تو، یعنی قرب قیامت میں علم اٹھ جائے گا، بے حیائی عام ہوگی، زنا عام ہوگا، شراب پی جائے گی، عورتوں کی کثرت ہوگی، پچاس عورتوں کا سرپرست ایک مرد ہوگا، بغیر عذر گھوڑوں پر (کاروں پر) عورتوں کا سوار ہونا قیامت کی علامت ہے۔ خوانند: پڑھیں گے۔ ساجد: سجدہ کرنے والے۔ اندکے: تھوڑے۔ بیابی: پائے گا۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ مشغول: مصروف۔ بنا: تعمیر۔ مرگے: موت۔ محمود احمد: اس سے اچھے نام مراد ہیں۔ شادی قبولا زیرکا: یہ الٹے نام ہیں۔ مقطع: جاگیر دار یعنی شریف خاندان اور اچھے اچھے ناموں والے مزدور ہوں گے، گھٹیا خاندان کے لوگ معزز اور محترم ہوں گے جیسے آج کل ہے۔ بوادی: جمع بادیہ جنگل۔ روستا: دیہاتی۔ چوپایہ: گائے چرانے والا۔ شبان: بکریاں چرانے والا۔ کفشے: جوتا بردار۔ گاہے: نہ کبھی۔ پائے شاں: پاؤں ان کے۔ پگے: پگڑی۔ قصر: محل۔ مفتخر: فخر کرنے والے، یعنی دیہاتی لوگ شہروں میں آباد ہو کر اونچے اونچے محل بنائیں گے اور فخر کریں گے۔

باب چہارم در بیان علم و عمل و فضل آں گوید

باب چوتھا علم و عمل اور اس کی فضیلت کے بیان میں۔

برسنگِ خار نقش داں علمیکہ خوانی در صغر!
بر آب داں نقشِ را علمیکہ خوانی در کبر

سخت پتھر پر نقش جان علم جو پڑھے بچپن میں، پانی پر لکیر جان وہ نقش کو جو علم پڑھے تو بڑھاپے میں۔

قرآن بخواں تفسیر ہم آموز خط صرف و لغت
نحو و معانی با بیاں توحید ہم فقہ و خبر

قرآن پاک پڑھ، تفسیر بھی سیکھ، خوش خطی صرف اور لغت، نحو اور معانی کا بیان، عقائد بھی فقہ اور حدیث کا علم پڑھ۔

علمے بخواں کاں مرترا نافع بود منجی شود
جنت بیابی حور ہم باشد خلاصی از سقر

وہ علم پڑھ جو تجھے نفع اور نجات دینے والا ہو، بہشت پائے تو حور بھی چھٹکارا ہو دوزخ سے۔

علمے کہ خوانی بہر حق بے شک ترا منجی بود
نے بہر فتویٰ نے قضا نے بہر ناں شغلے دگر

علم پڑھ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بے شک نجات دے گا تجھے، نہ فتویٰ کیلئے، نہ قاضی بننے کیلئے، نہ معاش کیلئے، دوسرے کام کیلئے۔

علمیکہ خوانی بہر حق داں سود خود آن علم را
علمیکہ نبود بہر حق زاں علم بینی صد ضرر

علم جو پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تو جان نفع اپنا اس علم کو، علم جو نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے دیکھے گا اپنا سو نقصان۔

گر علم خوانی بہر آں تا صدر شینی مرتفع!
آن علم داں چوں کسبہا بل کسب زاں بہتر شمر

اگر علم پڑھے تو عزت، شہرت، نفع کے لیے (اونچی جگہ بیٹھنے)، وہ علم جان کسب یعنی کاروبار بلکہ کسب کو اس سے بہتر گن۔

سنگ: پتھر۔ خار: سخت۔ صغر: بچپن۔ آب: پانی۔ کبر: بڑھاپا۔ آموز: اموختن سے مشتق ہے، سیکھنا۔ خط: علم کتابت، خوش خطی۔ صرف: وہ علم ہے جس کے پڑھنے سے الفاظ وغیرہ کی بحث کی جاتی ہے۔ لغت: وہ علم ہے جس کے پڑھنے سے الفاظ مفردہ کے معنی بیان کیے جاتے ہیں۔ نحو: وہ علم ہے جس کے پڑھنے سے اسم فعل حرف کے آخری اعراب اور بنا اور ترکیب کی بحث کی جاتی ہے۔ معانی: وہ علم جس کے پڑھنے سے موقع اور محل کے مطابق بات کرنے کی بحث ہوتی ہے۔ بیان وہ علم جس میں ایک مطلب کو مختلف طریقوں سے بیان کرنے کا اندازہ لگایا جائے۔ توحید: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔ فقہ: اعمال اور اس کے احکام کا بیان۔ خبر: حدیث شریف۔ نافع: مفید۔ منجی: نجات دینے والا۔ خلاصی: رہائی۔ سقر: دوزخ۔ قضا: فیصلہ۔ سود: نفع۔ ضرر: نقصان۔ صدر: بلند۔ شینی: اصل نشینی تھا، بیٹھے تو۔ مرتفع: اونچا۔ کسبہا: کاروبار، علم کا مطلب رضا خداوندی نہیں بلکہ دنیا کمانا ہے۔ تو وہ علم محنت مزدوری سے بھی برا ہے۔

حیلہ نیا موزی گہی منکر نگر دی از حیل
از شرع بیروں پائی ہرگز نیاری اے پسر

بہانہ نہ سیکھ کبھی انکار کرنے والا نہ ہو حیلہ سے، شریعت سے باہر پاؤں اپنا ہرگز نہ رکھا اے بیٹے۔

چوں دوست داری علم رایا علامے متعلمے
پاکیزہ گردی از گنہ گنہے کہ کردی در عمر

جب محبت رکھے تو علم یا عالم یا طالب علم سے، پاک ہوگا تو گناہ سے گناہ جو تو کرے حیاتی میں۔

وقتیکہ بینی طالبے مر علم را یاری بکن!
جنت بیابی از خدا کلکے دہی گر منکسر

جس وقت دیکھے تو طالب علم کو اس کی مدد کر، بہشت دے گا اللہ تعالیٰ اگر قلم ٹوٹی دے تو۔

گر علم خواند مردمی بکند عبادت اند کے
باشد ز خاصاں نزد حق و ز عابداں نزدیکتر

اگر علم پڑھے کوئی شخص عبادت کرے تھوڑی، ہوگا خاص الخاص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور عابدوں سے زیادہ نزدیک۔

فضلیکہ دارد عالمے بر عابداں ہم زاہداں!
چوں فضل احمد مصطفیٰ برکم کمینہ از بشر

بزرگی جو رکھتا ہے عالم عابدوں اور زاہدوں پر، ایسے جیسے بزرگی محمد مصطفیٰ ﷺ کی عام آدمی پر۔

با عالماں نسبت بکن عابد کہ تنہا خویش را
خواہد خلاصی از خدا عالم خلاصی صد نفر

علماء سے محبت کر عابد اکیلا اپنے آپ کو، چاہے گا چھٹکارا اللہ تعالیٰ سے عالم چھٹکارا سو آدمی کا۔

شو خاکپائے عالماں تا جائے یابی در جناں
شو دور تر از جاہلاں تا تو نسوزی در سقر

ہو مٹی علماء کے پاؤں کی تا کہ جگہ پائے تو بہشت میں، دور ہو تو جاہلوں سے تا کہ نہ جلے تو دوزخ میں۔

نیاموزی: نہ سیکھے تو۔ گہی: کبھی۔ حیل: جمع حیلہ قوت یعنی حیلہ کرنے یا نہ کرنے میں کسی کا حق تلف ہونے کا فکر ہو تو حیلہ کرنا مکروہ ہے۔ اگر کسی کا حق تلف نہیں ہوتا تو حرج نہیں جائز ہے۔ چون: جب۔ داری: رکھتا ہے تو۔ متعلمے: طالب علم، علم دین اور عالم اور متعلم سے محبت کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ مر خاص۔ یاری: مدد۔ بیابی: پائے گا۔ کلکے: ساتھ کسرہ کے وہ چیز جو اندر سے کالی ہو۔ اس جگہ قلم مراد ہے۔ دہی: دے تو۔ منکسر: ٹوٹا ہوا جیسے حدیث پاک میں ہے مَنْ اَعَانَ عَالِمًا اَوْ عِلْمًا وَلَوْ بِقَلَمٍ مَكْسُوْرٍ وَجَبَتْ لَهُ۔ جو شخص عالم یا متعلم کی مدد کرے اگرچہ ٹوٹے ہوئے قلم سے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ خواند: پڑھے۔ اندک: تھوڑی۔ عابداں: عبادت کرنے والے یعنی اگر کوئی آدمی علم دین پڑھے، فرائض اور واجبات کے علاوہ اور عبادت نہ کرے، باقی وقت دین کی خدمت میں لگائے تو وہ عابدوں سے زیادہ مقبول ہوگا۔ زاہداں: جمع زاہد دنیا کی لذتوں سے کنارہ کرنے والا۔ فضل: فضیلت، بزرگی۔ بشر: انسان۔ تنہا: اکیلا۔ خواہد: خلاصی رہائی۔ صد نفر: سو آدمی عالم کو عابد پر قیاس نہ کر۔ خاک پا: خادم، خدمت کرنے والا مراد ہے۔ جناں: جمع جنت۔ نسوزی: نہ جلائے۔ سقر: دوزخ۔

مقصود از علم ست عمل درس و قضا مقصودنی ‎ ‎ عالم کہ باشد بے عمل دانی کمانے بی وتر

مقصد علم سے ہے عمل، پڑھانا اور فیصلہ مقصد نہیں، عالم جو ہے بے عمل جان تو کمان بغیر زہ کے۔

علمی چو حاصل شد ترا ترس از خدا تقوی بکن ‎ ‎ ورنہ تو باشی وزدِ دیں ہم راہزن ہم حیلہ گر

علم جب تجھے حاصل ہو ڈر اللہ تعالیٰ سے اور پرہیز کر، ورنہ ہوگا تو چور دین کا ڈاکو حیلہ ساز۔

☆☆☆☆☆

باب پنجم در قضا حاجت و وضو تیمّم و غسل

باب پانچواں پوری کرنے ضرورت وضو، تیمم اور غسل کے بیان میں۔

چوں تو قضا حاجت روی زورے بکن بر پائے چپ ‎ ‎ ہم سوئے قبلۂ رو مکن ہم پشت را اے نامور

جب پاخانہ کی ضرورت ہو دباؤ ڈال بائیں پاؤں پر، طرف قبلہ منہ نہ کر پیٹھ بھی اے مشہور۔

چوں بول و غائط مر ترا زحمت دہد درحال کن! ‎ ‎ گر تو بداری ساعتی صد رنج بینی صد ضرر

جب پیشاب، پاخانہ خاص تجھے تکلیف دے اسی حال میں کر (فوراً)، اگر دیر کرے گا کچھ لحہ سو تکلیف دیکھے گا سو نقصان۔

چون در قدم جا میروی اوّل بنہ تو پائی چپ ‎ ‎ گر باتو باشد کاغذے آں دور کن با خود مبر

جب بیت الخلاء جائے تو پہلے بایاں قدم رکھ، اگر تیرے پاس کاغذ ہو اسے دور کر اپنے ساتھ نہ لے جا۔

دائم تو باشی باوضو جامہ نداری ریم گین! ‎ ‎ چونتو شوی ہم بے وضو درحال کن تعمیل تر

ہمیشہ باوضو ہو کپڑا نہ پہن میلا کچیلا، جب تو بے وضو ہو جلدی وضو کر۔

....

مقصود: مقصد درس پڑھنا۔ قضا فیصلہ کرنے والا۔ وتر: جہاں تیر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔ علم حاصل کرنے والے کی فضیلت قرآن پاک میں ہے وَالَّذِیْنَ اُوْتُو الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ علم کے بہت درجات ہیں۔ سیّد عالم ﷺ نے فرمایا: عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ اَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مثل ہیں۔ ترس: ڈر۔ تقویٰ: پرہیزگاری۔ وزد: چور۔ راہزن: ڈاکو۔

قضا حاجت: پاخانہ کرنے کیلئے جائے تو۔ زور: وزن۔ چپ: بایاں۔ سوئے: طرف۔ رو: منہ۔ پشت: پیٹھ۔ اے نامور: اے مشہور۔ بول: پیشاب۔ غائط: پاخانہ۔ زحمت: تکلیف۔ درحال: جلدی۔ بداری: دیر کرے۔ ساعتے: ایک گھڑی۔ رنج: تکلیف۔ ضرر: نقصان۔ قدم: جا، بیت الخلاء۔ اوّل پہلے۔ بنہ: رکھ۔ کاغذ: یعنی وہ کاغذ جس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا نام نامی ہو یا قرآن پاک حدیث پاک لکھی ہوئی ہو۔ مبر: نہ لے جاؤ۔ دائم: ہمیشہ۔ جامہ: کپڑا۔ ریم گن: میلا کچیلا یعنی ہمیشہ پاک صاف باوضو رہنا بہت ثواب ہے۔ جیسے حدیث پاک ہے: اَلطَّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانَ پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

وقتیکہ گردی بے وضو نظری مکن بر مصحفے ‎ ‎ نظرے مکن در آسمان سیارہ نی شمس و قمر

جس وقت تو ہو بے وضو قرآن پاک پر نظر نہ کر، نظر نہ کر آسمان میں نہ ستارے نہ سورج اور چاند۔

نی سوئے کعبہ کن نظر نی سوئے روئے عالمان ‎ ‎ نی ذکر گوئی نی سبق نی روئے مادر نے پدر

نہ کعبہ پاک کی طرف نظر کر نہ علماء کے چہرے کی طرف، نہ ذکر کر تو نہ سبق پڑھ نہ دیکھ چہرا ماں باپ کا۔

نی رد سلامے ہم کنی نے اندر آئی مسجدے ‎ ‎ نی خواب بکنی نی خوری تجہیز میت ہمسفر

نہ سلام کا جواب دے نہ مسجد میں آئے تو، نہ نیند کر نہ کھانا کھا نہ میت کو کفن پہنا نہ سفر کر۔

این جملگی آداب داں اجرے بیابی از خدا ‎ ‎ یا کن تیمّم یا وضو آنگہ عبادت اے پسر

یہ تمامی مستحب جان ثواب پائے گا تو اللہ تعالیٰ سے، یا کر تیمم یا وضو اس وقت عبادت کر اے بیٹے۔

مصحف نگیری بے وضو مسجد نیائی ہم جنب ‎ ‎ بزہ گار گردی بیشکے ہم فاقہ بینی ہم فقر

قرآن پاک نہ اٹھا بے وضو مسجد میں نہ آ جنبی حالت میں، گنہگار ہوگا تو بے شک بھوک دیکھے گا تو غریبی۔

آبِ منی ظاہر چو شد بادفق و شہوت جانمن ‎ ‎ یا حشفہ غائب چوں شود اندر فروجے یا دبر

پانی منی کا جب ظاہر ہو ساتھ اچھلنے اور خواہش سے اے میری جان، یا ذکر چھپ جائے شرم گاہ میں آگے یا پیچھے۔

انزال باشد خواہ نے فرضے بدانی غسل را ‎ ‎ وطی بہائم مردہ ہم انزال آنجا معتبر

منی کا نکلنا ہو یا نہ فرض جان غسل کو، صحبت مردے جانور کی صورت میں انزال معتبر ہے۔

....

مصحفے: قرآن۔ سیارہ: ستارہ۔ شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ یعنی بے وضو سے مراد ناپاک یعنی جس پر غسل لازم ہو۔ سوئے: طرف۔ کعبہ: بیت اللہ شریف۔ رو: منہ۔ عالمان: علمائے کرام۔ مادر: ماں۔ پدر: باپ۔ رد: جواب۔ نی خواب: نہ نیند کرے تو۔ خوری: کھائے تو۔ تجہیز: میت کو کفن پہنانا۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ .... مسجد میں جنبی کا جانا منع ہے۔ حدیث پاک ہے لا احل المسجد بجنب و لا لحائض جنبی اور حائضہ کے لیے مسجد حلال نہیں یعنی جائز نہیں۔ بزہ: گناہ۔ فاقہ: بھوک۔ فقر: غریبی، فقیری۔ منی: وہ سفید پانی جس کے خارج ہونے سے انتشار ختم ہو جاتا ہے۔ وفق ٹپکنا، اچھلنا۔ شہوت انتشار۔ حشفہ: وہ حصہ بندے کا جو ختنہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ فروج: جمع فرج عورت کی شرم گاہ۔ دبر پچھلی طرف۔ انزال: منی کا جلدی سے نکلنا۔ خواہ: چاہے بدانی: جان تو۔ بہائم: بہیمہ چوپائے۔ **مسئلہ**: زندہ انسان کے آگے یا پیچھے حشفہ غائب ہو جائے تو دونوں یعنی فاعل اور مفعول پر غسل لازم ہوگا، انزال ہو یا نہ ہو۔ مردہ یا چوپایہ کے ساتھ یہ حالت ہو تو غسل اس وقت واجب ہوگا جب انزال ہو۔

گر محتلم گردی شبے دیدہ منی آبے نشاط
غسلے بکن در صبحدم ہم ازاں وضو بگذار فجر

اگر احتلام رات کو ہو منی کا پانی لذت سے دیکھا، غسل کر صبح کو اسی وضو سے فجر پڑھ۔

چوں از نفاس و حیض ہم پاکی بہ بیند عورتے
پاکیزہ بکند غسل او ایں غسل را فرضی شمر!

جب نفاس اور حیض سے پاکیزگی دیکھے عورت، پاکیزگی اختیار کرے غسل سے اس کے اس غسل کو فرض شمار کر۔

سنت بداں غسل جمعہ در عید ہر دو عرفہ ہم
بر مردہ ہم واجب شدہ غسل بدہ پاکیزہ تر

سنت جان غسل جمعہ، عیدین عرفہ بھی ، میت کو بھی واجب ہے غسل دے، بہت پاکیزگی کر۔

چوں پیش آید حاجتی غسلے بکن از جان و دل
مسلم چو گردد کافرے داں غسل آن ہم دوست تر

جب ضرورت پیش ہو غسل کر دل و جان سے، کافر جب مسلمان ہو اس کو غسل دینا مستحب ہے۔

ہر عضو را میشود بگو کلمۂ شہادت بارہا
بیشک شوی پاک از گنہ جنت درآئی ہشت در

ہر عضو دھوتے وقت کلمہ شہادت پڑھ بار بار، بے شک گناہوں سے تو پاک ہوگا بہشت میں جائے گا، آٹھ دروازوں سے۔

....

محتلم: احتلام یعنی نیند کی حالت میں انزال ہو جائے۔ شبے: رات۔ دیدہ: دیکھا۔ نشاط: لذت۔ صبح دم: صبح کے وقت۔ فجر: صبح کی نماز۔ **مسئلہ:** مرد یا عورت کو نیند میں انزال ہوا اور رطوبت بھی محسوس ہو تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں اور اسی غسل سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ نفاس: وہ خون جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو آتا ہے۔ اس کی مدت کم نہیں ہے زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔ حیض وہ خون ہے جو ہر ماہ عورت کو آتا ہے اس کی کم سے کم مدت تین دن زیادہ سے زیادہ دس دن تک ہے۔ حیض اور نفاس کا خون بند ہو تو اس وقت عورت پر غسل فرض ہے۔ جمعہ اور عیدین عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کو غسل کرنا سنت ہے، میت کو غسل دینا واجب ہے۔ حاجتے: ضرورت۔ مسلم: مسلمان۔ یعنی کوئی حاجت درپیش ہو غسل کر کے دعا کرنا مستحب ہے۔ حضرت امام نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سید عالم نور مجسم ﷺ خواب میں صلوٰۃ الحاجت کا طریقہ ارشاد فرمایا دو رکعت نماز ضرورت پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ کافرون دس مرتبہ دوسری رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ قل ھو اللہ دس مرتبہ پڑھیں۔ نماز مکمل کر کے سر سجدہ میں رکھ کر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور دس بار یا غیاث المستغیثین اس کے بعد اپنی ضرورت عرض کرے پھر ہزار بار یا رب یا رب پڑھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضرورت پوری ہوگی۔ یا کافر مسلمان ہو جبکہ اس کے بدن پر کوئی نجاست لگی نہ ہو تو غسل کرنا مستحب ہے۔ عضو: بدن۔ ہشت در: آٹھ دروازے۔ یعنی وضو کرتے وقت ہر عضو دھوتے وقت کلمہ شہادت پڑھے یا دعائیں یاد کر لیں ہر عضو کی دعا ہے پڑھ لیں ثواب ہے۔ مسواک کے بارے میں سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی امت کا مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ہر وضو کے وقت انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' روزے میں بھی مسواک کر سکتے ہیں اور عطر لگانا سنت ہے۔

مسواک را در ہر وضو دائم بکن در صوم ہم
خوشبو بکن تو جامہ تن گروی معطر در حشر

مسواک کو ہر وضو کے ساتھ کر روزہ میں بھی، خوشبو کر کپڑوں کو معطر ہوگا قیامت میں۔

در ریش و سبلت شانہ کن یابی از درم غم
در سینہ گرداں شانہ را ابرو بکن ہم فرق سر

داڑھی اور مونچھوں میں کنگھی کر پائے گا امان قرض کے غم سے، سینہ کے بالوں اور ابرو میں کنگھی کر اور سر کے بالوں میں بھی مانگ نکال۔

یکساں تیمّم ہر دو را محدث بود خواہی جنب
چونتو یابی آب را یا سرد باشد یا خطر!

ایک جیسا ہے تیمم بے وضو خواہ جنبی ہو یہ دونوں کے لیے، جب نہ ملے پانی یا سردی ہو یا دشمن کا ڈر۔

از جنس ارضی ہر چہ ہست از خاک و ریگ و سرمہ گچ
سازی تیمّم در نقع گر خاک باشد خوب تر

جنس زمین سے جو بھی ہے مٹی ریت سرمہ چونا، تیمم کر غبار مٹی اگر اچھی ہو۔

در غسل کردن ہم وضو سخنے مگو با ہیچکس
فارغ شوی چوں از وضو میخواں ہمی سورہ قدر

غسل وضو کرنے میں کسی سے بات نہ کر، فارغ ہو تو جب وضو سے پڑھ ساتھ ہی سورۃ القدر

پیش از سخن بزار چوں از حق نجواہی حاجتی
گردد روا آن حاجت فی الحال یابی زود تر

پہلے بات کرنے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اپنے حاجت کی، بہت جلد جائز ضرورت پوری ہوگی جلد سے جلد۔

....

ریش: داڑھی۔ سبلت: مونچھ۔ شانہ: کنگھی۔ یابی: پائے گا۔ وام: قرض۔ غم: پریشانی۔ فرق: مانگ سر۔ مسواک کو ہر وضو میں ہمیشہ کر روزے کی حالت میں بھی، خوشبو لگا کپڑا پہن قیامت میں معطر ہوگا۔ یکساں: برابر۔ محدث: بے وضو۔ تیمم: لغوی معنی قصد کرنا۔ مسئلہ: اگر پانی نہ ہو یا ٹھنڈا ہو استعمال کرنے سے بیماری کا خطرہ ہو یا پانی تک پہنچنے میں خطرہ ہو تو جنبی اور بے وضو ایک جیسا تیمم کریں گے۔ جنس زمین پر ایک مرتبہ ہاتھ مار کر منہ پر اور دوسری بار بازوں پر مسح کیا جائے۔ ریگ: ریت۔ گچ: چونا۔ نقع: غبار۔ سورہ قدر: اِنَّا اَنْزَلْنَا فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ الخ یعنی وضو سے فارغ ہونے کے بعد سورہ قدر پڑھ لے۔ پیش: آگے۔ سخن: بات۔ حاجتی: ضرورت۔ روا: جائز۔ فی الحال اس وقت یعنی وضو کر کے کسی سے بات نہ کرو۔ دو رکعت شکرانہ وضو کے طور پر پڑھی جائے۔ یعنی نفل تحیۃ الوضو۔

باب ششم بیان اوقات نماز و عقوبت تارک الصلوٰۃ

باب چھٹا نماز کے اوقات اور نماز چھوڑنے والے کی سزا کے بیان میں

داری بپا اوقات را در ترک آن ملعون شوی
تارک مصر کافر بداں، ہم جائی او دوزخ شمر

قائم رکھ اوقات نماز چھوڑنے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوگا، چھوڑنے والا اصرار کرنے والا کافر جان جگہ اس کی جہنم میں گن۔

چونتو کنی دو وقت را یکجا جمع در روز و شب
محبوس باشی یک حقب اندر جہنم ہم سقر

جب تو اکٹھی پڑھے دن رات کی نماز، قید میں رہے گا ایک حقب دوزخ میں جلے گا۔

چونتو گزاری فجر را سخنے مگو باہیچکس
تا در طلوع میخوں دعا گردی تو شخصی معتبر

جب پڑھ لے نماز فجر تو بات نہ کر کسی سے، طلوع سورج تک ذکر و دعا میں مشغول رہے تو اس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا۔

گردی بدوزخ سوختہ آنجا بمانی سالہا
چون تو کنی ترک جمعہ خمس جماعت اے پسر

ہوگا دوزخ میں جلا ہوا اس جگہ نہ رہے تو بہت سال، جب تو کرے چھوڑنا جمعہ کا پانچ باجماعت اے بیٹے۔

چوں بشنوی بانگ آذاں ساکت شوی سخنی مگو
مشغول در کاری مشومیکن اجابت نامور

جب سنے تو اذان کی آواز خاموش ہو بات نہ کہے، مصروف کام میں نہ ہو اذان کا جواب دے اے مشہور۔

بپا: قائم۔ اوقات: جمع وقت۔ ترک: چھوڑنا۔ ملعون: لعنتی۔ مصر اصرار کرنے والا یا انکار کرنے والا۔ محبوس: قید۔ حقب: اسی سال، حدیث پاک میں ہے جو آدمی دو نمازوں کو جمع کرے گا وہ اسی حقبہ تک جہنم کی آگ میں رہے گا۔ ایک دن وہاں کا دنیا کے ہزار سال کے برابر ہوگا۔ چونتو جب تو یعنی فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع تک کسی سے بات نہ کرنا چاہیے اسی طرح عصر کی نماز کے بعد مغرب تک کیونکہ فرشتوں کی تبدیلی کا وقت ہے فرشتے بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے ہم نے آمد و رفت کے وقت بندے کو ذکر و عبادت میں پایا۔ سوختہ: جلا ہوا۔ آنجا: اس جگہ۔ بمانی: نہ رہے تو۔ سالہا: بہت سال۔ خمس: پانچ۔ جماعت: باجماعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ بشنوی: سنے تو۔ بانگ: آواز۔ ساکت: خاموش۔ مشو: نہ ہو۔ میکن: کر۔ اجابت جوب دینا یعنی اذان کے وقت کسی قسم کی بات نہ کرنی چاہیے۔ اذان دینے والا جو الفاظ کہے سننے والا بھی وہی الفاظ کہے۔ اشهد ان محمد رسول الله سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے اور درود شریف پڑھے۔ سید عالم ﷺ کا مقدس نام چومنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ الحمد للہ سنت طیبہ مسلک حق اہل سنت کو نصیب ہے مکمل تفصیل کے لیے انگوٹھے چومنے کا ثبوت مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور سے منگوا کر پڑھیں۔ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ، الصلوٰۃ خیر من النوم کے وقت صدقت و بررت، قدقامت الصلوٰۃ کے وقت اقامها الله وادامها۔

ترک اجابت چوں کنی یا خود سخنگوی دراں
آید بلا ہا پیش تو در ہر زماں تعجیل تر

چھوڑنا جواب کا جب کرے تو یا خود باتیں کرتا رہے، آئیں گی مصیبتیں سامنے تیرے ہر وقت جلدی زیادہ۔

برپائی داری چاشت را اشراق ہم ناغہ مکن
گردی تونگر بیشکے یابی بسے ہم مال و زر

قائم رکھ نماز چاشت، اشراق بھی ناغہ نہ کر، مال دار ہوگا بے شک پائے گا بہت مال اور سونا۔

وقت تہجد نیم شب بگوار تو از صدق دل
حق را بہ بینی بیشکے ایمن شوی از شور و شر

وقت تہجد آدھی رات ادا کر سچے دل سے تو، اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا بے شک بے خوف ہوگا لڑائی جھگڑے سے۔

نعمت بیابی بیکراں گر تو نخسپی آن زماں!
آن وقت وقت خاصگاں ہرگز نیابی جز سحر

نعمتیں بے شمار پائے گا اگر نہ سوئے تو اس وقت، یہ وقت خاص لوگوں کا وقت ہرگز نہ پائے گا تو سوائے سحر کے۔

از فرض چوں فارغ شوی غفران بخواہی بعد ازاں
تا چوں نماز مصطفیٰ گردد نمازت نامور

نماز فرض سے جب فارغ ہو تو کر دعا استغفار کر اس کے بعد، تاکہ نماز تیری محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح افضل و اعلیٰ ہو اے مشہور۔

چون از آئی بروں فی الحال تو کرسی بخواں
مشتاق تو گردد جناں ہم حور یابی ہم قصر!

جب نماز پڑھ لے فوراً آیۃ الکرسی پڑھ، مشتاق ہوگی بہشت تیری حور پائے گا تو بھی محل۔

چوں تو گزاری وتر را سخنے مگو باہیچکس
فارغ چو گردی از عشا بستر بیاری پشت

جب تو پڑھے نماز وتر بات نہ کہے کسی سے، فارغ جب ہو تو نماز عشاء سے بستر پر آ سو جا۔

آید: آئے۔ بلا مصیبت۔ ہر زمان: ہر وقت۔ پیش: آگے۔ تعجیل تر: جلدی زیادہ۔ برپائی: قائم۔ داری: رکھے تو۔ چاشت: چوتھائی حصہ دن کا گزرنے کے بعد چار یا دو رکعت پڑھی جاتی ہے اسے چاشت کہتے ہیں۔ اشراق: سورج ایک دو نیزہ بلند ہونے پر بارہ یا کم سے کم چار رکعت پڑھی جاتی ہے۔ ناغہ: چھوڑنا۔ تونگر: دولت مند، مالدار۔ زر: دولت۔ سونا: تہجد، نیند کا چھوڑنا یعنی آدھی رات یا سونے کے بعد اٹھ کر بارہ رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ یہ ہر رکعت میں قل ہو اللہ احد تین بار پھر پہلی رکعت میں بارہ بار پڑھے پھر ہر رکعت میں ایک ایک بار کم پڑھتا جائے۔ صدق دل سچے دل۔ بنی: دیکھے گا تو۔ ایمن: بے خوف۔ شور و شر: قیامت کی تکلیفیں۔ بیکراں: بے شمار۔ نخسپی: نہ سوئے تو، خفتن سے مشتق ہے سونا۔ جز: سوا۔ سحر: صبح۔ غفران: بخشش۔ کرسی: آیۃ الکرسی۔ مشتاق: صاحب شوق۔ جناں: جمع جنت۔ قصر: محل۔ گذاری: ادا کرے تو۔ بیاری: آئے تو۔ پشت پیٹھ، یعنی سید عالم ﷺ نے عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں بات وغیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

چوں تو بخواہی دوستی باحق کنی باید کہ تو ۔۔۔ مشغول باشی صبحدم سازی وضو وقت سحر

جب تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دوستی کرے، چاہیے کہ تو، مصروف ہو صبح کر وضو وقت سحر۔

حاضر شوی چوں بشنوی مُردہ کسی از اہل دیں ۔۔۔ حاضر شدن یابی جزا در ترک بینی صد ضرر

حاضر ہو تو جب سنے مسلمان کی وفات، حاضر ہونے سے پائے گا ثواب چھوڑنے میں دیکھے گا سو نقصان۔

برپائ داری جمعہ را ترکش نداری ہیچگہ! ۔۔۔ باشد امیری ظالمی باغی بود یاداد گر!

قائم رکھ تو جمعہ چھوڑنا نہ کر کبھی، ہو بادشاہ ظالم باغی یا صاحب انصاف۔

میگو اذاں اوقات را ضائع مکن اے جانِ من ۔۔۔ یابی جزا بے حد وعدایں جانگیرے مزد اگر

کہہ اذان وقت ضائع نہ کر اے جان میری، پائے گا ثواب بہت اس جگہ اگر نہ لے مزدوری۔

مزدے مگیر امروز تو فرد اجزا ضائع مکن ۔۔۔ باشد امامت یا اذان تعلیم یا چیزے دگر

مزدوری نہ لے آج تو آخرت کا ثواب ضائع نہ کر، چاہے امامت ہو یا اذان یا تعلیم دین یا دینی کام۔

☆☆☆☆☆

باب ہفتم دربیان زکوٰۃ وصدقات

باب ساتواں زکوٰۃ اور صدقات کے بیان میں

چون مال یابی از خدا خواہی کہ ماند سالہا ۔۔۔ ربعی بدہ از عشر آں اور اکہ بینی مفتقر

جب مال تو اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہے تو رہے بہت سال، چالیسواں حصہ دے اس کو دیکھے تو ضرورت مند۔

صبحدم: صبح۔ سازی: کرے تو۔ سحر: صبح۔ بشنو: شنیدن سے مشتق ہے، سننا۔ جزا: ثواب۔ ترک: چھوڑنا۔ بینی: دیکھے گا۔ صد ضرر: سو نقصان۔
برپائے: قائم۔ دادگر: انصاف والا یعنی امیر عادل ہو یا ظالم اس کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنا چاہیے۔ اوقات: وقت۔ بے حد وعد: بے حساب۔ مزد: مزدوری، اجرت حدیث شریف میں ہے جو انسان ثواب آخرت کیلئے دنیاوی معاوضہ کے لیے نہیں، سات سال اذان دے گا کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ (رواہ ترمذی) یعنی اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔ مگیر: نہ لے۔ سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (رواہ مسلم) مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔
یابی: پائے گا تو۔ بماند: رہے۔ سالہا: بہت سال۔ ربعی: چوتھائی۔ عشر: دسواں حصہ یعنی دسویں حصہ کا چوتھا حصہ چالیسواں حصہ۔ مفتقر: محتاج۔

دو صد درم شرعی چو شد سالی بماند دست تو ۔۔۔ فاضل بود از حاجتت وا بَن نباشد پیش در

دو سو درہم شرعی سال بعد جو تیرے پاس باقی رہ جائے، زائد تیری ضرورت سے ہو قرض نہ ہو آگے تیرے۔

مثقال بست از ذہب نیمے بدہ مثقال تو ۔۔۔ پنجے ازاں دو صد درم بدہ یابی خلاصی از سقر

بیس مثقال سونے سے آدھا مثقال دے، پانچ سو سے دو سو درہم دے تو خلاصی پائے گا تو دوزخ سے۔

پیرایہ باشد چوں ترا زان ہم زکوٰتے فرض داں ۔۔۔ تابر تو ماند سالہا یا بدز تو دختر و پسر

زیور ہوں تیرے پاس ان سے بھی زکوٰۃ فرض جان، تاکہ تیرے پاس رہے دیرپا اور بیٹیوں بیٹوں پر۔

اسپ خرے سود اکنی وز ہر سرے دنیار دہ ۔۔۔ از گاؤ چوں سے سر شود اغنام جملہ چہل سر

تجارت کے گھوڑے میں ہر گھوڑے پر ایک دینار دے، تیس گائیں اور چالیس بکریاں جب ہوں۔

از گاؤ وہ یکسالہ را وز چل غنم وہ یک سرے ۔۔۔ پنجے چو یابی از شتر یک گوسفند از مادہ نر

گاؤ سے ایک سال کا بچہ اور چالیس بکریوں میں سے ایک بکری، پانچ جب پائے تو اونٹ نر ایک مادہ بکری دے۔

☆☆☆☆☆☆

دربیان زکوٰۃ زراعت وصدقہ ودعا

بیان زکوٰۃ کھیتی اور صدقہ اور دعا میں

از غلہ ہا عشری بدہ چوں تو زراعت میکنی ۔۔۔ ورنہ شوی بزہ گار ہم برکت نیابی در ثمر

غلہ سے دسواں حصہ دے جب کاشت کاری کرے تو، ورنہ گناہگار ہوگا بھی برکت نہ پائے گا پھلوں میں۔

دو صد: درم، ساڑھے باون تولے۔ فاضل: بچت۔ زائد: حاجت یعنی اہل وعیال کے کھانے پینے پہننے وغیرہ کی ضرورت۔ دائن: قرض۔
مثقال: بست بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولے۔ ذہب: سونا۔ نیمے: آدھا بیس مثقال میں سے آدھا۔ مثقال: چالیسواں حصہ ہے۔
پیرایہ: زیور۔ دختر: بیٹی۔ پسر بیٹا۔ اسپ: گھوڑا۔ خری: مشتق خرید سے خریدن ہے خریدے تو۔ دینار سونے کا سکہ: گاؤ: گائے۔ چل: چالیس۔
غنم: بکری، بھیڑ۔ شتر: اونٹ۔ گوسفند: بکری۔ مادہ: مؤنث۔ نر: مذکر۔ مسئلہ: سواری کے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہاں تجارت کے گھوڑوں پر ہے ایک گھوڑے پر ایک دینار ہے۔
زکوٰۃ: ز کے ساتھ ہو پاک کرنا ذال کے ساتھ ہو تو ذبح کرنا۔ غلہ: گندم۔ عشرے: دسواں حصہ۔ زراعت: کاشتکاری۔ بزہ گاہ: گناہگار۔ ثمر: پھل۔

مالِ مزکی بیشکے ہم با تو ماند ہم ولد
آتشے مگرد و گردد او غرقہ نگر دد در بحر

مال زکوٰۃ دیا ہوا بے شک تیرے پاس رہے گا تیری اولاد کے پاس، آگ نہ جلائے اس کو نہ غرق ہو دریا میں۔

چوں زکوٰۃ را مانع شوی صلوات را آری بجا
قصری نیابی در جناں افتادہ باشی پیش در

جب زکوٰۃ نہ دینے والا ہو نمازیں ادا کرے تو محل نہ پائے گا تو بہشت میں پڑا ہوگا دروازہ پر۔

صدقہ بدہ از مالِ خود وز خاص مالِ خویشتن
مستاں تو صدقہ از کسی باشد زکوٰۃ یا نذر

صدقہ دے اپنے مال سے یعنی خاص اپنے مال سے کسی غیر کا حصہ نہ ہو، کسی سے نہ لے تو صدقہ ہو زکوٰۃ یا منت، نذر نیاز

ناوجہ بدی صدقہ را داری ازان طمع جزا
آثم شوی دوزخ روی از خمر خوردن آن بتر

حرام (مال) سے صدقہ دے اور اس سے امید ثواب کی رکھے تو، گناہگار ہوگا جہنم میں جائے گا شراب پینے سے برا زیادہ۔

درویش گوید چوں دعا و اندیقین ناوجہ را
آثم شود اوزیں دعا ملعوں شود ہم خاک سر

فقیر جو دیتا ہے دعا حرام مال جان کر، گناہگار ہوگا اس دعا دینے سے ملعون اور رسوا۔

گر تو برانی بر زبان ناوجہ دادن تسمیہ
کافر شوی دوزخ روی ایں حکم درخانی نگر

اگر بسم اللہ زبان پر لائے تو حرام مال دیتے ہوئے، کافر ہوگا جہنم میں جائے گا یہ حکم خانی میں دیکھ۔

گر خفیہ بدہی صدقہ را ایمن شوی از خشم حق
چوں نوح گردد عمر تو دو چند یابی مال و زر

اگر چھپا کر (بے ریا) دیتا ہے صدقہ بے خوف ہوگا اللہ تعالیٰ کے غصہ سے، نوح علیہ السلام کی طرح عمر لمبی ہوگی تیری دولت زیادہ ہوگی۔

مزکی: اسم مفعول کا صیغہ ہے وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا ہو چکی ہو۔ ولد: اولاد۔ آتش: آگ۔ بحر: دریا۔ مانع: روکنے والا۔ صلوات: جمع صلوٰۃ۔ قصر: محل، یعنی نماز اور زکوٰۃ دونوں فرض ہیں ایک کا انکار کفر ہے اور چھوڑنا گناہ کبیرہ جیسے بخاری شریف میں ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ایک مرد سے گزرے وہ نماز پڑھ رہا تھا عرض کی اے اللہ! یہ آدمی اچھی طرح نماز پڑھ رہا ہے جواب آیا اے موسیٰ! قسم ہے مجھے عزت و جلال کی اگر یہ سو سال نماز پڑھے اور سو سال حج پیدل کرے مگر زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اسے کچھ فائدہ نہ دیں گے اللہ تعالیٰ یہ فرض صحیح ادا کرنے کی توفیق دے، آمین۔ خویشتن: اپنے آپ۔ مستان: مشتق ستاون سے لینا نذر یعنی کوئی آدمی اپنے اوپر راہ خداوندی میں مال دینا لازم کرے یعنی منت ماننا۔ ناوجہ: ناجائز۔ طمع: امید۔ جزا: ثواب۔ آثم: گناہگار۔ خمر: شراب۔ خوردن: پینا۔ بتر: اصل بدتر تھا برا زیادہ۔ خاک سر: ذلیل خوار۔ برانی: لائے تو۔ دادن: دینا۔ تسمیہ: بسم اللہ شریف۔ خانی: یہ فتویٰ کی کتاب کا نام ہے۔ نگر: گریستن سے مشتق ہے، دیکھنا۔ خفیہ: پوشیدہ۔ ایمن: بے خوف۔ خشم: غصہ۔ چوں: مثل۔ نوح: سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر ایک ہزار پانچ سو سال تھی۔

صدقہ بدہ از بہر حق نے بہر نامے و نے ریا
چوں تو ریا صدقہ دہی ذرّہ نیابی در حشر

صدقہ دے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نہ نام اور نہ دکھلاوا کے لیے، جب دکھلاوا کے لیے دے صدقہ ذرّہ نہ پائے گا قیامت میں۔

صدقہ دہی درویش را ایذا مکن منت منہ
در زیر نہ تو دست خود تا دستِ اوگردد زبر

صدقہ دے فقیر کو تکلیف نہ دے احسان نہ جتلا، نیچے رکھ ہاتھ اپنا اوپر ہو ہاتھ اُس کا یعنی لینے والے کا۔

گندم بدہ تو نیم صاع خرما وجو اضعاف آں
در فطر ایں واجب شدہ اضحٰی بکش شاۃ و بقر

گندم دے آدھا صاع اور کھجور اور جو دگنا اس کا، فطرانہ میں یہ واجب ہے قربانی میں ذبح کر بکری، گائے۔

گاؤ شتر از ہفت کس شاتی بکش از یک نفر
بر پل چو فردا بگذری چوں برق لامع میگذر

اونٹ گائے سات آدمی بکری ایک کی طرف سے ذبح کر، کل قیامت کے دن پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

چوں پیش آید حاجتی یا زحمتے صدقہ بدہ
صحت شود حاجت روا زحمت رود بیروں زود

جب پیش آئے ضرورت یا مصیبت تو صدقہ دے، تندرستی ہوگی ضرورت پوری ہوگی مصیبت گھر سے دور ہوگی جلدی۔

چوں صدقہ خواہی تادہی اول بدہ ارحام را
درویش را ہرگز مدہ ایشاں چو بینی مفتقر!

جب صدقہ دینا چاہے سب سے پہلے قریبی رشتہ داروں کو دے، فقیر کو ہرگز نہ دے ان کو جب دیکھے تو محتاج

ریا: دکھلاوا۔ ذرّہ: کچھ۔ حشر: قیامت یعنی جو بھی نیکی ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔ ایذا: تکلیف۔ مکن: نہ کر۔ منت: احسان، مہربانی جتلانا۔ منہ: نہ رکھ زیر نیچے۔ گردد: ہو۔ زبر اوپر جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی صدقات احسان اور تکلیف سے باطل نہ کرو صدقہ دیتے وقت اپنا ہاتھ فقیر کے ہاتھ سے نیچے کرنا چاہیے کیونکہ سید عالم ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا: اَلصَّدَقَةُ تَقَعُ يَدَ الرَّحْمٰنِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِيْ يَدِ السَّائِلِ۔ صدقہ سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ نیم صاع: آدھا صاع، صاع کا وزن ساڑھے چار سیر ہے، نصف ساع کا وزن سوا دو سیر۔ خرما: کھجور۔ اضعاف دوگنا یعنی گندم ہو تو سوا دو سیر اور کھجور ہو تو ساڑھے چار سیر۔ فطر: فطرانہ۔ اضحٰی: قربانی۔ بکش: ذبح کر۔ شاۃ: بکری۔ بقر: گائے۔ مسئلہ: صاحب نصاب پر اپنی طرف سے اور چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے اور قربانی مالدار پر واجب ہے۔ گاؤ: گائے۔ شتر: اونٹ۔ ہفت کس: سات آدمی۔ یک نفر: ایک آدمی۔ پل: یعنی پل صراط۔ فردا کل قیامت۔ برق: بجلی۔ لامع چمکنے والا۔ مسئلہ: قربانی گائے بھینس، اونٹ میں سات آدمی شامل ہوں بکری میں ایک مرد جانور تندرست اور بے عیب ہوں۔ حدیث پاک میں ہے فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ یعنی وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہیں۔ زحمت: تکلیف۔ روا: جائز۔ رود: جائے گی۔ در: دروازہ۔ خواہی: چاہتا ہے تو۔ دہی: دے تو۔ ارحام: قریبی رشتہ دار۔ مفتقر: محتاج یعنی جب رشتہ دار محتاج ہوں تو فقیر کی بجائے انہیں صدقہ دے۔

صدقہ بگرداند بلا خشم خدا شاند فرد
ہرگز نیاید نزد تو آفت بلا خوف و خطر

صدقہ ٹال دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے غصہ کو، ہرگز نہ آئے گی مصیبت قریب تیرے بے خوف بے ڈر ہو گا۔

☆☆☆☆☆

باب ہشتم در بیان روزہ ہائے ماہ رمضان

باب اٹھواں روزے رمضان المبارک کے بیان میں۔

روزہ بکن نیت زدل رمضان چو بینی ماہ را
غیبت مکن فحشے مگو از لاغ و بازی کن حذر

روزہ کی دل سے نیت کر رمضان المبارک کا چاند دیکھے تو، غیبت، نہ گالی گلوچ نہ کہے، مذاق کھیل بازی سے پرہیز کر۔

باآب کن افطار راچوں گرم بینی از ہوا
افطار باخرما بکن بینی ہوا چوں سرد تر

پانی سے افطار کر گرم دیکھے تو ہوا یعنی گرمی میں، افطار کر کھجور سے جب دیکھے تو ہوا سرد یعنی سردی میں۔

افطار چوں خواہی کنی از حق بخواہی آن زماں
از ہر مہے کاں ترا دشوار باشد اے پسر

افطار جب کرنا چاہے اللہ تعالیٰ سے دعا کر اس وقت، ہر مقصد میں جو تجھے مشکل ہوا اے بیٹے۔

روزہ بداری بہر حق نے بہر نام و نے ریا
نانیکہ میخوردی بشپ افطار کن ہم زاں قدر

روزہ رکھ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ دکھلاوے اور نام کے لیے، کھانا رات کو جتنا کھاتا ہے اتنا ہی سے افطار کر۔

گہہ گہہ بداری نفل را مفطر نباشی دائما
ہم بیض را داری بپا باشی بخانہ یا سفر

کبھی کبھی نفلی روزہ رکھ افطار کرنے والا نہ ہو ہمیشہ، ایام بیض کے روزے رکھ چاہے گھر میں ہو یا سفر میں۔

....

برداند: دیتا ہے، بلا مصیبت۔ خشم: غصہ۔ شاند: بٹھاتا ہے۔ فرد: نیچے۔ آفت: مصیبت۔ سیّد عالم نور مجسم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اَلصَّدَقَةُ رَدِّ الْبَلَا صدقہ بلا کو رد کرتا ہے۔۔۔۔ رمضان رمض سے مشتق ہے بمعنی جلانا یہ ماہ گناہوں کو جلا دیتا ہے بلکہ دل سے اقرار کرے۔ بینی: دیکھے تو۔ ماہ: چاند۔ غیبت: پس پشت عیب کہنا۔ فحشے: غلط بیانی کرنا۔ لاغ: مزاح۔ بازی: کھیل کود۔ ضرر: پرہیز، ڈر۔ آب: پانی۔ خرما: کھجور۔ یعنی جب گرم ہوا چل رہی ہو تو پانی کے ساتھ افطار کرے جس طرح سید عالم ﷺ کا ارشاد يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّي عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتَمَرَاتٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَمِنْ مَاءٍ ترجمہ: نماز پڑھنے سے پہلے تر کھجور سے افطار کرے اگر وہ نہ ہو تو خشک کھجور ورنہ سادہ پانی سے۔ مہے: مقصود، دشوار، مشکل۔ گہہ گہہ: کبھی کبھی۔ مفطر: افطار کرنے والا۔ دائما: ہمیشہ۔ بیض: یہ تین دن تیرہ چودہ پندرہ ان کو ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کہ ان ایام میں راتیں روشن ہوتی ہیں۔ بپا: قائم۔ داری: رکھ تو۔ خانہ: گھر۔

نانیکہ میخوردی بچاشت آنرا مخور درویش دہ
گر تو نگہداری ازاں چنداں نیابی از اجر

کھانا جو کھاتا ہے وقت چاشت کے اس کو اب نہ کھا فقیر کو خیرات دے، اگر تو محفوظ رکھے گا اس کو، تو اتنی گنتی ثواب نہ پائے گا۔

روزہ بداری در رجب اوّل میانہ آخرش
ترویہ داری روزہ ہم عرفہ بداری اے پسر

روزہ رکھ ماہ رجب میں اوّل، درمیاں اور آخر اس کے، آٹھویں ذوالحجہ نویں کے روزے رکھ اے بیٹے۔

روز خمیس و ہم جمعہ شش روزہ سوال ہم
صائم شوی در ہر دو ماہ از بہر حق روز قمر

روزہ جمعرات اور جمعہ بھی چھ روز شوال کے بھی، ہر ماہ کے ابتدائی روزے رکھ اللہ تعالیٰ کے لیے سوموار کا۔

میرے کہ باشد لشکری دائم بگردد روز و شب
از نفل دارد روزہ گر افطار باشد خوبتر

امیر لشکر جو رات دن لشکر کو چلانے والا ہے ہمیشہ، نفلی روزہ رکھ تو لیکن افطار افضل ہے۔

صائم چو برگِ شب خوردزاں رنگ ماند در دہن
مکروہ باشد ایں چنیں بل خوف باشد از فطر

روزہ دار جب پان رات کو کھاتا ہے اس کا منہ رنگ میں رہے، مکروہ ہے روزہ اسی طرح بلکہ ڈر ہے ٹوٹنے کا۔

دائم بخور طعمے سحر ترکے نگیری ہیچگہ
ہرگز نہ پرسد حق ترا از طعم فطر و ہم سحر

ہمیشہ سحری کا کھانا کھا چھوڑا نہ کر کبھی، ہرگز نہ حساب لے گا اللہ تعالیٰ تجھ سے کھانے افطاری و سحری کے۔

روزہ بداں اسرارِ حق باکس مگو آں راز را
روزہ چناں پنہاں بکن نی زن بداندنی پسر

روزہ جان راز اللہ تعالیٰ کا کسی کو ظاہر نہ کر، روزہ کو ایسا چھپا بیوی بچوں کو علم نہ ہو۔

فردا چو حق اعمال را بدہد بخصمان ہر یکے
طاعت کہ باشد جملگی خصمے برد روزہ مگر

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کسی کے اعمال اس کے مخالف کو دے گا، روزہ کے سوا تمام نیکیاں لے جاوے گا۔

....

نان: روٹی۔ میخوری: کھائے تو۔ مخور: نہ کھا۔ درویش دہ: فقیر کو دے۔ چنداں: اتنی گنتی۔ نیابی: نہ پائے گا تو۔ اجر: ثواب۔ میانہ: درمیان۔ ترویہ: آٹھ ذوالحجہ۔ عرفہ: نو ذوالحجہ۔ شش: یعنی چھ، ماہ شوال کے روزے۔ صائم: روزے دار۔ روز قمر سوموار کا دن۔ میر: سردار۔ دائم: ہمیشہ۔ بگردد: چلانے والا۔ برگ: پتا یعنی پان کا پتا۔ شب: رات۔ خور: کھائے۔ رنگ: سرخی۔ دہن: منہ۔ سحر: صبح کا کھانا۔ ترکے: چھوڑنا۔ نگیری: نہ لے تو۔ ہیچگہ: کسی وقت۔ نہ پرسد: نہ پوچھ۔ اسرار: راز۔ باکس: ساتھ کسی آدمی کے۔ مگو نہ کہے۔ چناں: اسی طرح۔ پنہاں: پوشیدہ۔ زن: عورت۔ بداند: جانے۔ فردا: کل قیامت۔ خصمان: دشمن۔

وقتی در آئی مسجدے باید در آئی معتکف
رمضان چوں آخر عشر شد شو معتکف یابی قدر

جس وقت آئے تو مسجد میں اعتکاف کی نیت سے آ، ماہ رمضان المبارک جب آخری عشرہ ہوا اعتکاف والا ہو پائے گا تو لیلۃ القدر۔

یکدم مشو بیرون ازاں جز حاجتِ غسل و وضو
بیعے مکن ہم تو مخر کالا نیاری در نظر!

ایک لمحہ نہ جا باہر سوا ضرورت غسل اور وضو کے، مسجد میں خرید و فروخت نہ کر نہ خرید مال نہ لائے تو نظر میں۔

میخور طعام و آب ہم در اعتکاف وخسپ ہم
خامش مشو از ذکر حق قرآں نجواں شام و سحر

کھا کھانا اور پانی بھی پی، (سحری اور افطاری کا) اعتکاف میں اور سو بھی (یہ جائز ہے)، خاموش نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے صبح و شام قرآن پاک پڑھ۔

☆☆☆☆☆☆

باب نہم در بیان حج و سفر و جہاد با کافران گوید

باب نواں حج و سفر اور کافروں کے ساتھ جہاد کے بیان میں

از خانہ بیروں تو مرو جز از جماعت ہم جمعہ
بیرون بداں آفت بلا وقتے مکن نیت سفر

گھر سے باہر نہ جا تو سوا جماعت بھی جمعہ کے، باہر جان مصیبت کسی وقت سفر کی نیت نہ کر۔

گر تو سفر خواہی کنی باری سفر کعبہ بکن
تا تو کنی طواف حرم بالب ببوسی آں حجر

اگر تو سفر چاہتا ہے ایک بار سفر کعبہ کا کر، تا کہ کرے تو طواف حرم بوسہ دے حجر اسود کو۔

معتکف: اسم فاعل کا صیغہ ہے یعنی اپنے آپ کو مسجد میں پابند کرنے والا۔ اعتکاف: بیٹھنے والا۔ آخر عشر: دس دن۔ یابی: پائے گا تو۔ قدر: مرتبہ، عزت، قدر سے مراد لیلۃ القدر ہے۔ رمضان المبارک کے آخری دن رات میں اعتکاف بیٹھنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ شہر میں ایک آدمی کے ادا کرنے سے سب بری الذمہ ہو جائیں، آدمی جب مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کر سکتا ہے۔ اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرے۔ یکدم: ایک گھڑی۔ مشو: نہ ہو۔ جز: سوا۔ حاجت: ضرورت۔ بیعے: خرید و فروخت۔ مخر: نہ خرید۔ کالا: مال۔ نظر: سامنے۔ مسئلہ: اعتکاف والا آدمی۔ قضائے حاجت، غسل، وضو کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔ البتہ سامان حاضر کیے بغیر خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ عورت اپنے گھر کی مقرر جگہ پر اعتکاف بیٹھے۔ میخور: کھا۔ طعام: کھانا۔ خسپ: خفتن سے مشتق ہے، سونا۔ خامش: خاموشی سے مشتق ہے چپ۔ خانہ: گھر۔ بیروں: باہر۔ مرو: نہ جا۔ جز: سوا۔ بداں: جان۔ بلا: مصیبت۔ باری: ایک مرتبہ۔ کعبہ: بیت اللہ شریف۔ ببوسی: بوسہ دے تو۔ حجر: حجر اسود۔

در حج رفتن فرض داں گر زاد داری راحلہ
یکسالہ ناں دہ اہل را راہے چو بینی بے خطر

حج میں جانا فرض جان اگر سفر خرچ میسر ہو، ایک سال روٹی کا خرچ گھر والوں کو دے اگر راستہ تکلیف دہ نہ ہو۔

چوں تو بیاری حج بجا در تو نماند یک گناہ
شاداں روی اندر جناں با حور شینی در قصر

جب تو ادا کرے حج تجھ میں ایک گناہ بھی باقی نہ رہا، خوش خوش جائے گا جنت میں حور کے ساتھ محل میں بیٹھے گا۔

باید مدینہ ہم روی بکنی زیارتِ مصطفیٰ
تا پاک گردی از گناہ با او نشینی در صدر

چاہیے مدینہ منورہ جائے زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کرے تو، تا کہ پاک ہو گناہ سے بلند درجہ میں بیٹھے تو۔

آنکس کہ او حج کند نرود زیارت مصطفیٰ
گفتہ جفائی آں نبی تحقیق دانی اے پسر

وہ شخص جس نے حج کیا اور نہ گیا زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کو، فرمایا نبی پاک ﷺ ظلم کیا مجھ پر یقین جان تو اے بیٹے۔

گر تو مسافر میشوی تنہا مرو یاراں طلب
ہمسایہ حاصل کن نکو آنگہ برو خانہ بخر!

اگر تو سفر میں جائے اکیلا نہ جا ساتھی طلب کر، ہمسایہ حاصل کرلے اچھا اس وقت مکان خرید کر۔

گر تو سفر خواہی کنی روزِ قمر کن مشتری
راحت بیابی زاں سفر ہم گنج یابی ہم گہر

اگر تو سفر کرنا چاہے سوموار یا جمعرات کو سفر کر، آرام پائے گا تو اس سفر میں خزانہ پائے بھی موتی۔

روز زحل میکن سفر آئی سلامت جانمن
درحال بینی روئے شاں دیری نمائی در سفر

ہفتہ کے دن سفر کر آئے گا سلامت اے میری جان، جلدی واپسی ہوگی زیادہ دیر سفر میں نہ رہے گا تو۔

عقرب چو بینی ماہ را از خانہ درِ بیروں مرد
در برج ثابت ہم مرومانی تو آنجا دیر تر

قریب یعنی آخیر جب مہینہ ہو تو سفر میں گھر سے نہ جا، برج (نام ستارہ) میں ثابت میں بھی سفر نہ کر ورنہ زیادہ دیر سفر میں رہے گا۔

رفتن: جانا۔ زاد توشہ: راہ کا خرچہ۔ راحلہ: سواری۔ اہل: اہل و عیال۔ بیاری: لائے تو۔ نماند: نہ رہے گا۔ یک: ایک۔ شاداں: خوش۔ شینی: نشینی کا مشتق ہے بیٹھے گا۔ قصر: محل۔ حج اور عمرہ کر کے مدینہ منورہ جائے۔ سعادت دارین حاصل کرے۔ سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ دانی: جان تو۔ میشوی: ہووے تو۔ تنہا: اکیلا۔ مرو: نہ جا۔ یاراں: دوست۔ ہمسایہ: پڑوسی۔ بخر: خرید۔ روز قمر: سوموار۔ مشتری: جمعرات۔ راحت: آرام۔ گنج: خزانہ۔ گہر: موتی۔ روز زحل: ہفتہ کا دن۔ عقرب: قریب۔ برج: ستارے کا نام۔

شنبہ دو شنبہ وقف کن در شرق رفتن جانمن | ور تو نمائی میروی از درد بینی صد خطر!

ہفتہ، سوموار مشرق کی جانب جانے میں وقفہ کرائے میری جان، اور اگر نہ رہے تو جائے تو اس سفر سے دیکھے گا تو تکلیف سو نقصان۔

روز سہ شنبہ اربعا سمت شمالی ہم مرو | در مشتری بیرون مرو سوئے جنوبی در سفر

منگل بدھ کے دن شمال کی جانب بھی نہ جا، جمعرات باہر سفر میں نہ جا جنوب کی طرف۔

روزِ جمعہ روز احد در غرب تو ہرگز مرو | زحمت بہ بینی در بدن صحت نیابی اے پسر

جمعہ، اتوار کے روز مغرب کی جانب سفر نہ کر، بیماری دیکھے گا صحت جسم میں نہ پائے گا اے بیٹے۔

چون گم کنی تو راہ را راہے نیابی تاروی | گوئی اذان درحال تو راہے بیابی در نظر

جب راستے کو بھول جائے اور راستہ نہ پائے تا کہ جائے تو، کہے اذان اس حال میں راستہ پالے گا تو نظر میں۔

جنگے بکن با کافراں فرضے بداں آن جنگ را | وقتیکہ بینی کافراں کردند غوغا عام تر

جنگ کر کافروں کے ساتھ فرض جان اس جنگ کو، اس وقت جب دیکھے تو کافر کردیں حملہ شرِ عام یعنی شور فتنہ فساد۔

از حرب نگریزی گہے بزہ کارگردی دوزخے | اکبر کبائر ایں گنہ زیں کارکن کلی حذر

جنگ سے نہ بھاگ گناہگار ہوگا جہنم میں جائے گا تو، یہ بڑے سے بڑا گناہ ہے اس سے کر مکمل پرہیز۔

گر مومنان باشند دہ وان بست و یک اہل حرب | آندم کہ تانبد روئے روادانی مباح این اے پسر

اگر مومن دس ہوں اور حربی کافر اکیس، حملہ آور ہوں تو اس وقت پیچھے ہٹنا جائز اے بیٹے۔

....

شنبہ: ہفتہ۔ دوشنبہ: سوموار۔ وقف: ٹھہرنا۔ شرق: مشرق۔ جانمن: جان میری۔ نمائی: نہ رہے تو۔ میروی: جائے تو۔ سہ شنبہ: منگل۔ اربعا: بدھ۔ سمت: طرف۔ مرو: نہ جا۔ مشتری: جمعرات۔ سوئے: طرف۔ احد: اتوار۔ زحمت: تکلیف۔ راہ: راراستہ۔ نیابی: نہ پائے تو۔ تاوی: تا کہ جائے تو۔ گوئی: کہے۔ درحال: اس وقت۔ فائدہ: مسافر راستہ بھول جائے تو اذان کہے راستہ مل جائے گا۔ غوغا: شور۔ حرب: جنگ۔ نگریزی: نہ بھاگ تو۔ گہے: کبھی۔ بزہ: گنہگار۔ اکبر: کبائر، بہت بڑا۔ کلی: مکمل۔ حذر: خوف۔ دہ: دس۔ بست و یک: اکیس۔ اندم: اس وقت۔ تابند: تافتن سے مشتق ہے پھرنا۔ مباح: جائز یعنی جنگ میں دوگنا دشمن کے مقابلہ سے بھاگنا جائز نہیں اس سے بڑھے تو جائز ہے۔

باب دہم در بیان تلاوت قرآن وذکر ودعا ودرود شریف

باب دسواں تلاوت قرآن پاک اور ذکر اور دعا اور درود شریف کے بیان میں

قرآن چو خوانی جانمن از جان و دل اور بخواں | دریاب معنی ہر سخن دہ روز ختمے کن زسر

قرآن پاک جب پڑھے تو اے جان میری دل و جان سے، معلوم کر مقصد ہر آیت کا دس دن میں ختم کرنے سے۔

مدغم بداں معنی درو اندیشہ کن در خواندنش | ذوقے بیابی وجد ہم نوری بگردی سر بسر

پوشیدہ جان مقصد غور کر اس کے پڑھنے میں، ذوق پائے گا تو لذت نور ہوگا سر بسر یعنی تمام۔

در وقت خواندن دان چناں گولی کہ میشوی زحق | با او بگویم را خودازوی شوی تو مست تر

پڑھتے وقت یوں جان اللہ تعالیٰ سن رہا ہے، اس سے ہم کلام ہو رہا ہے اس طرح تجھے خاص کیفیت حاصل ہوگی۔

سلطان بداں حضرت قرآں اندر حجاب صد تتق | بیزار شو از غیر حق آنکہ بیابی زو خبر

بادشاہ جان قرآن پاک سو پردوں میں، دور ہو غیر اللہ سے تا کہ پائے تو اس سے خبر۔

خواندن حروف وہم ہجا ہرگز مداں ایں خواندنش | اندر دبیرستان چنیں خوانند ہر شام و سحر

پڑھنا حروف اور ہجا ہر ضرور نہ جان پڑھنا اس کا، مدرسوں میں پڑھتے ہیں اس طرح ہر شام اور صبح۔

خواہی شوی اسرار داں سلطان بہ بینی چشم خود | در صحنِ دل جاروب دہ زانجا بروں کن مال و زور

چاہتا ہے تو راز معلوم کرے بادشاہوں کو آنکھوں سے دیکھے، اپنے دل میں جھاڑو دے باہر کر مال اور سونا۔

یٰسین و نوح و عم راہم واقعہ با ملک خواں | پس فجر و ظہر و عصر ہم مغرب عشا ای نامور

سورۃ یٰسین اور سورۃ نوح اور سورۃ عم بھی واقعہ سورۃ ملک پڑھ، بعد فجر اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اے مشہور۔

....

خوانی: پڑھ۔ دریاب: معلوم کر۔ مدغم: چھپا ہوا۔ اندیشہ: فکر۔ ذوقے: لطف۔ وجد: کیف۔ سراسر: تمام۔ چناں: اس طرح۔ تتق: پردے۔ بیزار: علیحدہ۔ ہجا جوڑ، یعنی ہر حرف کو الگ الگ پڑھنا۔ دبیرستان: مدرسہ۔ خوانند: پڑھے۔ سحر: صبح۔ خواہی: چاہتا ہے تو۔ شوی: ہووے تو۔ اسرار: جمع سر راز۔ چشم: آنکھ۔ صحن: میدان۔ جاروب: جھاڑو۔ فائدہ: پہلے بیت میں پانچ سورتوں کا ذکر ہے دوسرے بیت میں پانچ نمازوں کا ذکر ہے ہر نماز کے بعد ان سورتوں کے پڑھنے سے بے شمار ثواب اور فائدے ہیں۔ سورہ یٰسین صبح کی نماز کے بعد پڑھنے سے حفظ ایمان اور عزت ہوتی ہے۔ سورہ نوح ظہر کی نماز کے بعد پڑھنے سے دنیا کی مصیبتیں اور دشمن کے شر اور جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے۔ سورہ عم عصر کی نماز کے بعد پڑھنے سے آخرت ہوتی ہے۔ سورہ واقعہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے سے رزق کی وسعت اور فراخی ہوتی ہے۔ سورہ ملک عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے سے عذاب قبر سے نجات ہوتی ہے۔

در شب جمعہ طٰہٰ بخواں یابی جزائے بے عد وحد
پیش از جمعہ خوانی کہف ایمن شوی از شور وشر

جمعہ کی رات سورۃ طٰہٰ پڑھ ثواب پائے گا تو بے شمار، پہلے نماز جمعہ سے تو پڑھ سورۃ کہف بے خوف ہو گا فتنہ وفساد سے۔

از بہر عزت روز شب تو سورۂ یوسف بخواں
سورۂ تغابن رانجواں میترسی از طاعون اگر

عزت کے لیے دن رات تو سورۃ یوسف پڑھ، سورۃ تغابن پڑھ ڈرتا ہے تو طاعون سے اگر۔

در بند خواں اخلاص ہم الحمد را باتسمیہ
میخواں چہل یکبار تو ہر تپ کہ باشد دردسر

قید میں پڑھ سورۃ اخلاص بھی الحمد اللہ شریف بسم اللہ شریف کے ساتھ، پڑھ اکتالیس بار ہر بخار سر درد کے لیے۔

اوقات خمسہ ذکر گو ہم قوت خود را ذکر کن
چنداں بگو تو ذکر حق تا ذکر گوید موئے سر

پانچوں نماز کے وقت اپنی طاقت کے مطابق ذکر کر، اتنا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کہ سر کے بال بھی ذکر کریں۔

ہرگہ کہ گوئی ذکر حق حق ذکر گوید مرترا
گردی یکے از اولیاء گر ذکر گوئے از ہر سحر

جس وقت اللہ کو یاد کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے بھی یاد کرے گا، ہو گا اولیاء سے اگر ذکر کرے تو ہر صبح یعنی سحر کے وقت۔

در خفیہ گو ذکر و دعا تاپاک گردی از ریا
روزی ترا گرود لقا بینی خدارا در بصر

پوشیدہ کہہ ذکر اور دعا تا کہ پاک ہو دکھلاوے سے، قیامت کے دن تجھے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا۔

مغزِ عبادت دان دُعا بردار دست وکن دعا
الحاح کن خواندہ دُعا آیدا جابت زود تر

دعا عبادت کا مغز جان اٹھا ہاتھ اور کر دعا، عاجزی سے دعا پڑھ (یعنی مانگ) جلد قبول ہو گی۔

یابی اجابت طائری دارد دو پرز صدق وحل
طیراں نگردد ممکنش چون بشکند این ہر دو پر

پائے گا قبولیت دعا پرندہ کی شکل ہے جس کے سچائی اور حلال کمائی دو پر ہیں، اڑنا ممکن نہیں جب ٹوٹ جائیں دو پر۔

....

جزا: ثواب۔ بے عد وحد: بے شمار، یعنی جمعہ کی رات سورہ طٰہٰ پڑھنے سے بہت ثواب ہوتا ہے۔ جمعہ نماز سے قبل سورہ کہف پڑھنے سے ہر مصیبت سے حفاظت ہوتی ہے۔ بند: قید۔ خواں: پڑھ۔ اخلاص: قل ھو اللہ احد الخ۔ تسمیہ: بسم اللہ شریف۔ چہل و یک: اکتالیس۔ تپ: بخار۔ فائدہ: قید سے رہائی کیلئے سورہ اخلاص اور بخار اور دردسر کیلئے اکتالیس بار بسم اللہ شریف سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔ اوقات: وقت۔ خمسہ: پانچ۔ قوت: روزی۔ موئے: بال۔ ہرگہ: ہر وقت۔ گوئی: کہے تو اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ خفیہ: پوشیدہ۔ ریا دکھاوا، نمائش۔ لقا: ملنا، ملاقات۔ بصر: آنکھ۔ بردار: اٹھا۔ الحاح: عاجزی۔ یابی: پائے گا تو۔ اجابت: قبولیت۔

چوں تو دُعا خواہی کنی صلوات در اوّل بگو
در ختم مرویست صلوات گو حاجت بیابی زود تر

جب تو دعا چاہتا ہے درود پاک پڑھ اوّل میں، اور اختتام میں درود پاک پڑھ، مروی ہے ضرورت جلد پوری ہو گی۔

ساعت اجابت داں دعا وقتِ ندا روزِ جمعہ
در جمعہ ساعت آخریں خواندن دعا غنمی شمر

دعا کی قبولیت کی گھڑی جان، اذاں کے وقت جمعہ کے دن، جمعہ کی آخری گھڑی دعا کرنا غنیمت گن۔

اتمام اذان دیدی چو شد از حق بخواہی حاجتے
وقت اقامت ہم اذاں در جوفِ شب وقت سحر

مکمل ہونے اذان پر اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورت مانگ، درمیان اذان تکبیر بھی اور سحری کے وقت یعنی آدھی رات۔

از ظہر تا در عصر ہم در روزار بعا خواں وعشاء
در شب جمعہ عیدین ہم وقتیکہ میبار و مطر

ظہر تا عصر بھی بدھ کے دن دعا مانگ، رات جمعہ عیدین میں بھی جس وقت بارش ہو رہی ہو۔

وقتیکہ گروی نرم دل افطار بکنی روزہ را
چون تو کنی ختم قرآن حاضر جماعت صد نفر

جب ہو تو رقت دل افطار روزہ کے وقت، جب تو قرآن پاک ختم کرے حاضر جماعت سو آدمی۔

در شب برات وہم شب اوّل کہ باشد از رجب
وقتیکہ جملہ غازیاں حملہ کنند بر صف کفر!

شعبان کی پندرہویں رات میں اور رجب کی پہلی رات، جس وقت مجاہدین اسلام کافروں پر حملہ کریں۔

چوں تو کنی فرضے ادا میکن زجاں و دل دُعا
وقتیکہ کعبہ مرترا اے جانِ من آید نظر

جب تو فرض ادا کرے دل و جان سے دعا کر، جس وقت کعبہ مکرمہ تجھے نظر آئے اے میری جان۔

مرد مسافر زحمتی دارند عرضے از دُعا
دانی اجابت بیشکے دیگر دعا مادر پدر!

مرد مسافر بیمار دعا کریں (قبول ہوتی ہے)، جان تو قبولیت دعا بے شک ماں باپ کی۔

....

زود تر: جلدی زیادہ۔ وجہ: جائز۔ پوشی۔ پہنے تو۔ خوری: کھائے تو۔ کذب: جھوٹ۔ غیبت پس پشت برائی کہنا۔ فحش: بے ہودہ باتیں گالی گلوچ۔ جلس وحصر: بند کرنا یا روکنا۔ طائر: پرندہ۔ صدق: سچائی۔ حل: حلال۔ طیران: اڑنا۔ بشکند: ٹوٹ جائے۔ صلوات: جمع صلوٰۃ، درود شریف۔ حاجت: ضرورت۔ ساعت: گھڑی۔ ندا: اذان۔ غنمی: غنیمت۔ شمر: گن۔ اتمام: مکمل۔ ازاں اس سے۔ جوف: درمیان۔ روزار بعا: بدھ۔ بارو: باریدن سے مشتق ہے برسنا۔ مطر: بارش۔ وقتیکہ گردی نرم دل: یعنی جب رقت طاری ہو افطار کے وقت۔ صد نفر: سو آدمی۔ شب برأت: شعبان کی پندرھویں رات۔ غازی: مجاہدین اسلام۔ کفر: کافر۔ مادر پدر: ماں باپ۔ یہ تمام دعا کے وقت بتائیں ہیں ان وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے۔

باب یازدہم در بیان مکاسب وقناعت وسوال

باب گیارہواں محنت مزدوری اور قناعت اور سوال کے بیان میں

شرمے نداری ننگ ہم از کسب کردن جانمن   آموز کسب و علم را شوذوفنون صاحب ہنر

شرم نہ کر عار بھی محنت کرنے سے اے جان میری، سیکھ ہنر اور علم ہو صاحب فنون۔

آموز علم و ہم ہنر درہا نہ گردی تابسے!   آنکس کہ باشد باہنر نانی نخاہد دربدر

سیکھ علم اور ہنر بھی دربدر دھکے نہ کھا بہت، وہ شخص جو ہے باہنر دربدر روٹی نہیں مانگتا ہے۔

از کسب کد خود بخور وز دست رنجِ خویشتن   چیزے نخواہی اس کسے تا شہد گردی ہم شکر

ہنر اپنے سے روٹی کھا (ہاتھ کی کمائی) اور مشقت رہنے سے، کسی سے نہ مانگ تا کہ ہو لوگوں میں شہد اور شکر۔

کارے بکن درحال تو واں کاہلی چوں کافرے   کاہل کہ باشد آدمی او را بداں چوں گاؤ خر

کام کر ہر حال میں تو سستی جان کافروں کی طرح، سست جو ہو آدمی اس کو گائے اور گدھے کی طرح جان۔

سنگے چو آری ہیزمی بر پشتِ خود از کوہ و دشت   اور ا فروشی ناں خوری بہتر زصد نان پدر

پتھر لکڑی اٹھا لائے اپنی پیٹھ پر جنگل اور پہاڑ سے، اس کو بیچ روٹی کھا اچھا ہے سو روٹی باپ سے مانگے۔

کنجارہ بخوری شیرنی آبی خوری شور و نمک   بہتر زسلطاں چوں روی شربت خوری نعمت دگر

بچا ہوا کھا درختوں کے پتے کھا پانی نمکین پیا، اچھا ہے کہ بادشاہ کے پاس جا کر شربت پیئے اور اعلیٰ کھانے کھائے۔

نداری: نہ رکھے تو۔ ننگ: عار شرم۔ کسب کمائی۔ آموز: آموختن سے مشتق ہے سیکھنا۔ ذو: صاحب۔ فنون: فن۔ فائدہ: کوئی بھی کسب کرنا اور زندگی بسر کرنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔ سید الانبیاء ﷺ کا ارشاد ہے کہ اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ کسب کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔ انبیائے کرام نے خود بھی کسب کیا، حضرت آدم علیہ السلام زراعت کا کام کرتے تھے، حضرت نوح علیہ السلام مستری کا کام کرتے تھے، حضرت ادریس علیہ السلام درزی کا کام کرتے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کپڑا فروخت کرتے تھے اور سید الانبیاء ﷺ نے بکریاں چرائیں اور صحابہ کرام نے بھی کسب وغیرہ فرمایا۔ کد: خود صاحب گھر۔ رنج: تکلیف۔ درہا: دروازے۔ نہ گردی: نہ پھرے تو۔ کاہلی: سستی۔ گاؤ: گائیں۔ خر: گدھا۔ سنگے: پتھر۔ آری: لائے تو۔ ہیزمی: لکڑی۔ پشت: کمر۔ کوہ: پہاڑ۔ دشت: جنگل۔ فروشی: فروخت کر۔ کنجارہ: روغن۔ شیر: دودھ۔

چوں سگ نباشی منتظر برخوانِ کس تا کے خورد   مردمے چو بینی این چنیں او را بداں از سگ بتر

کتے کی طرح نہ ہوئے تو انتظار کرنے والا کسی کے دسترخوان پر کھانے کا، آدمی جب دیکھے تو اس طرح اس کو جان کتے سے برا۔

چوں تو ستانی از کسے خلقے ترا گوید گدا   ور تو کسے را مید ہی گویند شاہِ معتبر!

جب تو مانگے تو لوگ تجھے فقیر کہیں گے، اگر دے تو کسی کو تو کہیں بادشاہ عزت والا۔

پندے بگویم خوب تر در گوش کن نیکو شنو   احوالِ خود باکس مگو رنجے بکش نانے بخور

بہت اچھی نصیحت کہتا ہوں میں اس کو غور سے سن، اپنا حال کسی کو نہ بتلا محنت مزدوری کر کے روٹی کھا۔

ہم خواستن محظور شد اندر شریعت بیشکے   یک روزہ نانی چوں بود آں خشک باشد خواہ تر

بھی مانگنا منع ہے شریعت میں بے شک، ایک دن کی روٹی ہو خشک یا تازہ۔

چوں تو بخواہی مال و زر از بہر عز و مفخرت   میداں یقیں آں مال را سوزند آتش چوں جمر

جب تو عزت وفخر کے لیے مال جمع کیا، جان یقیناً اس مال کو جہنم میں انگاروں کی طرح جلائیں گے۔

گرمی بکارے کشت ہم مقدور باشد گر ترا   در زرع کارے خود بکن بردار میوہ بیشتر!

اگر کاشت کاری کرے تو تجھے اس طاقت سے ہو، کھیتی میں خود کام کر اٹھا پھل بہت زیادہ۔

کسبے بکن نانی بخور صبر و قناعت پیشہ کن   چوں تو نخواہی از کسے در عدن یابی کشک زر

محنت کر روٹی کھا صبر اور قناعت کی عادت بنا، جب تو کسی سے سوال نہ کرے جنت میں سونے کا محل پائے گا۔

کسبے کہ باشد در جہاں باشد شمردہ نفع آس   در کشتِ نفع عالمے سودش نباشد منحصر

محنت جو ہے جہاں اس کا فائدہ کم ہے، کھیتی باڑی کا فائدہ کم نہیں بلکہ سارے جہان کو ہے۔

سگ: کتا۔ نباشی: نہ ہوے تو۔ منتظر: اسم فاعل کا صیغہ ہے انتظار کرنے والا۔ خوان: دسترخوان۔ بد: برا زیادہ۔ ستانی: ستاندن سے مشتق ہے مانگنا۔ خلقے: مخلوق۔ گدا: فقیر، بھیک مانگنے والا۔ مید ہی: دے تو۔ پندے: نصیحت۔ خوب: اچھی۔ گوش: کان۔ شنو: سن۔ احوال: حال۔ بکش: کھینچ۔ خواستن: مانگنا۔ محظور: منع۔ مفخرت فخر۔ سوزند: جلانے والی۔ آتش: آگ۔ جمر: انگارہ۔ کشت: کاشتکاری کرنا۔ مقدور: اندازہ۔ زرع: کھیتی۔ بردار: اٹھا۔ میوہ: پھل۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ پیشہ: طریقہ۔ عدن: جنت کے طبقے کا نام۔ کشک زر: سنہری محل۔ شمردہ: محدود۔ کشت: کھیتی باڑی۔ سود: فائدہ۔ منحصر: بند۔

تیروکمال از دست خود مہمل نداری ہیچگہ		آموز کردن آشنا اسپاں دوانی ہم شتر

تیر اور کمان اپنے ہاتھ سے چھوڑنا نہ کسی وقت، بے کار گھوڑے دوڑا اونٹ بھی۔

☆☆☆☆☆

باب دوازدہم در بیان نکاح کردن وجز آں

باب بارھواں نکاح کرنے کے بیان میں

تامر ترا قوت بود تزویج کردن وقف کن		آفت بداں اندوہ غم اندر نکاح اے نامور

جب تک تجھے قوت ہے شادی کرنے میں وقفہ کر، مصیبت جان فکر اور غم نکاح میں اے مشہور۔

چون تو نمائی زن کنی کن خوبصورت پارسا		فرمان برد خدمت کند مونس بود شام وسحر

جب نہ رہ سکے تو خوبصورت نیک عورت سے نکاح کر، فرماں بردار خدمت کرے ساتھ ہو صبح شام۔

اندوہ نارد پیش تو اندوہ و غم جملہ برد		گروی ندارد ایں صفت گوئی طلاقش زودتر

شکایت نہ کرے سامنے تیرے بلکہ تمام غم دور کرے، اگر اس میں یہ اوصاف نہیں دے طلاق اس کو جلدی۔

در چار چیز از خود فروتر زوتج چون خواہی کنی		درسن وطول وہم حسب چارم بکثرت مال وزر

اپنے سے چار چیزوں میں کم والی سے نکاح کر تو، عمر میں قد میں حسب نسب میں مال کی زیادتی میں۔

زن راچو خواہی خواستن ہرگز نخواہی جز چنین		در خلق وخوبی ہم ادب خوف خدا از خود زبر!

عورت جب چاہے تو ان اوصاف والی کے سوا نہ ڈھونڈ، اخلاق میں حسن ادب خوف خدا میں خود تیرے سے اوپر ہو۔

....

مہمل: چھوڑنا۔ ہیچگہ: کسی وقت۔ آشنا: بے کار۔ اسپاں: گھوڑے۔ دوانی: دوڑنا۔ شتر: اونٹ۔

سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ ''نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔'' اور مقام پر ارشاد فرمایا: اَلنِّکَاحُ نِصْفُ الْاِیْمَانَ ۔ ''نکاح آدھا ایمان ہے''۔ مرترا: خاص کر تجھے۔ قوت: طاقت۔ تزویج: شادی۔ کردن: کرنا۔ وقف: تاخیر۔ آفت: مصیبت۔ اندوہ: فکر۔ اے نامور: اے مشہور۔ نمانی: نہیں رہ سکتا۔ پارسا: نیک۔ فرمانبردار۔ مونس: ساتھی۔ نارو: نہ لائے۔ برد: لے جائے۔ گوئی: کہے۔ زودتر: جلدی، زیادہ۔ فرو: کم۔ سن: عمر۔ طول: زیادہ، لمبائی۔ حسب: ذات۔ چارم: چوتھی۔ خواستن: چاہنا۔ خلق: اخلاق۔ خوبی: نیکی۔ زبر: اوپر۔

کوتاہ و فربہ زن مکن دیگر دراز و لاغرک		ہرگز نخواہی کالمہ فرزند آرد آں بتر

چھوٹے قد والی موٹی جسم والی نہ کر لمبے قد والی کمزور دبلی، ہرگز نہ چاہے تو سن رسیدہ بوڑھی بری اولاد پیدا ہوگی۔

ہرگز مکن حنانہ راداں زن کہ داردساق مو		منانہ کہ راہم دفع کن مکارہ بدخوزشت تر

ہرگز نہ کر نوحہ کرنے والی اور جو رکھے ہو پنڈلی پر بال، حسان جتلانے والی کو دور کر، مکر کرنے والی بری عادت والی۔

آں زن کہ او ایذا کند باریک دارد ساق و پا		بررو بگوید بدترا دائم بہ بینی بستہ سر

وہ عورت جو تکلیف پہنچائے باریک رکھے پنڈلیاں اور پاؤں، تیرے منہ پر شکایت کرے ہمیشہ دیکھے گا تو سر باندھا ہوا۔

چوں تو بخواہی خلوتی بیمار سازد خویش را		در ہر سخن عذرے کند مکارہ باشد حیلہ گر

جب تو چاہے علیحدگی (صحبت) بیمار کرے گی اپنے آپ کو، ہر بات میں بہانہ کرے مکارہ حیلہ گر ہو۔

آہستہ چوں گوئی سخن پاسخ دہد نعرہ زند		بے اذن اور بیروں رود تنہا بگرد دربدر

آہستہ جب بات کرے تو اونچی آواز سے جواب دے، بغیر اجازت باہر جائے اکیلی پھرے دربدر۔

مردم چو آیند پیش اواز تو گلہ بروے کند		گوید قوی ناخوش منم اوگرچہ باشد خوب تر

لوگ رشتہ دار جب آئیں ان کو تیرا گلہ (شکایت) کرے، کہے میں بہت تنگ ہوں اگرچہ ہو اچھی بہت۔

سر رانہ پوشد ہیچگہ نی روئی شوید دست و پا		نے چشمہا سرمہ کند نے شانہ اندر فرق سر

سر نہ ڈھانپے کبھی نہ منہ ہاتھ پاؤں دھوئے، نہ آنکھوں میں سرمہ کرے نہ سر میں کنگھی۔

پنہاں کند از تو سخن مہماں بد اند دشمناں		اوّل نہ تو طمعے خورد و زمرد بخورد بیشتر

تجھ سے چھپا کر رکھے سو باتیں مہمان کو جانے دشمن، تیرے سے پہلے کھانا کھالے اور مرد سے زیادہ کھائے۔

....

کوتاہ: چھوٹی۔ فربہ: موٹی۔ دراز: لمبی۔ لاغر: کمزور۔ کالمہ: وہ عورت جس کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہو۔ آرد: لائے گی۔ بتر: برا زیادہ۔ حنانہ: وہ عورت جو گریہ زیادہ کرے اور ہر وقت سر کو باندھے رکھے۔ ساق مو: وہ عورت جس کی پنڈلی پر بال ہوں۔ حنانہ: وہ عورت جو شوہر کو احسان جتلائے۔ دفع: دور کر۔ مکارہ: مکر کرنے والی۔ بدخوہ: بری عادت والی۔ زشت تر: بری زیادہ۔ ایذا: تکلیف۔ ساق: پنڈلی۔ پا: پاؤں۔ دائم: ہمیشہ۔ خلوتی: تنہائی۔ ساد: کرے گی۔ عذر: بہانہ۔ حیلہ گر: بہانہ بنانے والی۔ پا: پاؤں۔ دید: جواب دے گی۔ نعرہ زند: بلند آواز کرے گی۔ بے اذن: بغیر اجازت۔ بیرون: باہر۔ رود: جائے گی۔ تنہا: اکیلی۔ بگرد: پھرے گی۔ گلہ: شکایت۔ ناخوش: بہت تنگ۔ منم: میں۔ خوب تر: اچھی زیادہ۔ نہ پوشد: نہ پہنے گی۔ ہیچگہ: کسی وقت۔ روئی: منہ۔ وید: دھوئے گی۔ دست و پا: ہاتھ پاؤں۔ چشمہا: آنکھ۔ شانہ: کنگھی۔ فرق: مانگ۔ پنہاں: پوشیدہ۔ بدانہ: رکھے گی۔

آنکس کہ دارد زن چنیں اورا بدوزخ داں یقین ۔۔۔ توچوں زنی یابی چنیں فی الحال اورا کن بدر

وہ شخص جو ایسی بیوی رکھے اس کو جہنم میں جان، اگر ایسی بیوی ملے تو جلد جدا کر یعنی طلاق دے۔

راحت بخواہی در جہاں فی الحال روسر یہ بخر ۔۔۔ چوں ماہ از شب چار دہ شیریں سخن ہم سیمبر

آرام چاہتا ہے تو جہاں میں اس حال میں لونڈی خرید کر، چودھویں کے چاند جیسی ہو میٹھی بات کرنے والی چاندی جیسی سوہنی نہ ہو۔

گر نیک یابی پارسا قانع بود خدمت کند ۔۔۔ با او بساز و خوش بزی ورنہ برو دیگر نجر

اگر نیک پائے تو صالح قناعت کرنے والی ہو خدمت کرنے والی، اس سے موافقت کر ورنہ جا دوسری خرید کر۔

شہوت مبین در رو زن بیگانہ چون باشد ترا ۔۔۔ در سوئے امرد ہم مبین وز نزد او شود و رتر

خواہش سے نہ دیکھ عورت بیگانی کا چہرہ جب ہو تیری اپنی، نابالغ لڑکے کی طرف بھی نہ دیکھ اس سے دور ہو اس کے نزدیک نہ ہو۔

چون تو لواطت یا زنا تقبیل بکنی مس ہم ۔۔۔ خیرات جملہ عمر تو ناچیز گرد دہم بدر

جب تو نے لواطت کی یا زنا کیا بوسہ لیا یا چھوا، نیکیاں تمام حیاتی کی بے کار ضائع ہوگئیں۔

☆☆☆☆☆

باب سیزدہم در آوردن عروس بخانہ ومجامعت باو

باب تیرھواں لانے دلہن کو گھر میں اور آداب صحبت کے بیان میں

چوں تو زنے آری بمنزل پائے او در حال شو ۔۔۔ باید بریزی اب راہر چہار گوشہ بام و در

جب تو دلہن کو گھر میں لائے تو اس کے پاؤں دھو، پانی چاہیے چھڑکنا چاروں کونوں اور چھت اور دروازہ پر۔

خلوت کنی چوں بازنی نام خدا اول نجواں ۔۔۔ از دیو شیطان جملگی خوانی تعوذ اے نامور

صحبت کرے جب تو بیوی سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے، شیطان سے بچنے کے لیے اعوذ باللہ پڑھا اے مشہور۔

....

فی الحال: اس وقت۔ بدر: باہر۔ راحت: آرام۔ سریہ: کنیز۔ بخر: خرید۔ ماہ از چاردہ: چودھویں کا چاند۔ سمبر: سیم، چاند۔ قانع: قناعت کرنے والی۔ بساز: موافقت۔ بزی: جینا۔ شہوت: خواہش۔ مبین: نہ دیکھ۔ امرد: بے ریش یعنی نابالغ لڑکا۔ لواطت: لونڈے بازی۔ تقبیل: بوسہ۔ مس: ہاتھ لگانا۔ ناچیز: بے کار۔ بدر: ختم۔ چوں: جب۔ زن: عورت۔۔۔۔۔ بمنزل: گھر۔ شو: ہو۔ بریزی: ڈالے تو۔ گوشہ: کونہ۔ بام: چھت در: دروازہ۔ خلوت: علیحدگی، تنہائی۔ دیو: بھوت۔ تعوذ: یعنی اعوذ باللہ پڑھنا۔ مسئلہ: صحبت کرنے سے پہلے اعوذ باللہ بسم اللہ شریف اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ جَنِّبَا الشَّیْطٰنِ مِمَّا رَزَقْتَنَا (اے اللہ ہمیں شیطان سے دور فرما اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس سے شیطان کو دور فرما)۔

میکن ضیافت صبحدم کش گو سفند و گاؤ را ۔۔۔ طعمی بکن خلقی بخواں آمد چنین اندر خبر

کر دعوت ولیمہ صبح کے وقت ذبح کر بکری یا گائے، کھانا پکا لوگوں کو بلا آیا ہے اسی طرح حدیث پاک میں۔

در وقت خلوت اہلِ خود شہوت زنی بیگانہ را ۔۔۔ در دل چو آری بیشکے دختر بز اید نے پسر

اپنی بیوی سے صحبت کے وقت اگر کسی دوسری عورت کا خیال کیا، دل میں جب لائے تو بے شک لڑکی پیدا ہوگی نہ لڑکا۔

زیر درخت بارور ہرگز مرو نزدیک زن ۔۔۔ فرزند بدہد چون خدا ظالم بود ہم بے ہنر

پھل دار درخت کے نیچے اپنی بیوی سے صحبت نہ کر، بیٹا دے جب اللہ تعالیٰ ظالم ہوگا بے ہنر۔

گر بے وضو خلوت کنی بخلے بہ بینی در ولد ۔۔۔ در زیر مہ سیارہ ہم فرزند فاسق زشت تر

اگر بے وضو صحبت کی پائے گا تو بخل لڑکے میں، چاند ستاروں کے سایہ میں صحبت کرے گا بیٹا فاسق اور بدصورت ہوگا۔

سخنے مگو تو آں زماں گنگے ولد باشد ازاں ۔۔۔ نظر مکن در شرم گہہ فرزند آید بے بصر

بات نہ کر تو اس وقت (صحبت کے) گونگا ہو بیٹا اس سے، نظر نہ کر شرم گاہ میں ورنہ بیٹا اندھا پیدا ہوگا۔

خلوت مکن با اہل خود چوں سیر خوردی طعم را ۔۔۔ بیمار گردی بیشکے صد رنج بینی صد ضرر

صحبت نہ کر اپنی بیوی سے جب پیٹ بھر کر کھانا کھائے تو، بیمار ہوگا بے شک تو سو نقصان دیکھے گا سو تکلیف۔

اوّل ز شب قربان مکن چنداں نیابی راحتی ۔۔۔ قربان چو آخر شب کنی باشد ستودہ خوب تر

ابتدا رات میں قربت نہ کر اس سے اتنی گتنی لذت نہ پائے گا تو، صحبت جب آخر رات کرے گا عمدہ اور بہتر ہے۔

....

ضیافت: مہمانی یعنی دعوت ولیمہ۔ صبحدم: صبح کے وقت۔ کش: ذبح کر۔ گوسفند: بکری۔ گاؤ: گائیں۔ خلقی: مخلوق۔ آمد: آیا۔ چنیں: اسی طرح۔ خبر: حدیث شریف۔ عن انس رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی عَلٰی بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صَفْرَةٍ عَلٰی زِرَّۃُ نِوَاۃٍ مِنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کے کپڑوں پر زرد رنگ دیکھ کر فرمایا: "یہ کیا ہے؟" عرض کی: "میں نے سونے کا ٹکڑا مہر دے کر ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔" آپ نے ارشاد فرمایا: "تجھے اللہ تعالیٰ برکت دے اس نکاح کی خوشی ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔" اہل خود: عورت اپنی۔ شہوت: خواہش۔ زنی: عورت۔ بیگانہ: دوسری۔ آری: لائے تو۔ دختر: بیٹی۔ بزاید: پیدا ہوگا۔ پسر: لڑکا۔ زیر: نیچے۔ بار: پھل۔ مرو: نہ جا۔ فرزند: بیٹا۔ بدہد: دے گا۔ بخلے: بخیلی۔ بینی: دیکھے گا تو۔ ولد: اولاد میں۔ مہ: چاند۔ سیارہ: ستارے۔ فاسق: گنہ گار۔ زشت تر: برا زیادہ۔ بے بصر: نابینا، اندھا۔ سیر خوری: پیٹ بھر کر کھانا۔ اوّل ز شب: پہلی رات۔ قرباں: صحبت۔ راحتی: لطف۔ ستودہ: مضبوط۔ خوب تر: اچھا زیادہ۔

اوّل کہ باشد چوں شبے ہم درمیان و آخرش
چوں تو روی نزدیک زن بینی زپیری صد خطر

مہینہ کی ابتدائی تاریخ اور درمیانی اور آخری تاریخ (عورت سے صحبت نہ کر)، جب تو صحبت کرے گا دیکھے گا سو نقصان بڑھاپے سے۔

اوّل میانہ ماہ چوں باشد نگردی گرد زن
ورنہ زیان باشد ترا لازم بود کردن حذر

یکم، پندرہ جو چاند کی دیکھے نہ پھرے تو عورت کے اردگرد، ورنہ نقصان ہوگا تیرا لازمی ہے پرہیز کرنا۔

فارغ چوں از قربان شوی از زن جدا شوز و وتر
خودرا بآب گرم شو تاتپ نہ بینی دردِ سر

صحبت سے فارغ ہونے کے بعد عورت سے جلدی جدا ہو، گرم پانی سے غسل کر بخار نہ دیکھے سر درد۔

خلوت بکن بازن جوان خدرے بکن از پیرزن
نزدیک رفتن پیرزن باشد ہمیں خوردن زہر

صحبت کر نوجوان عورت سے بوڑھی عورت سے پرہیز کر، نزدیک جانا بوڑھی عورت کے زہر کھانا ہے۔

تعجیل در خلوت مرو باشد زیانی مرترا!
دانی کمی از مغز سرہم روشنی اندر نظر

جلدی جلدی صحبت نہ کر بہت نقصان ہوگا تجھے، دماغی کمزوری ہوگی اور بینائی بھی۔

گرکس رود در سالمہ باشد قوی اندر بدن
ذوقے ازاں ہم بے حصر یابد فوائد بیش تر

اگر کوئی شخص جائے کنواری عورت کے پاس ہوگی زیادہ طاقت جسم میں، لذت بھی اس سے بے حساب پائے گا فائدے بہت زیادہ

وقتیکہ گشتی محتلم غسلے بکن پاکیزہ شو
ورنہ شیاطیں بیشکے انباز گردد اے پسر

جب تجھے احتلام ہو غسل کر پاک ہو، ورنہ شیاطین شریک ہوں گے اے بیٹے۔

کامل چو بینی ماہ شد صحبت بکن با اہل خود
ناقص چو بینی ماہ را منکوحہ در خلوت مبر

کامل جب دیکھے مہینہ صحبت کر اپنی بیوی سے، ناقص جب دیکھے مہینہ بیوی کو صحبت میں نہ لا۔

زن را طلب کن آنچناں ہرگز نداند مردمے
آواز نے کس بشنو تاریک باشد آں حجر

عورت کو بلا اس طرح ہرگز نہ جانے کوئی شخص، آواز نہ سنے کوئی شخص اندھیرا ہو اس حجرے میں۔

....

میانہ: درمیان۔ نگردی: نہ پھرے تو۔ گرد: اردگرد۔ زیاں: نقصان۔ حذر: ڈر۔ زودتر: جلدی زیادہ۔ تاتپ: بخار۔ خلوت: ہمبستری، علیحدگی۔ پیرزن: بوڑھی عورت۔ رفتن: جانا۔ خوردن: کھانا۔ تعجیل: جلدی۔ مرو: نہ جا۔ زیانی: نقصان۔ مرترا: خاص کر تجھے۔ دانی: جان تو۔ مغز: دماغ۔ سالمہ: کنواری یعنی جوان۔ قوی: طاقت۔ بیحصر: بے حساب۔ فوائد: جمع فائدہ۔ گشتی: ہوتو۔ محتلم: احتلام والا۔ انباز: شریک۔ ناقص آخر ماہ۔ منکوحہ: زوجہ یعنی جس سے نکاح ہو۔ مبر: نہ لے۔ تاریک: اندھیرا۔ حجر: مکان۔

انجانبا شد کود کے نے گربہ باشد سگے
بگزیں محلے آنچناں کانجا نباشد جانور

اس جگہ نہ ہو بچہ نہ ہو بلی کتا، پسند کر ایسی جگہ کہ اس جگہ کوئی جانور بھی نہ ہو۔

نزدیک اہلِ خود مشنین بینی چو آنجا بیوہ زن
بوسہ مدہ فرزند خود چوں شستہ بینی بے پدر

اپنی عورت کے قریب نہ بیٹھ دیکھے تو جب اس جگہ بیوہ عورت، اپنے بیٹے کو نہ چوم جب بیٹھا ہو دیکھے تو بغیر باپ والا (یتیم)۔

ترس از خرابی حال شان ناگاہ آہی از دروں
بزنند گر دو سوختہ جملہ جہاں کوہ و شجر!

ڈر اس کی خرابئ حال سے اچانک وہ دل کی آہ سے، جلا مارے گا تمام جہاں کو پہاڑ اور پتھر۔

حائض چو گردد عورتے حرمت بداں قربان او
چوں تو وطی نسیاں کنی صدقہ بدہ دینا روزر

حیض والی جب ہو عورت کو حرام جان صحبت اس کی، [illegible] کرے بھول کر صدقہ دے سونے اور دینار کو۔

او را مکن از خود جُدا، ہمچو جہوداں مشرکاں
ذوقے بگیر از جملہ تن جز موضع خون منفجر!

اس کو نہ کر اپنے سے الگ مثل یہودیوں مشرکوں کے، ذوق لے تمام جسم سے سوائے جگہ خون بہنے والی کے۔

فرزند چون بدہد خدا اور انکوے بنہ
نامیکہ ناشد برسرش احمد و عبدے خوبتر

بیٹا جب اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اس کا اچھا نام رکھ، نام جو ہو "سر" اس کا احمد اور عبداللہ اچھا زیادہ۔

از روز زادن ہفتمی ہم دور کن موئے سرش
گردختر ست شاتی بکش شاتیں چوں باشد پسر

جننے کے ساتویں روز دور کر اس کے سر کے بال، اگر بیٹی ہو بکری ذبح کر دو بکرے کر جب ہو بیٹا۔

....

کودک: بچہ۔ گربہ: بلی۔ سگے: کتا۔ بگزیں: پسند کر۔ مشین: نہ بیٹھ۔ مدہ: نہ دے۔ شستہ: بیٹھا۔ بے پدر: یتیم۔ ترس: ڈر۔ ناگا: اچانک۔ آہی: فریاد۔ دروں: دل۔ بزنند: مارے گا۔ سوختہ: جلا۔ کوہ: پہاڑ۔ شجر: درخت۔ حائض: حیض والی۔ حرمت: حرام، جیسے قرآن پاک میں ہے: لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ نہ قریب جاؤ یہاں تک کہ پاک ہوجائیں۔ نسیان: بھول کر۔ دینار سونے کا سکہ۔ زر: سونا۔ ہمچو: مثل۔ جہوداں: جمع جہود یہودی۔ ذوقے: لطف۔ بگیرے: جملہ تن تمام بدن۔ جز: سوا۔ موضع: جگہ۔ منفجر: بہنے والی۔ فرزند: لڑکا۔ بدہد: دے۔ نکونامے: اچھے نام۔ بنہ: رکھ۔ خوبتر: اچھا زیادہ یعنی جب اللہ تعالیٰ بچہ یا بچی عطا فرمائے تو اچھے نام رکھ برکت ہوگی۔ لڑکا ہو تو یہ نام عبدالرحمٰن عبداللہ عبدالخالق محمد احمد، غلام رسول، عبدالرسول، عبدالمصطفےٰ محمد علی وغیرہ لڑکی ہو تو یہ نام عائشہ، فاطمہ، زہرہ، زینب، رقیہ، کلثوم، شاہدہ، طاہرہ وغیرہ۔ حضرت ابودردا ﷛ نے فرمایا کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم کو تمہارے نام اور تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا لہٰذا اپنے نام اچھے رکھو (رواہ ابودردا)۔ زادن: پیدائش۔ ہفتمی: ساتویں۔ موئے: بال۔ شاتی: ایک بکری۔ بکش: ذبح کر۔ شاتیں: دو بکریاں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

ہمچو رسوم جاہلاں موئی نداری برسرش   جعدی نداری برسرش کاں ہست شیطاں رامقر

مثل رواج جاہلوں کے بال نہ رکھ تو اوپر اس کے سر کے، چوٹی نہ رکھ تو اس کے سر پردہ جو ہے شیطان کا ٹھکانہ۔

☆☆☆☆☆

باب چہاردہم درآدابِ طعام خوردن

باب چودھواں آداب کھانا اور پانی پینے کے بیان میں۔

طعمے چوخواہی تا خوری در روز شب یکبار خور   آں طعم باشد سود تو باقی مرض داں دردسر

کھانا جب تو چاہے کھانا دن اور رات میں ایک بار کھا، وہ کھانا ہوگا نفع بخش باقی بیماری جاں سر کا درد بھی۔

درجوع چوں طعمی خوری آں طعم دان بے علتی   طعمیکہ در سیری خوری آں طعم بخوردِ دل جگر

بھوک میں جب کھانا کھائے تو اس کھانے کو جانے بغیر بیماری کے، کھانا جو پیٹ بھرے ہوئے کھائے تو کھانا وہ کھا جاتا ہے دل اور جگر کو۔

از پیش خود طعمی بخور در پیش کس منداز دست   بردار لقمہ خورد تر میخائی آں را بیشتر

اپنے آگے سے کھانا کھا کسی کے آگے سے ہاتھ نہ ڈال، لقمہ اٹھا کر کھا تو چبائے اس کو بہت زیادہ۔

چوں طعم خواہی تا خوری اوّل بشو تو دستہا   چوں طعم خوردی ہم بشو آمد چنین اند خبر

جب کھانا چاہے تو تا کہ کھائے تو پہلے ہاتھوں کو دھو، جب کھانا کھالے تو بھی دھو آیا اسی طرح حدیث میں۔

تعظیم خور تو طعم رگو تسمیہ ہر لقمہ را   پہلو زدہ بالائی کھٹ افتادہ تکیہ ہم مخور

تعظیم سے کھائے تو کھانے کو بسم اللہ شریف پڑھ ہر لقمہ پر، ٹیک لگا کر چارپائی پر لیٹ کر سہارے لیے ہوئے نہ کھا۔

....

مسئلہ: ساتویں دن بچے کا سر مونڈنا اس کا نام رکھنا، عقیقہ کرنا مستحب ہے لڑکی کی طرف سے ایک بکری لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کرنا افضل ہے۔ لڑکے کی طرف سے ایک بکری دے تو بھی جائز ہے۔ رسوم: رسم کی جمع طریقہ۔ جعدی: چوٹی۔ نداری: نہ رکھے تو۔ مقر: ٹھکانہ۔
چوں: جب۔ خواہی: چاہتا ہے۔ خوری: کھائے۔ سود: فائدہ۔ مرض: بیماری۔ جوع: بھوک۔ بیعلتی: بغیر بیماری کے۔ سیری: پیٹ بھر کر کھانا۔ پیش: آگے۔ مینداز: نہ ڈال۔ بردار: اٹھا۔ میخائی: چبائے۔ بیشتر بہت زیادہ۔ بشو: دھو۔ دستہا: یعنی ہاتھوں کو کھانا کھانے سے قبل اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا سنت ہے۔ گو: کہے۔ تسمیہ: بسم اللہ شریف۔ پہلوزدہ: ٹیک لگا کر۔ کھٹ: چارپائی۔ افتادہ: لیٹ کر۔ مسئلہ: کھانا بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرے اور جب کھانا ختم کرے الحمد اللہ پڑھے۔ بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جب یاد آئے تو پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ۔ بسم اللہ شریف زور سے کہے تا کہ ساتھ والوں کو بھی یاد آ جائے۔ حدیث شریف میں ہے: قال النبی ﷺ الشیطان، یتعجل الطعام ان لم یذکر بسم اللہ علیہ۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے تو شیطان جلدی سے شروع کر دیتا ہے۔

کثرت ایادی برکتست تنہا مخور مثل دواں   طعمیکہ تنہا میخوری ہمراہ خود شیطان نگر

زیادتی آدمیوں کی برکت ہے اکیلے نہ کھا مثل جانوروں کے، کھانا جو اکیلے کھائے تو ساتھ اپنے شیطان کو دیکھ (سمجھ)۔

چوں ریزہ افتد بر زمیں بردار آنرا خود بخور   ختم و بدایت ملح کن بردوز بر لقمہ نظر

جب ٹکڑا اگر پڑے زمین پر اٹھا اس کو خود کھا، شروع اور آخر میں نمک کھا ہر لقمے پر نظر رکھ۔

درآب وطعم وخواں تو ناگہ بیفتد چوں مگس   غوطہ بدہ آنرابکش از من بیاموزایں ہنر

کھانے اور پانی میں اچانک پڑے جب مکھی، غوطہ دے اس کو باہر نکال مجھ سے سیکھ یہ ہنر۔

گفتست خاتم انبیاء ہم ایں چنیں اے جانِ من   بر پرِ یکے دان زحمتی واں ویگری دارد ثمر

کہا خاتم النبیین ﷺ بھی اسی طرح اے جان میری، ایک پر میں اس کے جان بیماری اور دوسرے میں رکھی ہے شفا۔

چوں از غذا فارغ شوی فی الحال روخوابی بکن   راحت بیابی در بدن آودہ گردو مغز سر

جب تو غذا سے فارغ ہو اس وقت نیند کر، آرام پائے تو بدن میں آرام ہوگا مغز سر میں۔

درشب طعامے چوں خوری باید روی گامے چہل   تا تونگر دی زحمتی نے رنج بینی دردِ سر

رات کو تو کھانا کھائے چاہیے کہ چالیس قدم چلے، تا کہ نہ ہو تجھے کوئی تکلیف نہ غم نہ دیکھے دردسر۔

عیبے مکن در طعم کس چیزی کہ یابی خوش بخور   نے ترش گوئی بے مزہ نے مثل آں چیزی دگر

نقص نہ نکال کھانے میں کسی چیز کا جو چاہے تو خوشی سے کھا، نہ کھٹا کہہ کر تو بے مزہ نہ مثال وہ چیز دوسرے کی۔

خواہی شوی بے شک غنی مالے بیابی بیکراں   تخلیل کن دنداں خود چوں طعم خوردی اے پسر

اگر چاہتا ہے تو بے شک مالدار ہو مال پائے تو بے حساب، خلال کر اپنے دانتوں کا جب کھانا کھالے تو اے بیٹے۔

چوں مر ترا مہماں رسد اکرام کن بے حد وعد   فی الحال کش درپیش او طعمیکہ باشد ماحضر

جب تیرے پاس مہمان آئے میزبانی کر بہت زیادہ، اس وقت اس کے سامنے رکھ کھانا جو کچھ حاضر ہو۔

....

ریزہ: ٹکڑا۔ فتد: پڑے۔ بردار: اٹھا۔ ختم: آخر۔ ہدایت: شروع۔ ملح: نمک۔ بردوز: مشتق ہے۔ دوز: سینا۔ ناگفتہ: اچانک کھانے میں مکھی گر پڑے تو اسے ڈبو کر نکال دو کہ اس کے ایک پر میں بیماری اور ایک پر میں شفا ہے۔ غذا: کھانا۔ فی الحال: اس وقت۔ دوچا: خوابے: نیند۔ راحت: آرام۔ گامے چہل: چالیس قدم: یعنی دوپہر کا کھانا کھا کر سو جانا بہتر ہے اور رات کا کو کھانا کھانے کے بعد چالیس قدم چلنا بہتر ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دعا پڑھیے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ترش: کھٹا۔ غنی: مالدار۔ بیکراں: بے شمار۔ تخلیل: خلال کرنا۔ رسد: پہنچے۔ بے حد: وعد بے شمار۔ کش کشیدن سے مشتق ہے لانا۔

ور تو گہی مہماں شوی ہر جا کہ یابی نشین
از میزبان آب و نمک خواہش مکن چیز دے دگر

اور اگر کبھی مہماں ہو جائے تو کسی جگہ جو پائے بیٹھنا، میزبان سے پانی اور نمک کی خواہش کے علاوہ دوسری چیز کی خواہش نہ کر۔

شخصیکہ خواند مرترا وقتیکہ سازد دعوتے
عذری بکن ہم معذرت آنجا کہ بینی شور و شر

جو شخص دیتا ہے خاص کر تجھے دعوت، عذر کرے تو معذرت بھی اس جگہ جو دیکھے تو لڑائی جھگڑا۔

در طعم دانی شبہتے یا طعم بھر مردۂ
آنجا سرو دے دف دہل فحشی و غیبت خمر

کھانے میں شک جانے تو یا کھانا مردار کا ہو، اس جگہ گانے دھول ڈھمکے برائی اور غیبت شراب ہو۔

یا ساختند آں طعم را بہر ریائے بہر حق!
خوانند آنجا اغنیاء بکنند بر فقراء از جر

یا کریں وہ کھانا دکھاوے کے لیے نہ اللہ تعالیٰ کے لیے، دیں دعوت اس جگہ امیروں کو فقیروں کو جھڑکنا کریں۔

گر ایں چنیں طعمی بود دعوت قبول آنجا مکن
فارغ نشین در خانۂ واز ایں چنیں شو پر حذر

اگر اس طرح کی دعوت ہو دعوت اس کی قبول نہ کر، فارغ بیٹھ گھر میں اس دعوت سے کر مکمل پرہیز۔

☆☆☆☆☆

باب پانزدہم در بیان آداب آب خوردن

باب پندھواں اداب پانی پینے کے بیان میں۔

گر آب خواہی تا خوری زاں اندکی
ساکن بخور اندر سہ دم تعجیل در یکدم مخور

اگر تو پانی پینا چاہے تو ں چاہیے کہ تھوڑا پیے، آرام سے تین سانسوں میں پی جلدی ایک سانس میں نہ پی۔

استادہ باشی آں زمان آبی مخور جز چار جائے
باقی وضو در وقف جا ہم اب زم زم ہم سور

سوائے چار جگہوں کے کھڑے ہو کر پانی نہ پی کسی وقت، وضو کا بچا ہوا کھڑے ہونے کی جگہ پانی زم زم کا مسلمان بزرگ کا جوٹھا بھی۔

ور: اور، اگر۔ گہی: کبھی۔ نشین: بیٹھ۔ خواہش: طلب کی۔ خواند: دیتا ہے۔ سازد: کرتا ہے۔ شبہتے: شک۔ سرود: گانا۔ دف: ڈھول: دہل: یہ بھی ڈھول کی قسم ہے۔ فحشی: برائی۔ غیبت: گلہ۔ خمر: شراب، یعنی دعوت ہو لیکن وہاں شرع کے خلاف کام ہوں اُن کی تفصیل کر دی ہے وہاں دعوت رد کر دے۔ ساختند: کریں۔ ریا: ظاہر داری۔ اغنیاء: دولت مند۔ فقر: جمع فقیر۔ زجر: جھڑکنا۔ خانہ: گھر۔ پر حذر: پر خوف۔

آبے نباید تا خوری چار جا اے جانمن!
نہار و پس خلوت مخور پس خواب و ہم حاجت بشر

چار جگہوں پر پانی نہیں پینا چاہیے اے جان میری، نہار اور بعد خلوت کے نہ پی نیند کے بعد اور قضائے حاجت کے بعد بھی۔

چوں تو گناہ داری بسے آبے بدہ مر خلق را
ناچیز گردد آں گناہ از حوضِ کوثر اب خور

جب تو گناہ رکھے بہت پانی پلا خاص کر مخلوق کو، ختم ہوں گے وہ گناہ حوض کوثر سے پانی پیے گا۔

آبے مخور یک ساعتی یابی اماں از درد ہا
ہر گہہ کہ خوردی طعم را از گرم و شیریں چرب و تر

پانی نہ پی ایک سانس میں تا کہ دردوں سے امان پائے تو، ہر جگہ جو کھائے تو کھانا گرم اور میٹھا اور روغنی۔

آبِ خورانی خلق را یابی ثوابے از خدا
یک قدح بدہی تشنہ را حوضے بجنت صد ببر

پانی پلائے تو مخلوق کو پائے گا ثواب اللہ تعالیٰ سے، ایک پیالہ اگر دے پیاسے کو جنت کے حوض سے سو ملے گا۔

☆☆☆☆☆

باب شانزدہم در بیان آداب جامہ پوشیدن

باب سولھواں آداب کپڑا پہننے کے بیان میں۔

جامہ بپوشی آں چناں کان دیر ماند مرترا
نے جھونہ پوشی شربتی پوش آنچناں باشد ستر

کپڑا پہنے تو وہ جو اس طرح کا ہو کہ تیرے اوپر دیر تک رہے، نہ باریک کپڑا پہنے تو نہ رنگین پہن اس طرح کا ہو جو ڈھانپے جسم کو۔

از پنبہ پوشی جامہ را در ایں بیابی راحتی
دستار باشد پیرہن شلوار کن زاں سخت تر

کپاس سے بنا ہوا کپڑا پہنے اس میں پائے تو آرام، دستار پہن چولہ (کرتہ) شلوار اور تہبند۔

نہار: نہار منہ یعنی کچھ کھائے بغیر پانی پینا۔ خلوت: صحبت۔ حاجت: بشر۔ قضا: حاجت۔ یعنی ان وقتوں میں پانی پینا منع ہے اور نقصان ہے۔ بسے: بہت۔ ناچیز: ختم۔ یک ساتی: ایک گھڑی۔ شیریں: میٹھا۔ چرب تر: مرغن۔ یعنی مرغن غذا کھانے کے متصل پانی پینا معدے کے لیے اور گرم یا میٹھا کھانے کے بعد دانتوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ خورانی: پلائے تو۔ قدح: پیالہ۔ تشنہ: پیاسا۔ صد: سو۔ ببر: لے گا۔

جامہ: کپڑا۔ بپوشی: تو پہن۔ کان: اصل میں کہ ان تھا۔ ماند: رہے۔ جھونہ: باریک کپڑا۔ سربتی: رنگین ریشمی باریک کپڑا ہے۔ پوش: پہن۔ ستر: ڈھانپنے والا۔ یعنی کپڑا پہننے کا اصل مقصد جسم کا ڈھانپنا ہے۔ باریک کپڑا نہ پہننا چاہیے۔ پنبہ: کپاس۔ بیابی: پائے گا تو۔ راحتی: آرام۔ دستار: پگڑی۔ پیرہن: چولہ کرتہ۔

کمخواب و خز دیباج را باید نپوشی ہیچگہ ۔۔۔ ابریشمے چوں رشتہ شد زاں ثوب کلی کن حذر

رنگ والا اونی کپڑا ریشمی کپڑے سے بنا ہوا چاہیے کہ نہ پہنے تو کسی جگہ، ریشمی دھاگے والے سے مکمل پرہیز کر۔

مختار شد از جامہ ہا اسپید جامہ جانِ من ۔۔۔ تو دور کن از خویشتن ہم زرد و لعل و معصفر

پسندیدہ کپڑا اسفید کرائے جان میری، اپنے آپ سے دور کرے تو پیلا اور سرخ۔

کم پوش چرم و پشم را سجدہ مکن بالائی آں ۔۔۔ بر پنبہ سجدہ افضلست نزدیک علماء معتبر

تھوڑا پہن اونی اور چمڑے پر سجدہ نہ کر اوپر اس کے، کپاس والے کپڑے پر سجدہ افضل ہے نزدیک علماء معتبر کے۔

دستار بندی ہفت گز شملہ گزاری پس عنق ۔۔۔ بے شملہ باشد بندشے آں بندش شیطان شمر

دستار باندھے تو سات گز شملہ چھوڑے پیچھے گردن کے، بغیر شملہ کے باندھے جو اس باندھنے کو شیطانی شمار کر۔

شملہ کے باشد با علم آں شملہ را روشن بدان ۔۔۔ بے علم شملہ داں چناں چوں خانۂ تاریک تر

شملہ جو ہو علم کے ساتھ وہ شملہ کو روشن جان، بغیر علم کے شملہ جان اس طرح گھر مثل تاریک زیادہ۔

دیری بماند پاک ہم کوتہ چو پوشی جامہ را ۔۔۔ این ست شکل صالحاں ہم مردمان نیکو سیر

دیر تک پاک رہے چھوٹا جب پہنے تو کپڑا، یہ صورت ہے صالحین کی بھی نیک عادت والے لوگوں کی۔

چوں کفش پوشی موزہ ہم باید کہ پوشی زرد و لعل ۔۔۔ چوں کفش موزہ شد سیہ اندوہ بینی بیشتر

جب جوتا پہنے موزہ بھی چاہیے کہ پہنے تو پیلا اور سرخ، جب جوتا اور موزہ ہو کالا غم دیکھے تو بہت زیادہ۔

موزہ کہ پوشی کفش ہم اوّل بپوشی راست پا ۔۔۔ چوں تو کشی ایں ہر دو را باید کشی برعکس تر!

موزہ جو پہنے تو جوتا بھی پہلے دائیں پاؤں میں پہن، جب تو اتارے ان دونوں کو تو چاہیے کہ اتارے الٹ۔

....

کمخواب: رنگ والا ریشمی کپڑا۔ خز: اونی کپڑا۔ دیباج: وہ کپڑا جو ریشمی کپڑے سے بنا ہو۔ ابریشمے: ریشمی۔ رشتہ: دھاگہ۔ ثوب: کپڑا۔ حذر: ڈر۔ مختار: اختیار والا پسندیدہ۔ جامہ: کپڑا۔ اسپید: سفید۔ زرد: پیلا۔ لعل: سرخ۔ معصفر: سرخ کپڑا۔ مثلاً میت کے غم میں سیاہ کپڑا پہننا جائز نہیں۔ کم پوش: کم پہن۔ پشم: اون۔ چرم: چمڑا۔ بالائی: اوپر۔ پنبہ: روئی۔ ہفت: سات۔ شملہ: پاند۔ عنق: گردن۔ سید عالم ﷺ اکثر سات گز کی پگڑی باندھتے تھے۔ بندش: باندھنا۔ کوتاہ: چھوٹا۔ نیکو سیر: نیک عادت والے۔ کفش: جوتا۔ زرد: پیلا۔ لعل: سرخ۔ سیہ: سیاہ۔ اندوہ: غم۔ راست پا: دایاں پاؤں۔ کشی: اتاری۔ برعکس: الٹ۔

ہر گاہ کہ پوشی جامہ نو یک کف پر از آبی بکن ۔۔۔ دہ بار سورۃ قدر خواں زاں آب کن آں جامہ تر

ہر جگہ جو پہنے تو کپڑا نیا چلو بھر پانی سے کر دس بار سورۃ قدر پڑھ کر اس پانی سے اس کپڑے کو تر کر۔

انگشتری ز آہن مپوش از مس و از ارزیز ہم ۔۔۔ تو دور کن از خویشتن خاتم کہ باشد عین زر

لوہے کی انگوٹھی نہ پہن اور تانبا قلعی وغیرہ، دور رکھ تو اپنے آپ سے انگوٹھی خالص سونے کی۔

ترک تختم افضلست امرے نباشد چون ترا ۔۔۔ از نقرہ کن انگشتری حاکم چو گشتی نامور

جب تیری حکمرانی نہیں تو انگوٹھی کا ترک کرنا افضل ہے، نگ والی انگوٹھی پہن حکمرانی جب ہو تیری اے مشہور۔

☆☆☆☆☆

باب ہفدہم در بیان ذکر کردن و خفتن

باب سترھواں سونے اور ذکر کرنے کے بیان میں۔

در ذکر گفتن خواب رو بیدار گردی ذکر گو ۔۔۔ باید کہ خسپی باوضو بسیار یابی ثمر!

نیند میں اور بیداری میں ذکر، چاہیے کہ تو باوضو سوئے پائے گا ثواب بہت زیادہ۔

کوچہ نگردی نیم شب از خانہ بیروں در مرو ۔۔۔ خفتن چو خواہی شمع کس آوند پوش و بند در

آدھی رات کے وقت بھی کوچہ میں نہ جا گھر سے باہر، سونا جب چاہے تو چراغ بجھا پانی والا برتن ڈھانپ اور دروازہ بند کر دے۔

تنہا نہ خسپی خانۂ کانجا نباشد آدمی! ۔۔۔ آسیب یابی از پری باشد ترا از جاں خطر

اکیلا نہ سوئے تو گھر میں اس جگہ جو نہ ہو آدمی، تکلیف پائے تو جن پری سے ہوگا تجھے جان کا خطرہ۔

....

کف: چول۔ سورہ قدر: یعنی اِنَّا اَنزَلْنَا فِی الَّیلَۃُ الْقَدرِ الخ۔ یعنی جب نیا لباس پہنے تو سورۃ قدر پڑھ کر چلو بھر کر کپڑوں پر ڈالے برکت ہوگی۔ انگشتری: انگوٹھی۔ آہن: لوہا۔ مپوش: نہ پہن۔ مس: تانبا۔ ارزیز: قلعی۔ خویشتن: اپنے لیے۔ خاتم: انگوٹھی۔ عین: خالص۔ زر: سونا۔ ترک: چھوڑنا۔ تختم: انگوٹھی پہننا۔ ارے: حکمران۔ نقرہ: چاندی۔ مسئلہ مرد کے لیے ساڑھے چار ماشہ چاندی کی ایک نگینے والی انگوٹھی جائز ہے اور دھات وغیرہ جائز نہیں ہے۔

فائدہ: ذکر کی تین قسم ہے ذکر عام، ذکر خاص، ذکر خاص الخاص۔ ذکر عام زبانی ہے، ذکر خاص دل جاری، ذکر خاص الخاص ذکر خیالی۔۔ خسپی: خفتن سے مشتق ہے سونا۔ بسیار: بہت۔ ثمر: پھل۔ کوچہ: گلی۔ نگردی: نہ پھرے۔ نیم شب: آدھی رات۔ شمع: چراغ۔ کش: کشتن سے مشتق ہے بجھا دینا۔ آوند: اصل میں آب وند تھا یعنی پانی کا برتن۔ پوش: ڈھانپ۔ بند در: دروازہ بند کر لینا۔ تنہا: اکیلا۔ آسیب: تکلیف۔

چوں تو عشاء کردی ادا فی الحال رو خوابے بکن		عاصی شوی دوزخ روی شبہا بگوئی چوں سمر

جب تو نماز عشاء ادا کرلے فوراً سوجا، گنہگار ہوگا دوزخ میں جائے گا رات کو اگر قصہ کہانی کہے۔

قیلولہ را داں نعمتی ہرگز نگیری ترکِ آں		راحت بیابی در بدن آسودہ گردد مغز سر

دوپہر کا سونا نعمت جان ہرگز نہ چھوڑنا لے اس کا، آرام پائے گا بدن میں آسودہ ہوگا مغز سر میں۔

مقدور باشد چوں ترا ہرگز نہ خسپی بر زمیں		طاعون وبا ہم از زمیں آید بروں جانِ پدر

طاقت ہو جب تجھے ہرگز زمین پر نہ سو، طاعون کی بیماری زمین سے آتی ہے باہر اے جان باپ کی۔

خوابے کہ بینی جانِ من تعبیر پرس از عالماں		نے کودکان نے دشمنان نے از زنانِ اہل کفر

خواب جو دیکھے اے جان میری تعبیر پوچھ علماء سے، نہ بچوں سے نہ دشمنوں سے نہ کافروں عورتوں سے۔

تعبیر بکند چوں کسی آن خواب افتد ہم بران		بدرا بگوید خوب چوں آں زشت گردد خوبتر

تعبیر کریں جب کوئی وہ خواب کی اسی پر پڑتی ہے (ویسے ہی واقع ہوتی ہے)، بری کو کہیں اچھا جب وہ بری ہو جاتی ہے اچھی زیادہ۔

گر بد بگوید خواب را آں خوب بیشک بد بداں		خواندم چنین اندر کتب دیدم بسے اندر خبر!

اگر بری کو کہیں اچھی تعبیر کو وہ اچھی بیشک بری ہی جان، پڑھا میں نے اسی طرح کتابوں میں دیکھا میں نے بہت احادیث میں۔

منکر مشو از خوابہا مرویست از پیغمبراں		در خواب بینی مصطفیٰ تحقیق داں ہم معتبر

منکر نہ ہو خواب سے مروی ہے پیغمبروں سے، نیند میں دیکھے تو مصطفیٰ (ﷺ) تحقیق جان معتبر بھی۔

شیطان بصورت مصطفیٰ قدرت ندارد تا شود		نے ہمچو کعبہ نے سما نے ہمچو شمس و نے قمر

شیطان بصورت مصطفیٰ (ﷺ) کے ہرگز نہیں رکھتا طاقت، نہ مثل کعبہ کے وہ نہ مثل سورج نہ چاند کے۔

....

فی الحال: اسی وقت۔ رو: جا۔ عاصی: گنہگار۔ سمر قصہ: کہانی۔ قیلولہ: دوپہر کے کھانے کے بعد نیند کرنا۔ راحت: آرام۔ آسودہ: فائدہ۔ مغز: دماغ۔ مقدور: طاقت۔ طاعون: یہ پھوڑے کا نام ہے۔ کودکاں: لڑکے۔ یعنی خواب کی تعبیر علماء باعمل سے پوچھنی چاہیے۔ اس لیے سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ یعنی اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، بچوں اور کافروں سے خواب کی تعبیر نہ پوچھنی چاہیے۔ افتد: واقع ہوتی ہے۔ بد: بری۔ خوب: اچھی۔ زشت: بری۔ فائدہ اچھی خواب کی بُری تعبیر اور بُرے خواب کی اچھی تعبیر دینا اس کے مطابق ہوتا ہے، لہٰذا خواب کی تعبیر دیانت دار یعنی اولیاء، علماء سے پوچھنی چاہیے۔ منکر: انکار کرنے والا۔ مشو: نہ ہو۔ مروی: روایت۔ انبیاء علیہا السلام کے خواب صحیح ہوتے ہیں جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام و سیدنا یوسف علیہ السلام۔ خواب بینی: نیند میں دیکھنا، یعنی نبی پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا، جیسے سید عالم حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ۔ ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے سچ مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔''

جانان نخسپی شب جمعہ عاشورہ عرفہ عید ہم		رمضان چو آخر عشر شد شو معتکف یابی قدر

جانی! نہ سوئے تو جمعہ کی رات آٹھ نو ذوالحجہ عید کو بھی، رمضان کا جب آخری عشرہ ہوا اعتکاف سے پائے تو اجر۔

☆☆☆☆☆

باب ہیزدہم در بیان بیع وشرا

باب اٹھارواں خرید وفروخت کے بیان میں۔

میکن تجارت جانمن ایں از مکاسب خوبداں		در بز برکت بیشتر اسپان بہائم ہم بخر

تجارت کر اے جان میری یہ اچھے کسب سے جان، کپڑے میں برکت بہت زیادہ گھوڑے جانور بھی خرید۔

غلہ مخر نیت گراں بردہ فروشی ہم مکن		پرہیز کن ایں ہر دو را ملعون نگر دی محتکر

غلہ نہ خرید نیت مہنگا ہونے کے غلام بیچ نہ کر، پرہیز کر ان دونوں سے ملعون ہوگا احتکار والا۔

دو سود غلہ بردہ ہم ہرگز نباشد برکتے		محروم مانی از کفن آں مال بخورد کس دگر

سود کے غلام اور غلہ میں ہرگز نہ ہوگی برکت، محروم ہوگا تو کفن سے وہ مال کھائے دوسرا آدمی۔

در ہرچہ بینی ضرر کس ہیزم بود یا کاہ وگچ		ایں احتکارست بیشکے مخصوص نے قوت بشر

جو کچھ ہے اس میں دیکھے تو نقصان لکڑی ہے گھاس چونا، یہ احتکار ہے بیشک مخصوص نہیں انسانی طاقت۔

گر غلہ آری از زرع بکنی ازاں انبارہا		ہرگز نگر دی محتکر نزدیک علماء معتبر

اگر غلہ لائے تو کھیتی باڑی سے کرے تو ڈھیر اس سے، ہرگز نہ ہوگا محتکر نزدیک علماء معتبر کے۔

چوں تو خریدی بردہ مفروش او را ہیچگہ		دانی برادر بیشکے گرچہ بود آں بدتر

جب تو غلام خریدے نہ بیچ اس کو کسی وقت، جانے تو بھائی بے شک اگرچہ ہو وہ برا زیادہ۔

....

جاناں: اے محبوب۔ نخسپی: نہ سوتو۔ عاشورہ: دس محرم شریف۔ عرفہ: نو ذوالحجہ۔

بیع: بیچنا، شرا: خریدنا۔ تجارت: خرید وفروخت۔ مکاسب: جمع مکسبہ کاروبار۔ بزے: کپڑا۔ اسپاں: جمع اسپ گھوڑے۔ بہائم: جمع بہیمہ جانور چوپایہ۔ بخر: خرید۔ غلہ: گندم۔ مخر: نہ خرید۔ گراں: مہنگا۔ بردہ: لونڈی۔ فروشی: بیچ۔ ملعون: لعنتی۔ محتکر: بفتحہ میم کسرہ کاف یعنی گندم خرید کر کے رکھ دینا تاکہ قیمت زیادہ ہو، یہ احتکار ہے ایسا کرنے والے کو محتکر کہتے ہیں۔ سود: نفع۔ محروم: بے نصیب۔ ضرر: نقصان۔ ہیزم: لکڑی۔ کاہ: گھاس۔ گچ: چونا۔ قوت: روزی۔ بشر: انسان۔ آری: لائے تو۔ زرع: کھیتی۔ انبار: ڈھیر۔ مفروش: نہ بیچ۔

کیلے و وزنی چوں خری آری بخانہ از دکاں
ناکردہ کیلی وزن ہم مفروش جاناں ہم فخر

ناپ تول کر جب خریدے اور لائے گھر میں دکان سے، بغیر ناپ تول کے جان میری نہ بیچ نہ خرید۔

مالک کنیز ۔۔ شوی پاکی رحم از فرضداں
مستی مکن تقبیل ہم فی الحال درخلوت مبر

لونڈی کا جب مالک ہو تو پاکی رحم کی فرض جان، مستی نہ کر بوسہ بھی اس وقت خلوت میں نہ لے جا۔

کامل چو بینی حیض را اندر کنارش زود کنا
بیعے کنی چوں جاریہ پاکی رحم داں دوست تر

مکمل جب دیکھے تو حیض کو تو جلدی اس سے کنارہ کر، خرید کرے جب تو لونڈی پاکی رحم کی جان قریبی زیادہ۔

پرہیز کن خوردن ربا باشد ربا خوردن چناں
کردن زنا با مادراں ہفتاد بار اے شہ پسر

پرہیز کر سود کھانے سے سود کھانا اس طرح ہے، کرنا زنا ماں کے ساتھ ستر بار اے بیٹے شہ کے۔

☆☆☆☆☆

باب نوزدہم در بیان منع صحبت سلطان واکابر واغنیاء

باب انیسواں صحبت بادشاہوں اور بڑے لوگوں دولت مندوں کے روکنے کے بیان میں۔

درویش شو در کنج شیں طمعے مکن از ہیچکس
قانع شدن ملکے بداں خانہ پراز در وگہر

درویش ہو کونے میں بیٹھ طمع نہ کر کسی شخص سے، قناعت والا ہو بادشاہی جان گھر پر موتی ہیرے۔

....

بدتر: بہت بُرا۔ فروشی: بیچے تو۔ خری: خریدے تو۔ سوگند: قسم۔ ناری: نہ لائے تو۔ صادق: سچ۔ خوری: کھائے تو۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ حَلَفَ صَادِقًا ضَيَّقَ اللّٰهُ رِزْقَهٗ وَمَنْ حَلَفَ كَاذِبًا ضَيَّقَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ جو شخص سچی قسم بھی کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے اور جو جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ اس کی قبر تنگ کرے گا۔ فائدہ: قسم تین قسم ہے: (۱) لغو (۲) منعقدہ (۳) غموس۔ ان کی تفصیل بہار شریعت ۹ جلد اوّل میں پڑھیں۔ کیلے: ناپنا۔ وزنی: تول۔ کنیز: لونڈی۔ مستی: ہاتھ لگانا۔ تقبیل: بوسہ دینا۔ فی الحال: اس وقت۔ خلوت: تنہائی۔ مبر: لے۔ کنار: بغل گود۔ جاریہ: لونڈی۔ ربوٰ: سود۔ مادر: ماں۔ ہفتاد: ستر۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَكَلَ الرِّبٰو فَكَاَنَّمَا جَامَعَ اُمَّهٗ سَبْعِيْنَ مَرَّةً یعنی جس نے سود کھایا اُس نے گویا اپنی ماں سے ستر بار زنا کیا۔
کنج: گوشہ۔ شیں: بیٹھ۔ مخواہ: نہ چاہ۔ قانع: قناعت کرنے والا۔ ملکے: بادشاہی۔ در: موتی۔ سلطان: بادشاہ۔ خود: اپنے۔ تو پ: دریا و سلطان جہاں یکے: دریا اور بادشاہ کو ایک جان۔

نزدیک سلطان خود مرو دریا و سلطان داں یکے
چونتو ہوس سلطان کنی باشد ترا از جان خطر

اپنے بادشاہ کے نزدیک نہ جا دریا اور بادشاہ ایک جان، جب تو لالچ بادشاہ سے کرے ہوگا تجھے جان سے خطرہ۔

احسان مروت ہیچگہ ہرگز نخواہی از شہاں
چونتو ستانی دہ زمین افتاد باشی پیش در

احسان مہربانی کسی جگہ ہرگز نہ چاہے تو بادشاہوں سے، جب تو لے زمین میں پڑا ہوگا ان کے دروازے کے سامنے۔

تقلید شغل شاں مکن آفت بداں مدغم دراں
راحت بہ بینی اندکے زحمت عذابے بیشتر

ان کے کام کی پیروی نہ کر آفت جان پوشیدہ ہوگا اس میں، آرام اس دیکھے گا تو تھوڑی زحمت عذاب بہت زیادہ۔

اشغال شہ بیشک بداں ہمچوں براتی جامہ
پوشد براتی چوں کسے اور اماندانی معتبر

بادشاہ کی نوکری بیشک جان مثل مانگے ہوئے کپڑے کے، پہنے تو جب کپڑا مانگا ہوا کسی شخص کا اس کو نہیں رکھے گا تو معتبر۔

چونتو غنی بینی بدر بگریز تو فی الحال زو!
درویش چوں آید نظر آور بہ پیشش ماحضر

جب تو مالدار کو دیکھے دروازے پر دور بھاگ تو اس وقت جلدی، درویش جب آئے نظر اس کو لے آ سامنے رکھ جو حاضر ہو۔

پرہیز از میر و ملک داں زہر قاتل قربِ شاں
چوں تو نشینی با ملک ہر لحظہ بینی صد ضرر

پرہیز کر ملک کے سردار سے جان زہر قاتل قرب ان کا، جب تو بیٹھے بادشاہ کے ساتھ ہر لحہ دیکھے تو سو نقصان۔

تعظیم کن درویش را چیزے بدہ از بہر حق
چوں نوح گردد عمر تو دہ چند یابی مال و زر

تعظیم کر درویش کو چیز دے اللہ تعالیٰ کے لیے، مثل نوح کے ہوگی عمر تیری دس گنا پائے تو مال و دولت۔

الطاف سلطاں چون کند ہرگز مشو مغرور آن
شکر کہ سلطان مید ہد آن زہر دانی نی شکر

مہربانی بادشاہ جب کرے ہرگز نہ ہو مغرور اس سے، شکر جو بادشاہ دے اس کو زہر جان نہ کہ شکر۔

....

ہوس: حرص، لالچ۔ احسان: مہربانی۔ مروت: جوانمردی۔ ستانی: لے تو۔ تقلید: پیروی۔ مشغل: کام۔ آفت: مصیبت۔ اندکے: تھوڑا۔ زحمت: تکلیف۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ مدغم: لغت میں امر عام کا معنی گھوڑے کے منہ میں لگام دینا، یہاں پوشیدہ کے معنی میں ہوگا۔ اشغال: نوکری۔ براتی جامہ: عاریۃً مانگا ہوا کپڑا۔ غنی: مالدار۔ بدر: دروازہ۔ بگریز: بھاگ۔ ماحضر: جو حاضر ہو۔ میر: سردار۔ ملک: بادشاہ۔ قرب: قریبی۔ شان: ان کی۔ نشینی: بیٹھے تو۔ لحظہ: لحہ۔ صد ضرر: سو نقصان۔ تعظیم: عزت۔ از بہر حق: خدا کے لیے۔ چوں: مثل۔ نوح: حضرت نوح علیہ السلام۔ دہ چند: دس گنا۔ یابی: پائے گا تو۔ الطاف: جمع لطف کی مہربانی۔ مغرور: غرور کرنے والا، دھوکہ دینے والا۔

ز ایشاں نیابی راحتے مہرے نیارد برکسے	رافت ملک آفت بداں احسانِ شاں خشم وقہر

ان سے نہ پائے تو آرام مہربانی نہیں لاتا کسی شخص پر وہ، مہربانی بادشاہ کی مصیبت جان مہربانی ان کا غضب ہے۔

چونتو روی مجلس شہاں باید نگہداری زباں	سخنے نگوئی پیش شاں آئی بروں باشی چوکر

جب تو جائے بادشاہوں کی محفل میں چاہیے کہ محفوظ رکھے زبان کو، بات نہ کہہ سامنے ان کے باہر آ جا مثل بہرے گونگے۔

پرسندہ چوں از تو سخن خدمت بکن پاسخ بدہ	سخنیکہ گوئی پیش شاں نرم و حزیں آہستہ تر

پوچھے جب تجھ سے بات وہ تو خدمت کر جواب دے، بات جو کہے سامنے ان کے نرمی سے اور غمگین آواز آہستہ زیادہ۔

ناخواندہ برشاہاں مرو خوانند چوں در حال رو	طاعت بکن فرمان شاں ایں نوع از فرضی شمر

بغیر بلائے بادشاہوں کے پاس نہ جا بلائیں جب اس وقت جا، فرمانبرداری کر ان کے حکم کی یہ قسم فرض سے شمار کر۔

عدلیکہ بکند بادشاہ بہتر ز سالے شصت داں	بکند کسی طاعت دراں یا خود عبادت بیشتر

انصاف کریں بادشاہ ساٹھ سالوں سے بہتر ہے، کرے کوئی شخص اطاعت اس میں یا خود عبادت بہت زیادہ۔

حدے اقامت چوں شود اندر زمیں از بہر حق	از چہل صبح داں نکو بارد کہ متواتر مطر

انصاف قائم کرے جب وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے لیے چالیس دن جان اچھے لگا تار رحمت کی بارش۔

مہرے: محبت۔ رافت: مہربانی۔ آفت: مصیبت۔ خشم: غصہ۔ قہر: غضب۔ چوکر: بہرہ گونگا۔ پرسند: پوچھے۔ چوں: جب۔ پاسخ بدہ: جواب دے۔ حزیں: غمگین۔ ناخواندہ: بغیر بلائے۔ مرو: نہ جا۔ رو: جا۔ نوع: قسم۔ عدلیکہ: انصاف۔ شصت: ساٹھ۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عَدْلُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً ایک لمحہ کا عدل ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ور: شریعت مطہرہ۔ کتا: مقرر کردہ سزا۔ اقامت: قائم۔ چہل: چالیس۔ متواتر: پے در پے۔ مطر: بارش۔

باب بیستم در بیان حسن خلق و معیشت و مشورت و حقوق ہمسائیگان

باب بیسواں حسنِ خلق اور زندگی گزارنے اور مشورہ کرنے اور ہمسایوں کے حقوق میں۔

تو پیشہ کن خلقی حسن تا اجر یابی بے عدد	باخلق چنداں خُلق کن تا تو بگردی مشتہر

اچھے اخلاق کا تو طریقہ بنائے تا کہ اللہ تعالیٰ سے اجر پائے بہت زیادہ، مخلوق کے ساتھ اتنی گنتی اخلاق کرتا کہ ہووے تو مشہور۔

ناداں چوگوید بدتر ا خلقے بکن پاسخ مدہ!	خلقے کند یاری ترا گردند ہر یک داد گر

بے وقوف جب برا تجھے کہے اخلاق تو جواب نہ دے اس کو، مخلوق کی مدد کر تو ہوا ایک انصاف کرنے والا۔

عقل و معیشت حلم ہم با مرد ماں ورزش بکن	تا شہد گردی در جہاں یابی بعقبیٰ بس ثمر

عقل اور معیشت حوصلہ بھی لوگوں کے ساتھ اختیار کر، تا کہ میٹھا ہو تو دنیا میں پائے آخرت میں بہت پھل (اجر)۔

نرمی بکن باجملہ کس خلق و مدار پیشہ کن	تا دوست گردی خلق را چوں روح در قالب بشر

تمام لوگوں کے ساتھ نرمی کر اخلاق اور صلح کا طریقہ بنا، تا کہ دوست ہو تو مخلوق کا مثل انسانی جسم میں روح کے۔

کن مشورت در کارہا کارے مکن بی مشورت	مامور شد شاہ رسل در مشورت آں نامور

مشورہ کر ہر کام میں کوئی کام مت کر بغیر مشورے کے، حکم ہے رسولوں کے سردار مشورے میں ایسے اے مشہور۔

چوں تو ہمی بردہ خری اورا بداں ہمزاد خود	طعمش خوراں چوں طعم خود جامہ بپوشان خوبتر

جب تو غلام خرید کرے اس کو بھائی اپنا جان، کھانا اس کو کھلا جیسا کھانا خود کھائے کپڑا اپنا اس کو بہت اچھا۔

پیشہ: طریقہ، عادت۔ اجر: ثواب۔ بے عدد: بیشمار، انگنت۔ خلق: خا مفتوح ہو تو معنی ہوگا مخلوق، خلق خا مضموم ہو تو معنی ہوگا عادت۔ ایک صحابی نے سید عالم ﷺ سے پوچھا کونسا عمل افضل و اعلیٰ ہے؟ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حُسْنُ الْخُلُقِ خوش اخلاق۔ ناداں: بے وقوف۔ بدتر: بُرا تجھے۔ پاسخ: جواب۔ مدہ: نہ دے۔ یاری: مدد۔ داد گر: انصاف کرنے والا، مددگار۔ عقل: دانائی۔ معیشت: زندگی۔ حلم: حوصلہ، نرمی۔ ورزش: اختیار۔ شہد: ماکھی۔ یابی: پائے تو۔ عقبیٰ: آخرت۔ ثمر: پھل۔ مدار: صلح۔ قالب: بدن جسم۔ مشورت: بغیر مشورہ۔ مامور: حکم۔ سید عالم ﷺ جب بھی کوئی کام کرتے صحابہ کرام سے مشورہ کرتے، اپنی امت کو بھی یہی حکم فرمایا جب کوئی کام کرو پہلے مشورہ کرو۔ بردہ: غلام۔ ہمزاد: بھائی۔ خوراں: کھلا۔ جامہ: کپڑا۔ بپوشاں: پہنا۔ حدیث پاک میں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: الصلوٰۃ و ما ملک ایمانک فرمایا نماز کا خیال رکھو اور غلاموں سے اچھی طرح پیش آ ؤ۔ غلام کا مالک پر حق ایسے ہے جیسے بیٹے کا باپ پر۔

چوں او کند عصیاں خطا بگذار از وی صبر بکن		آوند گراو بشکند یا وہ مگو دیگر بخر

جب وہ کوئی غلطی کرے غلطی معاف کر اور صبر کر، پانی کا برتن اگر اس سے ٹوٹے بیہودہ بات نہ کرے تو دوسرا خرید لے۔

کارے مفرما آنچناں رنجہ شودزاں کا رہا او		خاصہ چو بینی صائمش فرمائی کارے ماقدر

کام نہ کہہ ایسا تکلیف ہو اس کام سے اس کو، خاص کر جب روزہ اس کا ہو کہہ کام بمطابق اندازہ۔

رنجہ مکن ہمسایہ را بسیار احسان کن بر او		ورنہ بدوزخ مرترا باشد عذابے بیشتر

تکلیف نہ دے ہمسائے کو بہت احسان کر اس پر، ورنہ دوزخ خاص تجھے ہوگا عذاب بہت زیادہ۔

رنجہ مکن ہمسایہ را حضرت خدا اورا دہد!		خانہ زمینہا ملک تو آمد چنیں اندر خبر

تکلیف نہ دے ہمسائے کو اللہ تعالیٰ اس کو دے گا، گھر زمین بادشاہ آیا ہو ہرگز اس طرح حدیث شریف میں ہے۔

جملہ بزرگاں اولیاء ایذا تحمل بے شکے		کردند از ہمسائیگاں چند انکہ ناید در حضر

تمام بزرگ اولیاء نے تکلیفات اٹھائیں بے شک، کیے ہمسایوں سے اتنی گنتی نہیں آئے حساب شمار میں۔

اسپ و بہائم چوں خری کاہ ودلیدہ شاں بدہ		آبے نماہم بار ہا نجورند اندک بیشتر

گھوڑا جانور جب خریدے گھاس دلیہ ان کو دے، پانی دکھا بار بار پلا تھوڑا زیادہ۔

دانی دہانش مد است گفتن ندار حال خود		دائم بماند بستہ لب شفقت کنی تو بے خبر

جانے تو منہ ان کے بند ہیں کہہ نہیں سکتے دل کا حال، ہمیشہ رہے گی بند زبان مہربانی کرے تو بے خبروں پر۔

عصیاں: نافرمانی، گناہ۔ خطا: غلطی۔ اوند: برتن۔ شکند: توڑے۔ یاوہ: بیہودہ۔ دیگر: دوسرا۔ بخر: خرید۔ مفرما: نہ فرما آ۔ رنجہ: رنجیدہ۔ صائم: روزہ دار۔ ہمسایہ: پڑوسی۔ خانہ: گھر۔ چنیں اسی طرح۔ خبر: حدیث شریف۔ جملہ: تمام۔ ایذا: تکلیف۔ تحمل: برداشت۔ ناید: نہیں آیا۔ حضر: حساب، شمار۔ اسپ: گھوڑا۔ بہائم: چوپایہ۔ خری: خرید۔ کاہ: گھاس۔ ولیدہ: دلیہ۔ بدہ: دے۔ آبی: پانی۔ نما: دیکھا۔ اندک: تھوڑا۔ دہاں: منہ۔ بستہ: بند۔ دائم: ہمیشہ۔ بماند: رہے گا۔ شفقت: مہربانی۔

❖❖❖❖❖

باب بیست ویکم در حقوق والدین بر فرزنداں

باب اکیسواں والدین کے بیٹوں پر حقوق کے بیان میں۔

باوالدین احسان بکن تا اخبریابی بے عدد		خدمت تو شاں فرضی بداں در نص ہم اندر خبر

والدین کے ساتھ مہربانی کرتا کہ اجر پائے تو بے حساب، ان کی خدمت کو فرض جان قرآن اور حدیث میں ہے۔

ہر چونکہ خواہند آنکنی جنت در آئی بیشکے		مر مصطفیٰ را گفت خالق یادکن اے نامور

ہر جو شخص چاہتا ہے کہ جنت میں آئے بے شک، خاص کر مصطفیٰ ﷺ کو کہا اللہ تعالیٰ نے یاد کرے اے مشہور۔

خدمت بکن مر جملہ را مخدوم گروی بیشکے		آنکس کہ او خدمت کند مخدوم گردد تاجِ سر

خدمت کرے خاص تمام کی مخدوم ہوگا بیشک، جو شخص ان کی خدمت کرے مخدوم ہوگا تاج والا سر پر۔

آنکس کہ عزت مید ہد ابوین را بشنونکو		دارین عزت مردرا مقبول در جملہ بشر

جو شخص عزت دے والدین کو سنے تو اچھی طرح، دونوں جہانوں میں خاص اس مرد کو عزت مقبولیت تمام انسانوں میں۔

حکایت علقمہ صحابی رسول خدا ﷺ

حکایت حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ کی۔

نشنیدۂ بر علقمہ در وقت نزع روح او		زحمت گراں بند زبان تلخی چو بروی بیشتر

کیا تو نے نہیں سنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ پر وقت نزع کے روح اس کی پر، زحمت سخت بند زبان تلخی اس پر جب بہت زیادہ۔

اجر: ثواب۔ بے عدد: بے شمار۔ نص: قرآن پاک۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا حکم ہے رب تیرے کا اسی کی عبادت کرو اور والدین کی خدمت کرو۔ خبر: حدیث شریف۔ جیسے سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ فرمایا: جنت ماؤں کے قدموں نیچے ہے۔ ہر: چونکہ۔ خواہند: جو کچھ کہ وہ چاہیں۔ مر: خاص۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ مخدوم: جس کی خدمت کی جائے۔ ابوین: والدین۔ بشنونکو: اچھی طرح سن بات۔

نشنیدہ: کیا تو نے نہیں سنا۔ نزع: دم توڑنا۔ نکالنا یعنی آخری وقت۔ زحمت گراں: سخت تکلیف۔ بند زباں: زبان کا نہ چلنا یعنی کلمہ شریف کا جاری نہ ہونا۔ تلخی: کڑوی بختی۔

زن اور بیامد بر نبی گفتا کہ اے شہ مرسلاں
برشو ہرم نزع گراں گشتست عاجز مضطرر

عورت اس آئی نبی پاک ﷺ کے پاس کہا کہ اے رسولوں کے سردار، میرے خاوند پر نزع سخت ہوا ہے بے بس پریشان مجبور۔

فرمود احمد مصطفیٰ مر مرتضٰی وہم بلال
سومی بسلیمان فارسی عمار را چارم شمر

فرمایا احمد مصطفیٰ ﷺ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھی تیسرے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فارسی چوتھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو شمار کیا۔

رفتند شاں بر علقمہ کردند تلقین مرو را
ہرگز نہ جنبیدش زباں کردند بر احمد خبر

گئے وہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے پاس کی تلقین اس کو (کلمے شریف کی)، ہرگز نہ چلی زبان اس کی کی خبر احمد مصطفیٰ ﷺ کو۔

پرسید پاک دین ابوین دارد زندہ او
گفتند اصحابش چنین مردہ یقین او را پدر

پوچھا نبی پاک ﷺ نے ماں باپ اس کے زندہ ہیں؟ کہا صحابہ کرام نے اس طرح کہ باپ اس کا یقینی مر چکا ہے۔

زندہ است مادر علقمہ گشتہ ضعیف ناتواں
فرمود سید مرسلاں روائے بلالش زود تر

البتہ زندہ ہے ماں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی جو ہے ضعیف اور کمزور، فرمایا رسولوں کے سردار ﷺ نے جاؤ اے بلال بلاؤ اس کو جلدی۔

بر مادرش از من سلامے گو چنین اے پیرزن
گر قدرتت داری بیا خواند ترا خیر البشر

اس کی ماں کو میرا سلام کہنا اس طرح اے بوڑھی عورت، اگر طاقت رکھتی ہے تو آ بلاتے ہیں تجھے خیر البشر ﷺ۔

گر او ندارد قدرتے اور را بگو تو اے بلال
درخانہ خود تو نشستہ شو آید بتو شافع حشر

اگر وہ نہیں رکھتی طاقت اس کو کہے تو اے بلال رضی اللہ عنہ، اپنے گھر میں بیٹھی رہے آئیں گے تیرے پاس شافع حشر ﷺ۔

رفتہ مؤذن مصطفیٰ بگذار چوں پیغام ایں
برخاست شاداں شد ضعیفہ از شنیدن ایں خبر

گئے مؤذن مصطفیٰ کے اس کے پاس جب یہ پیغام پہنچایا، خوش ہو کر اٹھی کھڑی ہوئی وہ بوڑھی یہ خبر سنتے ہی۔

زن: عورت۔ بیامد: آئی۔ شہ مرسلاں: سردار رسولوں کے۔ شوہر: خاوند۔ گراں: سخت۔ عاجز: بے بس، بے اختیار۔ مضطر: پریشان، مجبور، لاچار۔ فرمود: ارشاد فرمایا۔ احمد مصطفیٰ: سید عالم ﷺ۔ مر: خاص۔ مرتضٰی پسندیدہ یعنی حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ۔ سومی: تیسرا۔ چارم: چوتھا۔ شمر: گن۔ رفتند: گئے۔ شاں: وہ۔ بر: اوپر۔ تلقین: تعلیم۔ نہ جنبیدش: نہ کی حرکت یعنی زبان نہ چلی۔ پرسید: پوچھا۔ سید پاک دیں: سردار پاکیزہ دین کے۔ دارد: رکھتا ہے۔ پدر: باپ۔ مادر: ماں۔ گشتہ: ہوئی۔ ناتواں: کمزور۔ زود تر: جلدی، زیادہ۔ پیرزن: بوڑھی عورت۔ قدرت: طاقت۔ بیا: آ۔ خواند: بلایا۔ خیر البشر: افضل انسانوں کے۔ نشتہ: نشستہ سے بیٹھی۔ شو آید: ہوا ئیں گی۔ شافع حشر: شفاعت فرمانے والے قیامت کے۔ رفتہ: گیا۔ مؤذن: حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ برخاست: اٹھی۔ شاداں: خوش۔ شنیدن: سنی۔

او گفت سازم جان فدا برخاکپاز مصطفیٰ
کردہ عصیٰ در دست خود آمد بحضرت نامور

اس نے کہا ان پر میں جان قربان کر دوں مصطفیٰ ﷺ کے قدموں کی خاک پر، عصےٰ اپنے ہاتھ میں کیا آئی نبی کریم ﷺ کے پاس۔

کردہ سلامش مصطفیٰ ہم خواند احمد پیش خود
افعال جملہ علقمہ کردہ بیاں او سر بسر

کیا سلام اس نے مصطفیٰ ﷺ کو بھی بتایا سامنے احمد مصطفیٰ ﷺ، کام تمام حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے کیے بیان اس نے سربسر۔

گفتہ کہ بود ایں علقمہ صاحب صلوٰۃ صوم ہم
ہم عابد و ہم زاہد و بودہ سخی و معتبر

کہا کہ تھا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نمازی روزے دار بھی، عابد زاہد بھی سخی اعتبار والا تھا۔

لیکن ز خدمت ہائے من قاصر بودا اے ختم رسل
زن خویش را عزت بدادے کردہ مرا بے بس بے وقر

لیکن میری خدمت میں کمی کرتا تھا اے رسولوں کے خاتم ﷺ، اپنی عورت کی عزت کرتا اور میری بے عزتی کرتا تھا۔

گفت من ہرگز نہ کردی گفت زن کردی قبول
راضی نیم زوزیں سبب اے شافع روزِ حشر

میری بات ہرگز نہ مانتا عورت کی بات مانتا تھا، اس وجہ سے میں اس سے راضی نہیں ہوں اے شفاعت کرنے والے روز حشر کے۔

فرمود سید زود تر ہیزم بکن جمع اے بلال
سوزیم تا مر علقمہ کن آتشے تعجیل تر

فرمایا سردار اکرم ﷺ نے جا تو اے بلال رضی اللہ عنہ جلدی لکڑیاں جمع کر، جلاؤں میں تاکہ خاص حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو آگ میں جلدی زیادہ۔

عجزے بکرد آں پیرزن گفتہ کہ ای شہ مرسلان
بہرچہ سوزی علقمہ دلبند دارم ایں پسر

عاجزی کی اس بوڑھی عورت نے کہا کہ اے رسولوں کے سردار ﷺ، کس لیے جلاتا ہے تو علقمہ دل کا ٹکڑا رکھتی ہوں میں اس بیٹے کو۔

فرمود سیّد گر شوی خوشنود بر فرزند خود
ہرگز نہ سوزانم و را یابد نجات اندر حشر

فرمایا رسول اکرم ﷺ اگر ہے تو راضی اپنے بیٹے پر، ہرگز نہ جلاؤں گا میں اس کو پائے نجات حشر میں۔

سازم: کرتی ہوں میں۔ فدا: قربان۔ عصابیت: لاٹھی۔ افعال: جمع فعل کام۔ جملہ: تمام۔ سربسر: تمام سارے۔ صلوٰۃ: نماز۔ صوم: روزہ۔ عابد: عبادت کرنے والا۔ زاہد نیک۔ قاصر: کمی کرنے والا۔ بد: مشتق ہے۔ بود: تھا۔ زن: عورت یعنی بیوی۔ خویش: اپنی کو۔ بداد: رکھتا تھا۔ مارا: مجھے۔ بے وقر: بے عزت۔ گفت من: میرا کہنا۔ ہیزم: لکڑیاں۔ سوزم: جلائیں ہم۔ آتشے: کی آگ تیار کر۔ تعجیل: جلدی زیادہ۔ عجزے: عاجز۔ پیرزن: بوڑھی عورت۔ بہرچہ: کس لیے۔ دلبند: دل کا ٹکڑا یعنی پیارا بیٹا۔ دارم: رکھتی ہوں میں۔ پسر: لڑکا۔ فرمود: فرمایا۔ شوی: ہوے۔ خشنود: خوش۔ فرزند: بیٹا۔ نسوزانم: نہیں جلاؤں گا میں۔ نجات: آزاد خلاصی۔

گفتا گواہ شویا نبی راضی شدم بر علقمہ
خوشنود گشتم ایں زماں جور کر دی یا جبر

کہا گواہ ہو جاؤ یا نبی ﷺ راضی ہوں میں علقمہ ؓ پر، رضامند ہوں اس وقت البتہ اس نے ظلم وزیادتی کی۔

پس گفت ختم الانبیاء زود اے صاحب اذاں
دریاب حال علقمہ بروے بکن نیکو نظر

پھر کہا ختم الانبیا ﷺ نے جا جلدی اے صاحب اذان، معلوم کر حال علقمہ ؓ کا اس پر کر اچھی نظر۔

چوں آں بلالے متقی آمد بسوئے علقمہ
بشنید کلمہ ازو ہنوز او بود بیرو زِدر

جب وہ بلال ؓ پرہیزگار آئے علقمہ ؓ کی طرف، سنا کلمہ شریف اس سے ابھی وہ تھے باہر دروازے سے۔

گفتی چنیں آں علقمہ ہستی تو وحدہٗ لاشریک
ہست آں محمد بندہ ات ہم اور رسول راہبر

کہا اس طرح اس علقمہ ؓ نے ہے وہ ایک اس کا کوئی، شریک نہیں۔ ہے وہ بندہ تیرا محمد ﷺ رسول بھی راہبر (راہنما)۔

چوں مادرش خوشنود شد بر علقمہ ای جانمن
آنگہ کشادہ شد زباں آسان شدہ تلخی ضرر

جب علقمہ کی ماں اس پر راضی ہوئی اے جان میری، اس وقت کھل گئی زبان آساں ہوئی تلخی تشنگی۔

آساں شدہ کندن برو پس جان بحق تسلیم کرد
پس مات ہٰذا الشابُ چوں آمد رسول معتبر

جان کنی اس پر آساں ہوئی پھر جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی، پھر فوت ہوا وہ جوان جب آئے وہ رسول معتبر۔

فرمود سید تاورا غسل و کفن بدہند زود
خواندش جنازہ پس ورا کردند زودے در قبر

فرمایا سید المرسلین ﷺ نے کہ اس کو غسل اور کفن دو جلدی، اس کا جنازہ پڑھاؤ پھر اس کو جلدی قبر میں دفناؤ۔

شنوید ای یارانِ من گفتہ چنیں آن مصطفیٰ
کارے نیاید طاعتی جزاز رضا مادر پدر

سنو اے دوستو میرے کہا اس طرح مصطفیٰ ﷺ، اطاعت کام نہیں آتی ماں باپ کی رضا کے۔

اے بادشاہِ باکرم مارا چنیں توفیق دہ
بکنیم طاعت بے ریا ہم خدمتِ مادر پدر

اے اللہ تعالیٰ ہم پر کرم فرما اس طرح توفیق دے مجھے، کروں میں اطاعت دکھاوے کے بغیر ماں باپ کی خدمت میں۔

شو: ہو۔ گشتم: ہوئی ہوں میں۔ ایں زماں: اس وقت۔ جور: ظلم۔ جبر: زیادتی۔ دریاب: معلوم کر۔ نیکو: اچھی۔ چوں: جب۔ متقی: پرہیزگار۔ بسوئے: طرف۔ بشنید: سنا۔ ہنوز: ابھی۔ بیرون: باہر۔ در: دروازہ۔ واحدہ لاشریک: کوئی تیرا شریک نہیں۔ راہبر: راہنما۔ آنگہ: اس وقت۔ کشادہ: کھل گئی۔ تلخی: کڑوی۔ کندن: نکالنا۔ تسلیم: سپرد۔ مات ھذا الشباب: فوت ہو گیا یہ جوان۔ سید: سردار۔ شنوید: سنو۔ یعنی والدین کی رضا کے بغیر عبادتیں قبول نہیں ہیں۔ کرم: بخشش۔ توفیق: طاقت ہمت۔ بے ریا: بغیر دکھاوے۔

☆☆☆☆☆

باب بیست ودوم در بیان ستاون وام ودادن قرض

باب بائیسواں قرض لینے اور اُدھار دینے کے بیان۔

دروام نافتی جان من تازندہ باشی در جہاں
ازوام شکند دست و پا ازوام برود جان و سر

قرض میں نہ پڑے تو اے جان میری جب تک زندہ رہے تو دنیا میں، قرض سے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جاتے ہیں قرض سے جان اور سر پر بوجھ ہوتا ہے۔

ہرگز ندارد کس روا وامی کشیدن جز سہ جا
در مخمصہ بہر کفن تزویج دختر یا پسر

ہرگز نہ لے کسی شخص سے قرضہ سوائے تین جگہوں کے، بھوک میں کفن کے لیے شادی بیٹے یا بیٹی کے لیے۔

چونتو دہی وامی بکس باید دہی قرضِ حسن
خواہش مکن مہلت بدہ یاوہ مگو دیوان مبر

جب تو کسی کو قرضہ دے چاہیے کہ قرضِ حسنہ دے، خواہش نہ کر مہلت دے، بیہودہ نہ کہہ حاکم کے پاس نہ لے جا۔

وامی مخواہ بہر ہوس زاں وام افتی در بلا
دینا کشی اندوہ و غم عقبیٰ شوی بس بے وقر

قرض نہ لے لالچ کے لیے قرض اسی سے پڑے تو مصیبت میں، اس جگہ کھینچے گا تو غم فکر آخر میں ہوگا بے عزت۔

چوں تو بکس وامی دہی نیت بکن ناخواستن
چوں او دہد بستان خوشی ورنہ بکن کلی حذر

جب تو کسی شخص کو قرضہ دے نیت نہ کر لینے کی، جب وہ دے خوشی سے لے ورنہ مانگنے سے مکمل پرہیز کر۔

از دین گر یکدانگ رابدہی بدائن خویشتن
نزدیک حق باشد نکواز صدقہ دینار و زر

اپنے قرض دار کو اگر اپنے آپ سے ایک رتی بھی دے، نزدیک اللہ تعالیٰ ہوگا اچھا ہے صدقہ دینار اور سونے کے۔

صدقہ اگر مقبول شد یابی ازاں اجر وجزا
یک حبہ گر از حق کے یابی کشائش درحشر

صدقہ اگر مقبول ہو پائے تو اس سے اجر وثواب، ایک دانہ بھی دے اگر، اللہ تعالیٰ سے لے گا قیامت میں۔

دام: قرض۔ نافتی: نہ پڑے تو۔ شکند: ٹوٹتے ہیں یعنی قرض لینے سے جھگڑا اور محبت ختم ہوتی ہے، جیسے حدیث پاک میں ہے: القرض مقراض المحبت قرض محبت کی قینچی ہے۔ کشیدن: کھینچا۔ مخمصہ: بھوک۔ تزویج: شادی کرنا۔ دختر: لڑکی۔ پسر: بیٹا۔ وہی: دے تو۔ قرض حسن: یعنی اُدھار ایسا ہو کہ مقروض کو اجازت دی جائے جب ہو سکے دے دینا۔ خواہش: مانگنا مطالبہ۔ یاوہ مگو: بیہودہ نہ کہو۔ دیوان: دفتر، حاکم۔ مبر: نہ لے جا۔ ہوس: لالچ۔ بلا: ضرورت۔ اینجا: اِس جگہ۔ کشی: کھینچ۔ آنجا: اُس جگہ۔ بے وقر: بے عزت۔ ناخواستن: نہ مانگنا۔ بستان: مانگنا۔ دین: قرض، ادھار۔ دانگ: چھ رتی یعنی کم مقدار۔ دائن: قرض لینے والا۔ دینار: سونے کا سکہ ہوتا ہے۔ زر: سونا۔ اجر: ثواب۔ جزا: بدلہ۔ حبہ: دانہ۔ کشائش: کھینچا۔ حشر: قیامت۔

ازوام درخویشتن مستان گہے چیزے نفع	کشتے ستانی چوں گر وغلہ مخور بر خصم

قرض لینے سے اپنی سے نہ لے کبھی کوئی چیز نفع، کاشتکاری کرے تو جب گروی اور غلہ نہ کھا دشمن پر۔

جملہ گروہ ہا حکم ایں جانانِ من نیکو شنو	گاوے ستانی چوں گروہم شیر اوہرگز مخور

تمام گروی اس حکم میں اے جان میری اچھا سن، گائے لے تو جب گروی بھی دودھ اور کھا بھی نہ۔

☆☆☆☆☆

باب بیست وسوم دَر بیان کلام وسلام وسکوت وغیبت وعطسہ وسوگند

باب تیسواں کلام اور سلام اور خاموشی اور گلہ کرنے کے بیان میں۔

چونتو روی در مجلسی ساکت نیش خاموش ہم	مکشائی تو ہرگز زباں پرسند چوں بدہ دروگوہر

جب تو جائے مجلس میں ساکن بیٹھ خاموشی سے، (لب کشائی نہ کر) ہرگز زبان نہ کھول تو پر پوچھیں جب جواب دے اچھا۔

باشی تو ساکت روز و شب سخنی مگو جز ذکرِ حق	سخنیکہ باشد گفتنش نزدیک حق آں را اجر

ہوتو ساکن دن رات باتوں سے نہ کر سوائے ذکر اللہ کے، بات جو (اچھی) کہے تو اللہ تعالیٰ سے پائے گا تو اجر۔

سخنے کہ نبود اندران غرضے ترا سلام و دین	غرضی معاشے نے درو آنرا تو لا یعنی شمر

اسلام اور دین سے جب بات کو غرض نہ ہو، نہ ہی معاشی غرض ہو اس کو (لا یعنی) فضول شمار کر۔

غیبت حرام است بیشکے در گفتنش دوزخ روی	عیبے کہ درغیبت کنی آن ہست غیبت اے پسر

چغلخوری حرام ہے بیشک اس کے کہنے سے دوزخ میں جائے گا، عیب کو پیٹھ پیچھے کہے تو اس کو غیبت جان اے بیٹے۔

....

دام دار: قرض لینے والا۔ ستان: لے۔ گہے: کبھی۔ نفع: فائدہ۔ کشتے: کھیتی۔ غلہ: گندم۔ مخور: نہ کھا۔ خصم: دشمن۔ گروہ: اس کو کہتے ہیں ادھار لینے کے لیے کوئی شے مقروض کے پاس رکھی جائے۔ گاوے: گائے۔ ستانی: لے تو۔ شیر: دودھ۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا: راحة الانسان فی جس اللسان انسان کا آرام زبان کے روکنے میں ہے۔ روی: جائے تو۔ مجلس: محفل۔ ساکت: خاموشی۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سکوت پر قائم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ نشین: بیٹھ۔ مکشائی: نہ کھولے۔ پرسند: پوچھی۔ گوہر: موتی۔ غرضے: مطلب، مقصد۔ غرضی: معاشی زندگی کا مقصد۔ لا یعنی: مقصد بے مطلب۔ غیبت: غین مفتوح پڑھیں گے تو معنی ہوگا غائب اگر غین مکسور پڑھیں گے تو معنی ہوگا کسی کی عدم موجودگی میں اس کی برائی یا خامیاں بیان کرنا۔

آنکس کہ او غیبت کند حسنات وے بروے رود	مغتاب گویا میخورد مردار لحمے از بشر

جو شخص جس کی غیبت کرتا ہے نیکیاں اس کی وہ لے جاتا ہے، گلہ کرنے والا کھاتا ہے گوشت مردے انسان کا۔

غیبت مکن در ہیچگہ بگریز از غیبت کناں	از جملگی عصیاں گنہ غیبت بدانی زشت تر

غیبت نہ کر کسی جگہ گریز کر غیبت کرنے سے، تمام گناہوں سے چغلخوری کو جان تو برا زیادہ۔

نمام را داں دوزخی بوئے نیابد از جناں	ہرچند طاعت میکند داں طاعتش جملہ ہدر

چغلخور کو دوزخی جان بو نہ پائے گا جنت سے، اتنی گنتی اطاعت کرے وہ جان اطاعت اس کی تمام ضائع جائے گی۔

دانی مؤکل بر زبان جملہ بلا آفات ہم	جرم زبان گر اندکست داں جرم او را بیشتر

جانے تو موکل زبان پر تمام مصیبتیں آفات بھی، جسم میں زبان چھوٹی ہے جان گناہ اس کا زیادہ۔

داں کفر از و ہم شرک از و ہم قذف بہتاں زور از و	ہرگز ندیدم در جہاں از خاموشاں کس خوبتر

وہم جان کفر سے شرک بھی اور الزام بہتان اُس سے زیادہ، ہرگز نہیں دیکھا میں نے دنیا میں خاموشی سے بہتر کوئی۔

قذفے مگو در ہیچگہ کردے گناہاں مے شوند	سودے ندارد مرترا داخل بعصیاں زود تر

بہتان نہ کہہ کسی جگہ گناہ ہوتا ہے، فائدہ نہیں ہوگا کسی جگہ داخل ہو گناہوں میں جلدی زیادہ۔

کذبے نگوئی ہیچگہ لعنت خدا بر کاذباں!	کاذب نباشد سرخرو او را نیارد کس نظر

جھوٹ نہ بول تو کسی جگہ لعنت اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر، جھوٹا سرخرو نہیں ہوتا اس کو کوئی نظر میں نہیں لاتا۔

....

سید عالم ﷺ نے فرمایا: اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا کسی کا گلہ کرنا زنا سے بھی سخت ہے۔ حسنات: نیکیاں۔ وے: گلہ کرنے والا۔ مغتاب: گلہ کرنے والا۔ میخور: دکھاتا ہے۔ لحمے: گوشت۔ بشر: انسان۔ جیسے قرآن میں ہے: اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا کیا تم میں سے کوئی انسان ہے جو مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ بگریز: بھاگ۔ جملگی: تمام۔ عصیاں: گناہ۔ زشت: تر برا زیادہ۔ نمام: نون مفتوح یعنی چغلخور۔ نیابد: نہ پائے گا۔ جناں: جمع جنت۔ ہدر: ضائع ختم۔ مؤکل: مقرر کیا ہوا۔ آفات: مصیبتیں۔ جرم: جیم پر فتح پڑھیں تو معنی ہوگا۔ جسم: بدن۔ اندک: تھوڑا۔ جیم پر ضمہ پڑھیں تو معنی ہوگا گناہ کفر انکار کرنے والا۔ مشرک: اللہ تعالیٰ کی ذات سے محروم کرنے والا۔ قذفے: الزام لگانا۔ بہتان: غلط تہمت لگانا۔ زور: جھوٹ۔ کذبے: جھوٹ۔ لعنت یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہنا۔ کاذب: جھوٹا۔ سرخ رویا: عزت۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہے۔

قذفے مگو مملوک را مقذوف چون باشد بری
حدّے خوری روزِ جزا گردی سیہ رُو در حشر

الزام نہ لگا بادشاہوں پر بہتان سے جب وہ پاک ہو، اندازے مطابق کھائے گا قیامت کے دن ہوگا منہ کالا حشر میں۔

چوں قذف گفتن مرترا بر بندگاں عادت بود
مردود گردی از شہادت در سراجی کن نظر!

جب بہتان کہنے کی تجھے خاص بندوں پر عادت ہے، تو شہادت سے مردود ہوگا سراجی میں نظر کر۔

سوگند ہم غیر خدا ہرگز میاور برزبان
بزہگار گردی دوزخی آں شرک دانی خفیہ تر

قسم بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے ہرگز نہ لا زبان پر، گنہگار ہوگا دوزخی وہ شرک جان تو اصغر۔

ہرگز مخور سوگند تو گرچہ خوری از صدق دل
حلاف در دوزخ بداں در خشم حق اور اشمر

ہرگز نہ کھا قسم اگر کھائے تو سچی دل سے، زیادہ قسمیں کھانے والا دوزخی جان اللہ تعالیٰ کے غصے میں اس کو شمار کر۔

اوّل بہ بینی چوں کسی اور اسلامے زود کن
یابی جزا بے حدو عد ہرگز نیاید در حصر

پہلے جو دیکھے تو کسی کو جب اس کو سلام جلدی کر، پائے گا ثواب بے حد بے حساب ہرگز نہیں آتا شمار میں۔

چوں تو سلامی ردکنی گر مسلم ست ردکن نکو
آنرا کہ بینی کافراست گو مثل آں نے بیشتر

جب تو سلام کا جواب دے اگر مسلمان ہے تو اچھا جواب دے، اس کو دیکھے تو کافر ہے تو مثل اسی کے دے جواب نہ زیادہ۔

سلطان سلامی بر حشم مولیٰ کند بر بندگان
بی بی کنیزک خویش راہم اغنیاء بر مفتقر

بادشاہ سلام کرے رعایا کو آقا کرے غلاموں کو، بی بی کنیز کو اپنی امیر لوگ غریبوں کو۔

تنہا کہ باشد مردمی خدمت کند مرجمع را
راکب کند بر راجلے بینا کند بر بے بصر

اکیلا جو ہو آدمی کرے سلام جماعت کو، سوار کرے پیدل چلنے والے کو آنکھ والا کرے نابینا کو۔

....

مملوک: غلام۔ مقذوف: یعنی جس پر زنا کا الزام لگایا گیا ہو۔ بری: آزاد پاک درشریعت مطہرہ کے مطابق مقرر سزا۔ قذفے: جھوٹ۔ سراجی: یہ فتویٰ کی کتاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ: وَلَا تَقْبَلُوْنَ لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ترجمہ: ان کی گواہی نہ قبول کرو ہمیشہ۔ سوگند: قسم۔ میا: ورنہ۔ لا بز: بزہگار گناہگار۔ خفیہ: پوشیدہ۔ صدق: سچ۔ حلاف: زیادہ قسمیں کھانے والا۔ خشم: غصہ، ناراضگی۔ زود کن: جلدی کر۔ یابی: پائے تو۔ جزا: ثواب۔ بے حد وعد: بے شمار بے حساب۔ حصر: گنتی شمار۔ سلام رو کنی: سلام کا جواب دے مسلمان کو سلام بھی کر اور اگر مسلمان سلام کریں تو جواب دے کافر کو سلام نہ کر، اگر وہ سلام کریں تو جواب میں فقط علیکم کہے۔ حشم: لشکر۔ مولیٰ: آقا، سردار۔ بندگان: جمع بندہ، غلام۔ بی بی: مالکہ۔ کنیزک: لونڈی۔ اغنیاء: جمع غنی دولت مند۔ مفتقر: محتاج۔ تنہا: اکیلا۔ جمع: جماعت۔ راکب: سوار۔ راجلے: پیدل۔ بینا: دیکھنے والا یعنی آنکھوں والا۔ بے بصر: اندھا، نابینا۔

چوں عطسہ بزند مسلمے تحمید گوئی متصل
گویر حمک درحال تو فرض کفایہ بر شمر

جب چھینک مارے مسلمان حمد کہے تو متصل، دوسرا یرحمک اللہ کہے اس وقت تو فرض کفایہ شمار کر۔

سبقت کنی گر تو براو تحمید گوئی پیش ازاں
درگوش و دندان ہم شکم درد بے نہ بینی اے پسر

سبقت کرے تو اگر حمد کہنے میں پہل اس سے، کان اور دانت کا درد نہ دیکھے نہ پیٹ کا اے بیٹے۔

☆☆☆☆☆

باب بیست و چہارم در خشم وتکبر وحسد وعجب وعیوب وغیرت

باب چوبیسواں غصہ اور تکبر اور حسد اور تعجب اور عیب اور غیرت کے بیان میں۔

حاسد نیابد نیکوئی ہرگز نیاساید گہے
بخورد حسد طاعات راچون ہیزمی تنور در

حسد کرنے والا نہیں پاتا کوئی بھلائی ہرگز نہیں ہوتا آرام سے کبھی، کھاتا ہے حسد نیکیوں کو مثل لکڑیوں کے تنور میں۔

بگذار کبر و عجب ہم شوخا کپائے ہم گناں
ماند بدوزخ مدتی خود بین کہ باشد کینہ ور

تکبر اور تعجب چھوڑ تمام لوگوں کے پاؤں کی خاک ہو، رہے گا دوزخ میں جانے تو خود دیکھ جو کینہ زیادہ۔

چوں تو بگوئی عیب کس صد عیب آید پیش تو
مکرے وعذرے ہم مکن تا تو نیفتی در سقر

جب تو کہے عیب کسی شخص کا سو عیب آئیں گے سامنے تیرے، مکر اور عذر بھی نہ کرتا کہ نہ پڑے تو دوزخ میں۔

ہرگز مکن استیزہ راگرچہ بود حق سوئے تو
باحوری شینی در جناں کوشک بیابی در صدر

ہرگز نہ کر جنگ لڑائی اگرچہ ہو اللہ تعالیٰ کے لیے، حوروں کے ساتھ بیٹھے تو جنت میں کوٹھری میں محل۔

....

عطسہ: چھینک۔ بزند: مارے۔ مسلمے: مسلمان۔ تحمید: الحمد اللہ۔ متصل: اس وقت۔ گو: کہے۔ یرحمک: اللہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر۔ فرض کفایہ: وہ فرض ہے کہ پوری جماعت میں ایک آدمی کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے، اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو تمام گناہ گار ہوں گے۔ سبقت: پہل۔ پیش: آگے۔ گوش: کان۔ دنداں: دانت۔ شکم: پیٹ۔ فائدہ: حدیث پاک میں ہے مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسِ بِحَمْدِ اللهِ اَمَنَ مِنَ الشُّوْصِ وَالْعَلُوْصِ۔ جو آدمی چھینک لینے والے سے پہلے الحمد اللہ شریف کہے وہ دانت، کان اور پیٹ کے درد سے امان میں رہے گا۔
حاسد: حسد کرنے والا یعنی کسی کے پاس اچھی چیز دیکھ کر جلنا۔ نیابد: نہیں پاتا۔ نیکوئی: بھلائی۔ نیاساید: نہیں آرام پاتا۔ بین: دیکھ۔ ماند: رہے گا۔ کینہ ور: دشمنی والا۔ مکر: فریب، دھوکہ۔ نیفتی: نہ پڑے تو۔ سقر: دوزخ۔ استیزہ: جنگ، لڑائی جھگڑا۔ سوئے: طرف۔ حور: جنتی عورتیں۔ شینی: بیٹھے گا تو۔ جناں: جمع جنت۔ کوشک: محل، کوٹھری۔ صدر: بلند۔

کبرے مکن با ہیچکس داں جملہ را بہتر ز خود
چوں کبر بکنی کسے باشی زگراں بدتر

تکبر نہ کر کسی شخص کے ساتھ تمام کو جان تو اپنے سے بہتر، جب تکبر کرے تو کسی شخص کے ساتھ مجوسیوں سے برا ہو گا زیادہ۔

کبراست کار ابلیس را باید تواضع پیشہ کن
تا حق ببردار ترا اندر میانِ بحر و بر

تکبر ہے کام ابلیس کا چاہیے کہ عاجزی کا طریقہ بنا، تا کہ اللہ تعالیٰ اٹھائے تجھے دریا اور خشکی کے درمیان۔

چوں پیرو کودک در نظر آید ترا تعظیم کن
کودک بدانی بے گناہ در پیر طاعت بیشتر

جب بوڑھے اور بچے کو نظر میں لائے تو عزت کر اس کی، بچے کو جانے تو بے گناہ بوڑھے کی نیکیاں زیادہ۔

مومن ندار کینہ اندر درونِ جانِ خود
شب راچو خسپد جانِ من کینہ بشوید از جگر

مومن نہیں رکھتا دشمنی اپنے دل میں، رات کو جب سوئے تو اے جان میری دشمنی دھو دل سے۔

ہر جا شجر بیند کسی گشتہ نگوں سوئے زمیں
خدمت کند ہم پست خم چوں بگذرد تحت الشجر

ہر جگہ درخت دیکھے شخص جھکا ہوا زمین کی طرف، خدمت کر کمر ٹیڑی کر جب گزرے نیچے درخت کے۔

عیسیٰ شدہ بر اسماں کردہ تواضع خلق را
قاروں شدہ زیر زمین چوں کرد بخل و کبر سر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوا آسمان پر کی عاجزی مخلوق کی، قاروں ہوا نیچے زمین کے جب کیا بخل اور تکبر بڑائی۔

چوں تو شجر بینی نگوں راکع شدہ سوئے زمین
آرے ہموں گردنگوں شاخے کہ باشد میوہ ور

جب تو درخت دیکھے جھکا ہوا مڑا ہو زمین کی طرف، ہاں وہی ہے میوہ والی شاخ جو جھکی ہوئی ہے۔

....

داں: جان۔ جملہ گبراں: جمع گبر مجوسی، بے دین آگ کی پوجا کرنے والے۔ بدتر: بہت بُرا۔ کار: کام۔ ابلیس: شیطان۔ تواضع: عاجزی۔ پیشہ: طریقہ، عادت۔ بیردار: بلند کرے۔ میاں: درمیان۔ بحر: دریا۔ بر: جنگل، خشکی۔ پیر: بوڑھا۔ کودک: بچہ۔ تعظیم: عزت کر۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ شب: رات۔ خسپد: سوتا ہے۔ کینہ: دشمنی۔ بشوئد: دھو۔ شجر: درخت۔ گشتہ: ہوا۔ نگوں: جھکا ہوا۔ پشت: کرم، پیٹھ۔ خم: ٹیڑھی۔ تحت: نیچے۔ عیسیٰ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ راکع: رکوع کرنے والا۔ سوئے: طرف۔ آرے: ہاں۔ ہموں: وہی۔ میوہ ور: میوے والی۔

باب بیست و پنجم در بیان اخلاص و ریا و عبادت و جز آں

باب پچیسواں اخلاص اور دکھاوے اور عبادت کے بیان میں۔

صوم و صلوٰۃ و صدقہ ھم بہر خدا خالص کنی
نے بہر جنت حور نے بہر خلاصی از سقر

روزہ نماز اور صدقہ بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کر، نہ جنت کے لیے نہ حور نہ دوزخ سے نجات کے لیے۔

از بہر دنیا یا عمل بہر جزا عقبیٰ کنی
مزدور باشی بے شکے کامل نیابی ایں اجر

دنیا کے لیے یا کلام واسطے آخرت کی جزا کے کرے، مزدور ہو گا بے شک مکمل نہ پائے اجر ثواب۔

حق را بیابی آنگہے کارے کنی از بہر او
مخلص چو گشتی جانِ من بینی خدا را از چشمِ سر

اللہ تعالیٰ کو پائے تو اس وقت جب کام کرے تو اس کے لیے، مخلص جب ہو تو جان میری دیکھے تو دیکھے تو سر کی آنکھ سے۔

اخلاص دراد درکار ہا اخلاص کن
کفرے بداں سمعہ و ریائی از مرائی کس بتر

اخلاص رکھے تو ہر کام میں اخلاص کر، دکھاوا کرنا سنانا کفر جان نہیں دکھاوا کرنے والے سے برا کوئی۔

چوں ذکر گوید پاسباں از بہر آں طاعت کنی
بز کار گردد شکر گو باشد منافق بے خبر

جب ذکر کرے تو چوکیدار کا واسطے اس کے اطاعت کرے تو، دنیا و مافیہا پائے گا بے شک جنت سے دور ہو گا زیادہ۔

چپ و راست بیند بندۂ چوں اندر نماز خویشتن
گوید خدامے بنگری از من مگر او خوب تر

اپنے دائیں بائیں دیکھے جب بندہ نماز میں، کہے اللہ تعالیٰ نہیں دیکھا میرے سے مگر وہ اچھا زیادہ۔

دل را چو بندی بخدا درکار ہائے راہِ حق
مقدار کارے آنچناں تا اجر یابی پر گہر

دل کو جب باندھے تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی راہ کے، اندازے اس کام کے پائے گا تو اجر بھرا ہوا موتیوں سے۔

....

صوم: روزہ۔ صلوٰۃ: نماز۔ خلاصی: چھٹکارا۔ سقر: دوزخ۔ از بہر: واسطے۔ جز: ثواب۔ عقبیٰ: آخرت۔ سمو: سنانا۔ ریا: دیکھاوا۔ مرائی: دیکھاوا کرنے والا۔ ابدتر: اصل۔ بدتر تھا: بہت برا۔ پاسبان: چوکیدار۔ ذکر گو: ذکر کرنے والا۔ بیابی: پائے گا۔ تو مانی: رہے گا تو، یعنی اگر عبادت دنیا طلب کرنے کے لیے کریں، تو قرآن پاک میں ارشاد ہے: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ جو انسان دنیا کا نفع حاصل کرنا چاہتا ہے ہم اسے دے دیں گے اور اس کے لیے آخر میں کوئی حصہ نہیں۔ چپ: بائیں۔ راست: دائیں۔ بیند: دیکھے۔ بنگری: دیکھا ہے تو۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا يَعْلَمُ الْمُصَلِّيْ مَنْ نَيَاجِيْ مَا الْتَفَتَ اگر نمازی یہ جانتا ہے کہ وہ کس سے مناجات کر رہا ہے تو وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ بندی: باندھے تو۔ پر گہر: موتی بھرے ہوئے۔

ورتو بخواہی از خدا حور قصر اندر جناں	صدحور یابی درجناں حق را نیابی اے پسر

اوراگرتو چاہے حور، محل جنت میں، سوحوریں پائے گا جنت میں تو اللہ کو نہ پائے گا اے بیٹے۔

☆☆☆☆☆

باب بیست و ششم دَر توکل ورضا وخوف ورجا

باب چھبیسواں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور رضامندی اور خوف اور امید میں۔

چونتو کنی برحق توکل ہم رضا درکار ہا	بیشک ولی گردی یقین در سلک خاصاں معتبر

جب کرے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رضامندی میں ہر کام میں، بیشک دوست ہوگا اچھوں کا۔

جملہ سپردم کارہا در حضرت اے بادشاہ	گو ایں سخن در روز و شب ترس از کس وگر

تمام کام سپرد کیے میں نے اعلیٰ بارگاہ تیری اے بادشاہ، کہے یہ بات دن اور رات میں ڈر اللہ سے نہ کر کسی دوسرے سے۔

خوفِ خدا باید آنچناں جز من مگو کس نے دوزخی	امید باید ایں چنیں باشم بجنت در صدر

خوف خدا چاہیے اس طرح کہ کہے تو سوائے میرے کوئی دوزخی نہیں، امید چاہیے اس طرح ہو کہ ہوں میں جنت میں بلند۔

مسلم بباید درمیاں خوف ور جا ہر دو طرف	خوفش بباید اندکے امید باید بیشتر

مسلمان کو چاہیے خوف اور امید کے دونوں طرف درمیان ہونا، خوف اس کا چاہیے تھوڑا امید چاہیے زیادہ۔

ابلیس شش لک سال گو میکرد طاعت راندہ شد	بوبکر در پیش بت کردند بروے صد نظر

ابلیس نے چھ لاکھ سال اطاعت کی مردود ہوا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بتوں کے سامنے (نہ جھکے) اس پر سو نظر کی۔

....

ور: اور اگر۔ قصر: محل۔ جناں: جنت۔

توکل: بھروسہ۔ رضا: رامسکو یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا۔ خوف: ڈر۔ رجا: امید۔ ولی: دوست۔ سلک: لڑی۔ جملہ: تمام۔ سپردم: سپرد کیا میں نے حضرت علیٰ بارگاہ۔ ترس: ڈر۔ باشم: ہوں میں۔ صدر: بلند۔ مسلم: مسلمان۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ۔ یعنی ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے۔ اندکے: تھوڑا۔ ابلیس: شیطان۔ شش لک: چھ لاکھ یعنی کثرت عبادت۔ راندہ: مردود۔ بوبکر: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ کا نام عبداللہ ہے، جاہلیت کے دور میں عبدالعزیٰ نام تھا، زمانہ جاہلیت میں کسی بت کے سامنے سر کبھی نہیں جھکایا۔

دل راندای ملتفت تازندہٗ از بہرناں	روزی رساند ذوالمنن دارد خزائن گنج زر

دل کو نہ رکھے تو متوجہ روٹی کے لیے جب تک زندہ رہے، روزی پہنچائے گا اللہ تعالیٰ خزانہ اور سونا رکھتا ہے وہ۔

بخشش ندانی از کسے جز از خدائے جانمن	چوں مرترا بخشد کسے جن و ملائک یا بشر

بخشش نہ جانے تو کسی شخص سے سوائے اللہ تعالیٰ کے اے جان میری، مثل خاص تجھے بخشے گا کوئی انسان جن اور فرشتے کے۔

خالق ہمیگوید ترا اندر بلاہادہ رضا	ورنہ بروزیر سما خلق طلب جز من دگر

تمام مصیبتوں میں بھی خالق کو رضامند کرے تو، ورنہ زمین وآسمان سے نکل کوئی دوسرا خدا طلب کر سوائے اللہ کے۔

تکیہ مکن برکارِ خود عجبے طاعت ہم مکن	بلعم وہم برصیصیا گشتند ملعون خاک سر

بھروسہ نہ کر اپنے عمل پر اطاعت کو اچھا زیادہ نہ جان، بلعم اور برصیا کی طرح ہوگا تو معلون ذلیل بھی۔

☆☆☆☆☆

باب بیست و ہفتم دَر بیان صبر وشکر

باب ستائیسواں صبر اور شکر کے بیان میں۔

فرحت چو خواہی دائما ہمدم بسازی صبر را	ہرگز ندیدم در جہان از صبر چیزے خوب تر

آرام جب چاہے تو ہمیشہ ساتھی بنائے تو صبر کو، ہرگز نہیں دیکھا میں نے جہاں میں صبر سے بہتر کوئی چیز کو۔

....

ملتفت: متوجہ۔ تازندہٗ: جب تک تو زندہ رہے۔ ناں: روٹی۔ رساند: پہنچائے گا۔ ذوالمنن: احسانوں والا، یعنی اللہ تعالیٰ۔ خزائن: خزانہ۔ گنج: خزانہ۔ زر: سونا۔ جیسے ارشاد باری ہے: وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ رزق ہمارا آسمانوں میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ ملائک: جمع ملک فرشتہ۔ بشر: انسان۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ بلائے: مصیبت۔ دہ: دے۔ تکیہ: بھروسہ۔ عجبے: یعنی اپنے آپ کو اچھا جاننا۔ بلعم بن باعورا بنی اسرائیل میں مستجاب الدعوات ولی تھا کافروں کے کہنے پر اور ابلیس کے بہکانے سے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بددعا کی جس کی وجہ سے آپ کا لشکر چالیس سال جنگل میں رہا آخر حضرت یوشع علیہ السلام کی دعا سے وہ بے ایمان ہوکر مرا، یہ واقعہ تفسیر مظہری جلد سوم صفحہ ۴۴۳۔ برصیصیا: ایک زاہد کا نام یہ شیطان کے بہکانے سے زنا اور کفر کیا، بے ایمان ہوکر مرا پورا واقعہ شرح تحفہ گھلوی میں پڑھیں۔ فرحت: خوشی، آرام۔ دائما: ہمیشہ۔ ہمدم: ساتھی۔ بسازی کرنا: بنا تو۔ صبر: تکلیف دکھ مصیبت برداشت کرنا۔ خوبترا: اچھی، زیادہ۔ جیسے حدیث پاک میں ہے: اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ یعنی صبر خوشی کی چابی ہے۔

صبرے بکن درکار ہاکز صبر یابی صد فرح		ظالم چو بینی خصم را صبرے بکن یابی ظفر

صبر کر ہر کام میں صبر سے پائے گا تو سو خوشی، ظالم دشمن کو جب دیکھے تو صبر کر پائے گا تو کامیابی۔

ظالم جو ظلمی میکند صبرے بکن باکس مگو		از کس نخواہی داد چوں دادت دہد آں دادگر

ظالم جب ظلم کرے صبر کر کسی سے نہ کہہ، کسی شخص سے نہ چاہے تو انصاف خود انصاف تجھے دے گا وہ انصاف والا۔

داں نصف ایماں صبر را ہم شکر را نصفے دگر		محکم بکن ایں ہر دو را مومن بگردی بے خطر

جان آدھا ایمان صبر کو شکر کو بھی آدھا اور اگر، مضبوط کرے ان دونوں کو مومن ہو گا بے خوف۔

امید کس در دل مکن امید کن برخالقے		کو رزق بدہد وحش را طیر و بہائم ہم بشر

کسی شخص سے دل میں امید نہ کر امید کر پیدا کرنے والے پر، جو رزق دیتا ہے جنگلی جانوروں پرندوں جانوروں انسانوں کو۔

موجود داری نعمتی قیدش بکن در شکرِ حق		زائد براں خواہی اگر شکرے بکن اے نامور

موجود رکھے تو نعمتیں مضبوط اس کو کرے تو شکر سے، زیادہ ان سے اگر چاہے تو کر شکر اے مشہور۔

گرچہ مراتب بیعدد دارد وغنی شاکر وے		او کے رسد باصابرے کو صبر بکند در فقر

اگرچہ مرتبہ بے شمار رکھتا ہے دولت مند اللہ تعالیٰ اس کا شکر کرنے والا، کیسے پہنچے گا وہ ساتھ صابر کے جو صبر کرتا ہے فقیری میں۔

شاکر سلیمان گرچہ بود اندر غنا و سلطنت		او کے رسد با مصطفیٰ کردہ بدر ویشی صبر

شاکر اگرچہ سلیمان علیہ السلام تھے دولتمندی اور سلطنت میں، کیسے پہنچ سکتے ہیں وہ ساتھ مصطفیٰ کے کیا ساتھ درویشی کے صبر۔

....

صد: سو۔ فرح: خوشی۔ خصم: دشمن۔ ظفر: کامیابی۔ قرآن پاک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ باکس مگو: کسی شخص کو نہ کہے۔ داد: انصاف۔ دادگر: انصاف کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ۔ نصف: آدھا۔ محکم: پختہ، مضبوط۔ بگردی: ہوگا۔ تو کو: اصل میں کہ او تھا وہ جو۔ بدہد: دیتا ہے۔ وحش: جنگلی جانور۔ طیر: پرندہ۔ بہائم: جمع بہیمہ جانور، چوپائے۔ بشر: انسان۔ قید: مضبوط۔ زائد: زیادہ۔ نامور: مشہور۔ یعنی خداوند کریم کا شکر کرو تو زیادہ نعمتیں عطا ہوں گی۔ جیسے ارشاد ربانی ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ یعنی اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہاری نعمتیں زیادہ کروں گا۔ مراتب: مرتبے۔ بیعدد: بے شمار۔ غنی: شاکر، یعنی دولت مند، شکر کرنے والا۔ کو: اصل میں کہ او تھا۔ فقر: فقیری۔ جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے: اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ سلیمان: حضرت سلیمان علیہ السلام۔ غنا: دولت مند۔ سلطنت: بادشاہی۔

باب بیست وہشتم دَر بیان توبہ وزہد

باب اٹھائیسواں توبہ اور عبادت کے بیان میں۔

توبہ بکن امروز تو ہرگز مگو فردا کنم		شاید بمیری صبح دم فردا نیابی اے پسر

آج توبہ کر تو ہرگز نہ کہہ کہ کل کروں گا میں، شاید مر جائے تو صبح سانس کل تک نہ پائے تو اے بیٹے۔

توبہ کنی از صدقِ دل فیما مضیٰ آری ندم		چون یاد اری آن گناہ گردد خراب و منکسر

توبہ کر سچے دل سے جو گزر گیا اس پر لائے پریشانی، جب یاد آئے تجھے وہ گناہ ہو جائیں گے خراب اور شکستہ۔

زہدے بکن دستی مزن در مال و دنیا جانمن		ہر ذرہ را باتو بود فردا حساب و ہم حصر

عبادت کر دنیا کے مال میں ہاتھ نہ مار اے جان میری، ہر ذرّہ کے تجھ پر ہے کل قیامت کے دن حساب و شمار ہونا۔

گر بندۂ مانی از گناہ آں گرچہ باشد ذرۂ		نزدیک حق آں بہتر است از طاعتِ جن و بشر

اگر بندہ رکے ایک گناہ سے وہ اگرچہ وہ ذرہ برابر، نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہتر ہے جن و بشر کی فرمانبرداری اطاعت سے۔

گر بندۂ باصدق دل توبہ کند از معصیت		بروے نماند ذرۂ زاں کردہا باقی اثر

اگر بندہ صدق دل سے توبہ کرے گناہوں سے، اس پر جو اس نے کیے گناہ نہ رہے ذرہ اس سے باقی اثر۔

در بند دنیا چوں شوی طلبش کنی از ہر کسی		محروم مانی از خدا مبغوض گردی متحسر

دنیا کی قید میں جب ہو اس کو طلب کرے تو ہر شخص سے، محروم رہے تو اللہ تعالیٰ سے ناپسند ہو گا نقصان والا۔

....

امروز: آج۔ فرد: کل، یعنی آنے والا دن۔ بمیری: مر جائے تو۔ صبح دم: صبح کے وقت، یعنی آج کا دن توبہ کر شاید کل کا دن تجھے نصیب نہ ہو۔ صدق دل: سچے دل۔ فیما مضیٰ: جو گزر گیا۔ ندم: پریشانی۔ منکسر: شکستہ۔ حدیث پاک میں ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ زاہد: یعنی دنیاوی لذتوں کو چھوڑنے والا آخرت کی فکر کرنے والا۔ دستی: ہاتھ۔ مزن: نہ مار یا نہ ڈال۔ فردا: قیامت کا دن۔ حصر: شمار کرنا، احاطہ کرنا، یعنی قیامت کے دن ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الخ یعنی جو شخص ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کا ثواب دیکھے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا اس کی سزا دیکھے گا۔ باز مانی: رک جائے تو۔ طاعت: عبادت۔ معصیت: گناہ۔ بند: قید۔ شوی: ہوئے تو۔ مبغوض: ناپسند۔ متحسر: نقصان والا۔

عصیاں بدانی دوستی کردن بدنیا ہم خطا
دشمن خداداں آں کسے مولع کہ باشد مال وزر

گناہ جانے تو دنیا سے دوستی کرنا غلطی بھی، دشمن جانے تو اللہ تعالیٰ کا وہ شخص جو حریص ہو مال وزر کا۔

فارغ شدی از سیم و زر رستی ز شیطان شرِ او
زاہد ز شیطان ایمنست وسواس نے بروے گذر

بے تعلق ہو تو چاندی سونے سے چھوڑے تو اس شیطان کے شر کو، عبادت کرنے والا شیطان سے بے خوف ہے شیطانی خیال کا اس پر گزر نہیں۔

اموالِ دنیا چون کسی بکند جمع دانی سگے
گو ہم شکم پُر می کند آں زر بداں سنگ و مدر

دنیا کا مالِ جب کو جمع کرے جانے تو اس کو کتا، پیٹ کو جب پُر کرے جان اس کو لوہا پتھر مٹی کا ڈھیلا۔

درویش خواہد مال و زر اور امداں درویش تو
ہست او مفادر دزد دین دیو بداں صورت بشر

درویش جو چاہے مال ودولت نہ اس کو تو درویش جان، ہے وہ دھوکہ باز چور باز چور دین کا جن شیطان جان بصورت انسان۔

چون ہست دنیا بے وفا در بند او بودن خطا
در جمع او داں صدعنا در دیں نہ سودے بل ضرر

جب ہے دنیا بے وفا اس کی قید میں ہونا غلطی ہے، اس کو جمع کرنا جان سو مصیبت دین میں نہیں نفع بلکہ نقصان ہے۔

☆☆☆☆☆

باب بیست ونہم دربیان بخل وسخاوایثار وامساک

باب انتیسواں کنجوسی اور سخاوت اور قربانی اور امساک کے بیان میں۔

گر دور داری خویشتن از بخل واز امساک ہم
رستہ شوی یابی جناں شینی چو شاہاں در صدر

اگر دور رکھے تو اپنے آپ کو کنجوسی اور امساک سے بھی، نجات پائے گا تو جنت میں بیٹھے گا تو مثل بادشاہوں کے بلندی میں۔

....

عصیاں: گناہ۔ خطا: غلطی۔ مولع: حریص لالچی، جیسے حدیث شریف میں ہے: حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیۃٍ محبت دنیا کی ہر گناہ کا سر ہے۔ فارغ: الگ۔ بے تعلق۔ سیم: چاندی۔ زر: سونا۔ رستی: چھوٹ۔ شراو: شر اس کے۔ ایمن: بے خوف۔ وسواس: شیطانی خیال۔ اموال: مال۔ سگ: کتا۔ شکم: پیٹ۔ سنگ: پتھر۔ مدر: مٹی کا ڈھیلا، یعنی کچی اینٹ۔ درویش: اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا۔ مداں: نہ جان۔ مفادر: دھوکہ باز، دزد چور۔ دیو: جن شیطان۔
بخل: وہ جو اپنے ضروریات میں تو خرچ کرے لیکن واجبات شرعیہ ادا نہ کرے۔ امساک: روکنا یعنی وہ جو نہ خود خرچ کرے اور نہ دوسروں کو دے۔
رستہ نجات پانے والا۔ جناں جمع جنت۔ شینی: بیٹھے گا تو۔ صدر بلند۔

ایثار راھم پیشہ کن چیزے نخواہی از کسے
مخطور دانی خواستن دادن لطیف و خوبتر

ایثار کو بھی طریقہ بنا چیز نہ چاہے تو کسی شخص سے، منع جانے تو مانگنا دینا لطیف اور اچھا زیادہ۔

صد چند کس از صوفیاں بودند عمری در سفر
گشتند تشنہ ہر یکے بود ابریق بریک نفر

سو آدمی صوفیاء کی عمر سے تھے سفر میں، ہوئے پیاسے ہر ایک پانی کی ایک بوند ایک آدمی پر۔

او داد اُورا اُو بدو مردند جملہ تشنگان
آں آب ماندہ ہم چنیں آنجا نماندہ کس دگر

اس نے دیا اس کو اس نے دوسرے کو مر دے تھے تمام پیاسے، وہ پانی پڑا رہا اسی طرح اس جگہ نہ پیا کسی دوسرے نے۔

ہم صدر و مسند منزلت محراب ومحفل جائے گاہ
ایثار کن بر دیگراں گردی تو شخصِ معتبر

صدر اور مسند تیری منزل محراب اور محفل عزت کی جگہ بھی، ایثار کر دوسروں پر ہوگا تو معتبر شخص۔

دشمن خدا شخصے بداں کو پیشہ سازو بخل را
محبوبِ حق داں آں کسے ایثار بکند سیم و زر

خدا کا دشمن جان اسی شخص کا جو بخل کو طریقہ بنائے، اللہ تعالیٰ کا محبوب جان اس کو جو خرچ کرے سونا چاندی۔

ہرگز مبر مالے فرو از بہر روز نیستی
آں روز آید چوں ترا آں مال گردد مستتر

ہرگز نہ مال نیچے واسطے اس کے نہ ہو تو آج روز، وہ دن آئے گا جب تیرا وہ مال چھپ جائے گا۔

از بہر دختر یا پسر مالے مکن زیر زمین
حاجت چو افتد شان گہے ہرگز نگوید کس خبر

واسطے بیٹے اور بیٹی کے نہ کر مال نیچے زمین کے، حاجت جب پڑے گی ہرگز اس کی کبھی نہ کہے کوئی شخص خبر۔

....

ایثار: قربانی۔ پیشہ: طریقہ۔ نخواہی: نہ مانگ تو۔ مخطور: منع۔ خواستن: مانگنا۔ صد چند کس: سو افراد۔ تشنہ: پیاسا۔ آبک: تھوڑا سا پانی۔ نفر: افراد۔
اس شعر کا مقصد حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ بیان کیا ہے، ایک سو افراد سفر پر تھے ان کو پیاس لگی ایک کے پاس تھوڑا سا پانی تھا اس نے اپنے دوست کو پانی دیا اس نے دوسرے کو دیا، حتیٰ کہ سب کے سب پیاسے شہید ہو گئے، آج کا وقت تو نہیں تھا کہ پہلے خود پھر دوسروں کو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت دیکھیے ارشاد ہے: وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ صحابہ کرام ضرورت مند ہوتے ہوئے بھی دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ صدر: بلند جگہ۔ مسند: ٹیک لگانے کی جگہ۔ محراب: وہ جگہ جہاں امام کھڑا ہوتا ہے۔ محفل جانگاہ: عزت کی جگہ۔ ایثار: قربانی۔ مبر: نہ۔ فرو: نیچے۔ نیستی: نہ ہونا۔ مستتر: پوشیدہ۔ دختر: لڑکی۔ پسر: لڑکا۔ حاجت: ضرورت۔ افتد: پڑے۔ گہے: کبھی۔

ہم بر خدا بسپار شان میری نمیرد اُو گہے	ازکار شاں بیغم شوی اندیشہ را از دل ببر

اللہ تعالیٰ کے سپرد کران کو مرجائے یا نہ مرے وہ کبھی، ان کے کام کے لیے بے خوف ہو خوف کو دل سے باہر نکال۔

ایں مال باشد مار تو آں ماردان زنار تو	زنار فردا نارِ تو ایں نار برزنار تو

یہ مال ہوگا سانپ تو اس سانپ کو جانے زنار، زنار کل قیامت کے دن آگ تو اس آگ میں اوپر تیرے زنار۔

☆☆☆☆☆

باب سی ام در تواضع و خلق حسن و نفع رسانیدن خلق را

باب تیسواں عاجزی اور حسنِ اخلاق اور نفع پہنچانے مخلوق کے بیان میں۔

باخلق ورزش کن نکوتا دوست کردی جملہ را	بانغز مرداں خلق کن بازشت خویاں بیشتر

اخلاق کو اختیار کر اچھا تا کہ دوست کرے تو تمام کو، نیک لوگوں کے ساتھ اخلاق کر بری عادت والوں کے ساتھ زیادہ۔

آنکس تواضع میکند با او بکن صد چندآں	ورکس تکبر می کند صدقہ بداں باا و کبر

وہ شخص جو عاجزی کرے ساتھ اس کے کر سو گنا، اور اگر کوئی کرے تکبر جائز جان صدقہ ساتھ اس کے تکبر کو۔

چوں تو بخواہی باکسے بودن بیک جا مدتے	گر روز را گوید شبست بنمائی پروین ہم قمر

جب چاہے تو کسی کے ساتھ رہنا ایک ساتھ جگہ مدت کچھ، اگر دن کو کہے رات دیکھائے تو چاند بھی ستارے بھی۔

گر مردمے منکر شود باتو ستیزد ہر دمے	گوید حماری اسپ را گر تازیت گوئی حمر

اگر آدمی منکر ہوں تیرے ساتھ لڑائی ہر وقت، کہے گدھا گھوڑا کو اگر عربی گھوڑا کہے تو خچر۔

بسپار: سپرد کر۔ میری: مرجائے گا تو۔ بیغم: بے خوف۔ مار: سانپ۔ زنا: یعنی گلے میں لپیٹا ہوا ہوگا اور وہ زنا آگ ہوگی، لہٰذا چاہیے کہ اس نار یعنی مال کو زنا اہل کفر پر چھوڑ دے اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو۔

ورزش: اختیار۔ نغز مرداں: نیک لوگ، نرم مزاج۔ زشت: خوبیاں بُری عادت والے سخت مزاج۔ صد چند: سو گنا۔ تکبر: بڑائی۔ کبر: تکبر۔ بودن: رہنا۔ مدتے: عرصہ۔ شبست: رات ہے۔ بنمائی: دکھائے۔ پروین: ستارے۔ قمر: چاند۔ مردم: لوگ۔ منکر: انکار کرنے والے۔ ستیزد: لڑائی، جھگڑا۔ بردمے: بروقت۔ حمار: گدھا۔ اسپ: گھوڑا۔ تازی: عربی گھوڑا۔ حمر: جمع حمار خچر۔

رنجہ مشو اندوہ مکن خلقے چو گوید بدترا	مخلوق بدہا برخدا گفتہ کہ ناید درحصر

رنجیدہ نہ ہو غم نہ کر مخلوق جب تجھے برا کہے، مخلوق بری باتیں خدا کو کہتی ہے جو نہیں آتی شمار میں۔

از مدح کس خوش دل مشو اندوہ دشنامی مکن	از مداح نے باشد نفع و زہجو کے باشد ضرر

کسی کے تعریف کرنے سے خوش دل نہ ہو غم گالی دینے سے نہ کر، نہ تعریف کرنے سے ہوگا نفع اور (کسی کے) برا کہنے سے نہ ہوگا نقصان تیرا۔

سخنے کہ گوئی باکسے برقدر عقل او بگو	عالم چو بینی سامع ست باا و بگو چوں درو گہر

بات جو کہے تو کسی شخص سے اوپر اندازے عقل کے اس کو کہے، عالم جب دیکھے تو سننے والا ہو ساتھ اس کے کہ مثل گوہر موتی کے۔

چوں تو بدانی جاہل است فہمی ندارد در سخن	سخنے بگوئی آنچناں دردوے کند قدری اثر

جب جانے تو کہ جاہل ہے سمجھ نہیں رکھتا بات میں، بات کہے تو اس کو ایسی اس پر کرے تھوڑا اثر۔

لطفے و نرمی کن بسی قصد خریدن چوں کنی	باید فروشی ہم چنیں تا سود بینی زاں تجر

مہربانی اور نرمی کر بہت ارادہ جب خریدنے کا کرے تو، چاہے کہ بیچے بھی اسی طرح تا کہ نفع دیکھے تو اس تجارت سے۔

نفعے رساں مرخلق را در بند نفع خود مشو	میکن چنیں تازدہ بے شک شوی خیرالبشر

نفع پہنچا مخلوق کو اپنے نفع کی فکر میں نہ ہو، کر اسی طرح تا کہ زندہ بے شک ہو تو انسانوں سے اچھا۔

ہرگز نخواندم در کتب نشنیدہ ام از عالماں	ہم چوں جزائے نافعاں باشد جزائے کس دگر

ہرگز نہیں پڑھا میں نے کتابوں میں نہ سنا ہے میں نے علماء سے، نہ نفع پہنچانے والوں کی مثل سوائے ہوگا کوئی شخص دوسرا۔

رنجہ: رنجیدہ۔ مشونہ: ہوا۔ ندوہ: غم۔ بدتر: برا تجھے۔ بدہا: بُری باتیں۔ ناید: نہ اے۔ حصر: شمار، گنتی۔ مدح: تعریف۔ شنامی: گالی۔ ہجو: برائی۔ ضرر: نقصان۔ سخنے: بات۔ قدر: مطابق۔ سامع: سننے والا۔ دروگہر: موتی۔ جسے حدیث شریف میں كَلِّمُوا النَّاسَ الخ یعنی لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔ بدانی: جانتا ہے تو۔ جاہل: بے علم۔ فہمی: سمجھ۔ قدرے: تھوڑا۔ لطفے: مہربانی۔ قصد: ارادہ۔ فروشی: فروخت کرے تو۔ ہم چنیں: اسی طرح۔ سود: نفع۔ تجر: تجارت۔ نفع: فائدہ۔ رساں: پہنچا۔ مر: خاص۔ خلق: مخلوق۔ بند: قید۔ مشو: نہ ہو۔ میکن: کر۔ حدیث پاک میں ہے: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ بہترین وہ انسان ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ نشنیدہ ام: نہیں سنا میں نے۔ جزائے: سوا۔ نافعاں: نفع پہنچانے والا۔

نانے بدہ درویش را رستہ شوی در دوجہاں ۔۔۔ نظرے کنی چوں برگدا بر تو کند حق صد نظر

روٹی دے درویش کوتا کہ نجات پائے تو دونوں جہانوں میں، نظر کرے جب تو فقیر کو تجھ پر اللہ تعالیٰ سو نظر رحمت فرمائے گا۔

رنجے بکن دردے بکش راحتے رساں مرخلق را ۔۔۔ این کاردار اجر ہا زین نیست کاری خوبتر

تکلیف اٹھا مشقت کھینچ خاص مخلوق کو آرام پہنچا، یہ کام رکھتا ہے ثواب بہت اس سے نہیں کام اچھا۔

شوسنگ زیریں آسیا رنجے بکش راحت رساں ۔۔۔ ورنہ چو خیرہ مسخرہ نانے طلب از دربدر

آٹے والی چکی کا نچلہ پتھر ہو تکلیف کھینچ راحت پہنچا، ورنہ مثل بے حیا کے روٹی مانگے گا دربدر سے۔

خوش وقت آں مرغیکہ اُو اُفتد بدام مردمے ۔۔۔ اورا فروشد نانِ خرد بدہد بزن دختر پسر

اچھے وقت وہ پرندہ اس آدمی کے جام میں پڑتا ہے، اس کو بیچے روٹی خریدے اور دے بیوی بچوں بچیوں کو۔

سائل چو افتد پیسِ در از تو بخواہد نانکے ۔ منعے کنی چوں نان ازو یا خود کنی ازورا نہر

جب تیرے پاس دروازے پر سائل پہنچے اور تجھ سے روٹی مانگے، جب اس کو روٹی نہ دی یا اس کو ڈانٹ دیا۔

گوید خدا ناں خواستم مار اندادی لقمۂ ۔۔۔ از در چورانی سائلے گوید مرا را ندادی زور

فرمائے گا اللہ تعالیٰ روٹی مانگی تھی میں نے مجھے نہ دیا تو نے ایک لقمہ، جب دروازے سے سائل کو بھگائے کہے کہ خاص کر تجھے نہ دی طاقت

چوں تو برانی سائلے زو باز داری لقمۂ ۔۔۔ یابی عذابے زیں گنہ سالے ہزارے در سقر

جب تو سائل کو بھگاتا ہے اس سے روٹی کو دور کرتا ہے، پائے گا تو عذاب اس گنہ سے کئی ہزار سال جہنم میں۔

نان: روٹی۔ بدہ: دے۔ رستہ: نجات پانے والا۔ شوی: ہوئے تو۔ گدا: فقیر۔ حدیث شریف میں ہے: اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ الخ یعنی تم زمین والوں پر رحم کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ رنجیدہ: تکلیف۔ بکش: کھینچنا۔ راحت: آرام۔ رساں: پہنچا۔ شو: ہو۔ سنگ زیریں: نچلا پتھر۔ آسیا: چکی، یعنی آٹا پیسنے والی چکی۔ خیرہ: بے حیا۔ بعض نسخوں میں ہیز بھی آیا ہے جس کا معنی ہے ہیجڑہ مخنث۔ مسخرہ: نقال، یعنی جیسے چکی کا نیچے والا پتھر تکلیف برداشت کر کے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچاتا ہے یعنی آٹا مہیا کرتا ہے تو بھی تکلیف اٹھا خلقِ خدا کو نفع پہنچا ورنہ ہیجڑہ میں اور تیرے میں کیا فرق ہے۔ مرغ: مرغا، پرندہ۔ افتد: پڑتا ہے۔ دام: جال۔ فرشد: فروخت کرتا ہے۔ خوبرد: خرید۔ زن: عورت۔ دختر: لڑکی۔ پسر: لڑکا۔ سائل: مانگنے والا۔ نہر: جھڑکنا۔ قرآن پاک میں ہے: وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنی سوالی کو جھڑک نہ دو لیکن آج کل کے سوالیوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، موٹے تازے پھر بھی بھیک مانگ رہے ہیں۔ نان: روٹی۔ خواستم: چاہتا ہوں میں۔ مار اندادی: مجھے نہیں دیا تھا۔ لقمۂ: ایک ٹکڑا۔ یابی: پائے گا تو۔ سقر: دوزخ۔

چوں پیشہ بکنی ناں دہی جنت بیابی حور ہم ۔۔۔ خلعت بپوشی از خدا تاجے نہی بر فرق سر

جب طریقہ کرے تو روٹی دینے کا جنت پائے گا تو حور بھی، جنتی لباس پہنے تو اللہ تعالیٰ سے تاج رکھے گا سر پر۔

سائل بدانی ہدیہ از حق تعالیٰ بر درت ۔۔۔ صد چند کن تعظیم او ہم بخش اورا ماقدر

فقیر کو جانے تو تحفہ ہدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے دروازے پر، اتنی گنتی کر تعظیم اس کی دے دے اس کو جو طاقت ہو۔

ایتام را پرور بسی نانے بدہ ہم جامہ ۔۔۔ ہر لحظہ شفقت کن چناں تا یاد ناید شاں پدر

یتیم کی پرورش کر اچھی، روٹی دے کپڑا بھی، ہر لمحہ شفقت کر اس طرح تا کہ یاد نہ آئے ان کو باپ۔

خدمت کنی چوں مردمی باشد چو خادم پیش تو ۔۔۔ باید نوازی ہر زماں اور ابداں نور البصر

خدمت کرے تو جب آدمی کی ہوگا مثل نوکر کے سامنے تیرے، چاہے نوازے تو ہر وقت اس کو جاں آنکھ کا نور (بیٹا)

گر یکدو ناں پیش آورند تو لقمہ لقمہ بخش کن ۔۔۔ یابی فضیلت بیشتر آں ہر دور انتہا مخور

اگر ایک دو روٹی آگے لائے تو لقمہ لقمہ بخش دے، پائے گا فضیلت بہت اس سے ہر وقت پیٹ بھر کے نہ کھا۔

ایں حکمہا برا اغنیا نے بر فقیر وگرسنہ ۔۔۔ او خود بود محتاجِ ناں نانے کجا بدہد دگر

یہ حکم امیروں کو ہے نہ فقیر کو نہ بھوکے کو، وہ خود ضرورتمند ہے روٹی کب دے گا دوسرے کو۔

حدیث قدسی میں ہے: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے میرے بندے میں نے تجھ سے روٹی مانگی تھی تو نے ایک لقمہ بھی نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا یا اللہ تو تو ان چیزوں سے بے نیاز بے پرواہ ہے۔'' ارشاد ہوگا: ''تو نے سائل کو دروازے سے خالی لوٹایا تھا اور حقیقت میں سائل کا مانگنا میرا مانگنا تھا۔ سائل کو نہ دینا مجھے نہ دینا ہے۔'' خلعت: پوشاک۔ پوشی: پہنانا۔ ہدیہ: تحفہ، یعنی فقیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے، اس کی عزت کر۔ جیسے حدیث پاک میں ہے السائل هدية الله الى الغنى فقير ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے دولت مند کے لیے ہدیہ ہے۔'' ایتام: جمع یتیم۔ جامہ: کپڑا۔ ہر لحظہ: ہر لمحہ ہر گھڑی۔ شفقت: مہربانی۔ شاں: ان کو۔ پدر: باپ۔ خادم: خدمت کرنے والا۔ نوازی: عزت کر تو۔ نور البصر: آنکھ کا نور، یعنی بیٹا۔ حکما: جمع حکم۔ اغنیا: دولت مند۔ گرسنہ: بھوکا۔ محتاج: ضرورتمند۔

باب سی ویکم دَر بیان حلم وغضب میگوید

باب اکتیسواں حوصلے اور غصہ کے بیان میں۔

حلمے بکن باجملہ کس محبوب گردی بے شکے	ہرگز نباشد نزد حق از حلم چیزے خوب تر

حوصلہ کر تمام شخصوں میں محبوب ہوگا بے شک، ہرگز نہیں ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے حلم سے اچھی چیز دوسری۔

جاہل چوگوید بدترا حلمے بکن چیزے مگو	خلقے ترا ناصر شود بکند یاری یک دگر

جاہل جب کہے برا تجھے حوصلہ کر کچھ نہ کہہ، مخلوق تیری مددگار ہوگی کرے مدد ایک دوسرے کی۔

مردم چو خوانند علمہا عالم شود اندر جہاں	حلمے بنا شد چوں درو شجرے بدانی بے ثمر

لوگ جب پڑھیں علم عالم ہوں گے جہاں میں، حلم نہ ہو جب اس میں درخت جانے تو بغیر پھل کے۔

خشمے مکن برہیچکس غاصب بداں مغضوب حق	چوں بر تو بکند کس غضب سخنے مگوئی کن صبر

غصہ نہ کر کسی شخص پر غاصب کو جان مغضوب خدا، جب کوئی شخص تجھ پر غصہ کرے کچھ نہ کہہ صبر کر۔

عفوے بکن از مردماں خشمی کہ داری خور فرو	تاہیچکس نزدیک حق از تو نباشد دوست تر

معاف کر لوگوں سے غصہ نہ کر جو غصہ رکھے تو تو پی جا، تاکہ کوئی شخص نزدیک اللہ تعالیٰ کے تیرے سے نہ ہو زیادہ قریبی۔

خشمے بیاید چوں ترا کوہے نماید نزد تو	آں خشم چوں بخوری فرو یابی مزہ شیر وشکر

غصہ جب آئے تجھے پہاڑ دیکھے تو نزدیک، وہ غصہ جب پی جائے پائے گا مزہ دودھ شکر۔

داں اہل جنت آں کسی دروے چو بینی این صفت	ناگہ گند خشمے بکس ہم باز آید زود تر

جان جنت والے وہ جو اس میں دیکھے تو یہ صفت، اچانک کرے غصہ کوئی شخص لوٹ آئے جلدی۔

....

حلمے: حوصلہ برباری۔ جملگی: تمام۔ خوبتر: اچھی زیادہ۔ جاہل: بے علم۔ ناصر: مددگار۔ یاری: امداد۔ یک دگر: مل جل کر۔ مردم: لوگ۔ خواندن: پڑھتے ہیں۔ شجر: درخت۔ ثمر: پھل۔ خشمے: غصہ۔ غاصب: غصہ کرنے والا۔ مغضوب: حق، یعنی جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ عفو: معاف کر۔ خور: کھا۔ فرو: نیچے، جیسے ارشاد باری ہے ''غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔'' کوہے: پہاڑ۔ نماید: نظر آئے گا۔ یابی: پائے گا تو۔ شیر: دودھ۔ کو: اصل میں او تھا۔ ناگہ: اچانک۔ باز ید: پھر آئے گا۔ زودتر: جلدی زیادہ۔

چوں علم کس را داد حق با حلم شد او منتظم	چوں او نباشد بیغمے اندر جہاں مردے دگر

جب علم کسی شخص کو اللہ تعالیٰ دے حوصلے کے ساتھ ہو منتظم وہ، قبل اس کے نہ ہوگا بے خوف جہان میں کوئی شخص دوسرا۔

خشمے چو آید مرترا استادہ باشی می نشیں	در شستہ باشی خسپ تو اِلا باب سرد تر

غصہ جب آئے خاص تجھے کھڑا ہو تو بیٹھ جا، اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جا ورنہ ٹھنڈا پانی پی لے۔

جائیکہ خصمے بدبود کشتن ہمے خواہد ترا	حلمے مکن گردد زیاں میکن جوابش سخت تر

جس جگہ دشمن تجھے قتل کرنا چاہے، حوصلہ نہ کر نقصان ہوگا دے اس کو جواب سخت زیادہ۔

خشمے کہ بکنی روز را تا شب نباشی ہم چناں	خوشنود کن مغضوب را یابی جزائے بیشتر

غصہ جو کرے دن کو رات تک نہ ہو اسی طرح، راضی کر جس پر غصہ کیا پائے گا ثواب بہت زیادہ۔

☆☆☆☆☆

باب سی ودوم دَر بیان امرِ بالمعروف ونہی از منکر گوید

باب بتیسواں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں۔

فرض شد معروف امر و نہی منکر دان چنیں	بر جملہ مومن فرض داں پیر و جوان ہم بندہ حر

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا فرض جان اس طرح، تمام مومنوں پر فرض جان بوڑھے ہوں جوان بھی آزاد بھی غلام بھی۔

تذکیر راچوں بشنوی از گوش دل نیکو شنو	زشتی بگوید یا حسن خُذ مَا صَفا دَعْ مَا کَدَرْ

وعظ کو جب سنے تو تو غور سے سن اچھی طرح، برا کہے یا اچھا کہے تو اپنا لے برے کو چھوڑ دے۔

....

منتظم: انتظام کرنے والا۔ بیغمے: بے خوف۔ مرترا: خاص تجھے۔ استادہ: کھڑا ہو۔ نشین: بیٹھ جا۔ شستہ: بیٹھا ہوا۔ خسپ: لیٹ جا یا سو جا۔ اِلا: ورنہ۔ آبے: پانی۔ سرد: ٹھنڈا۔ جائیکہ: جس جگہ۔ کشتن: قتل کرنا۔ زیاں: نقصان۔ خشنود: راضی، خوش۔ مغضوب: ناراضگی جس پر غصہ کیا ہو۔ جیسے قرآن پاک میں ہے والکاظمین الغیظ و العافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔ معروف: نیکی۔ امر: حکم۔ نہی: منع۔ منکر: گناہ۔ جملہ: تمام۔ پیر: بوڑھا۔ بندہ: غلام۔ حُر: آزاد۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ الخ۔ ''نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔'' تذکیر: وعظ۔ نصیحت۔ بشنوی: سن تو۔ گوش دل: دل کے کان۔ زشتی: بری بات۔ حسن: اچھی۔ خذ ماصفا: جو اچھی بات ہو اسے اپنا لے۔ ماکدر: جو بری باتیں ہوں وہ ترک کر دے، سیدنا علی شیر خدا ﷜ ارشاد فرماتے ہیں: اُنْظُرُوْ اِلٰی مَاقَالَ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ قَالَ یعنی ''یہ نہ دیکھو کہ کس نے کیا کیا ہے باعمل ہے بے عمل ہے یہ دیکھو کہ کیا کیا ہے نیک باتوں پر عمل کرنا ہمارا کام ہے یہ نہ دیکھو کہنے والا کون ہے کیا نام ہے۔

پندے چو گوید عالمے آن را بصد عزت شنو ۔۔۔ در فسقِ او نظرے مکن در علم و کن نظر

نصیحت جب کہے عالم اس کو سو عزت سے سن تو، اس کی برائی میں نظر نہ کر اس کے علم میں نظر کر۔

از امر گردن یا منع چون کس عداوت می کند ۔۔۔ بگذار امر و منع ہم از وے بکن کلی حذر

امر و نہی سے جو شخص دشمنی کرتا ہے، اس کو امر و نہی کرنا چھوڑ کر مکمل پرہیز۔

پندے چو خواہی تا دہی اوّل بدہ مر خویش را ۔۔۔ پس پندہ مر اہل را منکوحہ دختر یا پسر

نصیحت جب کرے توں تو پہلے قرابت داروں کو کر، پھر نصیحت خاص اہل خانہ کو منکوحہ کو بیٹی یا بیٹے۔

سرگیں گلابہ منع شد کہگل بکن دیوار ہا ۔۔۔ سرگیں گلابہ چوں کنی گردد ملائل منتفر

گارے اور کیچڑ، گوبر کو دیواروں پر ملنا منع ہے، گارہ گوبر جب لا گئے تو فرشتے اس سے نفرت کرتے ہیں۔

پاچک مپز تو دیگ و نان گرچہ بود خاکسترے ۔۔۔ گوید نجس آں خاک را یوسف امام معتبر

گوبر پر دیگ روٹی نہ پکا اگر ہے راکھ، کہا پلید ہے وہ مٹی کو امام یوسف اعتبار والے نے۔

از شہر بعضی مرد مان بکنند عصیاں ہم گناہ ۔۔۔ مانع نگردو دیگراں گردو بلاشاں عام تر

بعض شہروں میں لوگ کرتے ہیں بدیاں بھی گناہ، روکنے والا نہ ہو دوسروں کو ہوئی مصیبت ان تمام پر۔

ترکے کنی معروف رانی نہی از منکر کنی ۔۔۔ اُفتی تو ہم اندر بلا خود را یکے زیشاں شمر

امر اور نہی کو چھوڑ نا نہ کرے تو منکر ہو گا اس سے، مصیبت میں پڑے گا تو خود کو عظمت والا شمار کرے۔

پندے: نصیحت۔ فسق: بدعملی۔ عداوت: دشمنی۔ بگذار: چھوڑ۔ کلی: مکمل۔ حذر: ڈر، خوف۔ خویش: خاص کر اپنے کو (اول خویش بعد درویش)۔ منکوحہ: اپنی بیوی۔ سرگین: گوبر۔ گلابہ: کیچڑ۔ کہگل: لپائی۔ ملائک: فرشتے۔ متنفر: نفرت کرنے والا۔ پاچک: اوپلہ۔ مپز: نہ پکا۔ دیگ: ہانڈی نان: روٹی۔ خستر: راکھ۔ نجس: پلید۔ یوسف: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ۔ عصیاں: نافرمانی۔ مانع: روکنے والا۔ ترک: چھوڑنا۔ معروف: نیکی۔ کنی: رکاوٹ۔ منکر: انکار کرنے والا۔ افتی: پڑے گا تو۔ بلا: مصیبت۔ شمر: گن۔

باب سی وسوم در بیان سماع ورقص وسرود می گوید

باب تینتیسواں سماع ناچنے اور گانے کے بیان میں۔

داں نعمتی صوتِ حسن ہم بخشش از حضرتِ خدا ۔۔۔ تو زینو الحانکم می خواں حدیث مشتہر

اچھی آواز نعمت جان بھی دی ہوئی اللہ تعالیٰ کی، تو اچھا کر اپنی آوازوں کو پڑھ لے حدیث مشہور۔

آواز خوش جان بشنود قوتش رسد عاشق شود ۔۔۔ خواہد نخستین جائے خود قصدے کند سوئے زبر

خوش آواز عاشق کی روح جب سنتی ہے طاقت اس کو پہنچتی ہے، چاہیے پہلے جگہ اپنی ارادہ کرے بجانب اوپر یعنی اپنی پہلی قیام گاہ اوپر کی طرف جانے کا ارادہ کرتی ہے۔

زورے کند کاید بروں قالب بیگرد دامنش ۔۔۔ این نوع را تو رقص خواں تاکے ترا باشد خبر

زور کر وہ جو باہر تیرے دل سے اس کے دامن کو لے، اس قسم کا تو رقص (ناچنا) کرتا کہ ہو تجھے خبر۔

سرے خدا دانی سماع محروم زیں نعمت بسی ۔۔۔ مردان بدانند قیمتش نامرد کے داند قدر

اللہ تعالیٰ کا راز جان سماع کو محروم اس نعمت سے بہت، کامل آدمی جانتے ہیں قیمت اس کی ناجنس کیا جانے قیمت۔

او را سماع باشد رواں کس کہ میرد نفس او ۔۔۔ جانے بود زندہ درو ورنہ ترا باشد حذر

اس کے سماع کو جائز جان جس شخص کا نفس مر چکا ہو، روح ہے زندہ اس میں ورنہ تجھے ہو ڈر۔

چوں بشنوی صوتِ حسن تحمید کن بر حال خود ۔۔۔ مجذب چون گردی ازان پیدا شود حال دگر

جب سنے تو اچھی آواز الحمد للہ کہہ اوپر حال اپنے، مجذوب جب ہو اس میں پیدا ہوتا ہے حال دوسرا۔

دانی سرود آں آتشی مرجان عاشق صادقاں ۔۔۔ کیں راز رازِ خاصگاں دانند ایشاں نے دگر

جانے تو سرود وہ آگ خاص کر روح عاشق سچے کی، کیسا راز ہے راز خواص کا جانتا اس کو نہیں کوئی دوسرا۔

صوت حسن قوت رواں روح ترا پرواز زاں ۔۔۔ شد از ازل قسمت چناں گویم چنیں بشنو پسر

اچھی آواز روح کی طاقت ہے اس سے پرواز کرتی ہے، ہے ازل میں نصیب اس طرح کہتا ہوں میں سن اے بیٹے۔

صوت: آواز۔ زینو انکم: قرآن شریف خوش آوازی سے پڑھو۔ مشتہر: مشہور۔ قوتش: روزی۔ نخستین: پہلی۔ قصد: ارادہ۔ سوئے: طرف۔ زبر: اوپر۔ کاید: جوائے۔ بروں: باہر۔ قالب: جسم، بدن۔ نوع: قسم۔ رقص: ناچنا۔ سرراز: سماع سننا۔ بسے: بہت۔ داند: جانتا ہے۔ روا: جائز۔ میرد: مر جائے۔ حذر: ڈر۔ صوت: آواز۔ حسن: اچھی۔ تحمید: الحمد للہ۔ مجذب: کھینچا۔ پیدا: ظاہر۔

تامر ترا قوت بود رقصے مکن اے جانِ من
منکر مشو ایں حال راوان قیل و قال بیشتر

جب تک خاص تجھے طاقت ہے رقص نہ کراے جانِ میری، منکر بھی نہ ہواس حال سے اس میں قیل وقال بہت زیادہ۔

مطلق بداں حرمت غنا مشو ملاہی ہیچگہ
طنبور و بربط چنگ نے جملہ حرامست درخبر

مطلق حرام جان گانا نہ سن کھیل بھی کسی جگہ، طنبور اور بربط چنگ بھی نہ یہ تمام حرام حدیث میں۔

درطبل ہم حرمت بداں الّا کہ طبلِ غازیاں
دف ہم مزن در ہیچ جا جز درعروسی اے پسر

طبل میں حرمت جان سوائے طبل غازیوں کے، دف بھی نہ مار کسی جگہ سوائے شادی میں اے بیٹے۔

دانی غنا افسوں زنا از سر ہوا چون بشنوی
بیشک بیفتی در بلا بر بند زیں کلی نظر

جانے گانے کو منتر عورتوں کا خواہشات کا خیال جب سنے تو، بے شک پڑے گا تو مصیبت میں اوپر فکر اس کے مکمل نظر رکھ۔

اندر سماع چوں بشنوئی کس نعرہ یا آہے زند
ہرگز مشو مغرور زاں شاید کہ باشد از مکر

سماع میں جب سنے تو کسی شخص کا نعرہ یا آواز، ہرگز نہ ہو مغرور اس سے کہ شاید وہ ہو فریب سے۔

☆☆☆☆☆

باب سی و چہارم دربیان لاغ بازی ونردوشطرنج گوید

باب چونتیسواں بیہودگی اور کھیل کود کے بیان میں۔

بازی حرامست جملگی جز لاغ و بازی اہل خود
آں کس کہ بازی میکند اورابداں چوں گاؤ خر

تمام کھیل حرام ہیں سوائے اپنے بیوی کے ساتھ کھیل کرنے کے، وہ شخص جو کھیل کرتا ہے اس کو جان مثل گائے گدھے کے۔

در نرد یا شطرنج کس دستے ببازی میکند
درلحم خوکاں خون شاں گوئی کند او دست تر

(کھیل کا نام) نرد یا تاش کوئی شخص ہاتھوں کے ساتھ کھیل کرتا ہے، خنزیر کے خون گوشت میں ان کو کہہ کرتے ہیں وہ ہاتھ تر۔

....

قوت: طاقت۔ منکر: انکار کرنے والا۔ مشو: نہ ہو۔ قیل وقال: گفتگو۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ مطلق: عام۔ غنا: گانا۔ ملاہی: جمع لہو کھیل۔ طنبور: سارنگی۔ بربسط: یہ بھی گانے بجانے کا آلہ ہے۔ چنگ: یہ ساز منہ سے بجایا جاتا ہے۔ طبل: ڈھول۔ الا: مگر۔ دف: ڈھول۔ مزن: نہ مار۔ عروسی: شادی، خوشی۔ افسوں: منتر۔ سر: خیال۔ ہوا: خواہش۔ بیفتی: نہ پڑتو۔ نعرہ: بلند آواز۔ مغرور: غرور۔ مکر: فریب۔

بازی: کھیل۔ لاغ: بیہودگی۔ اہل خود: گھر والی۔ گاؤ: گائے۔ خر: گدھا۔ جیسے حدیث پاک میں ہے کُلُ لَھْوِ مُؤْمِنٌ بَاطِلٌ الخ نرد یا شطرنج: یہ کھیل کے نام ہیں۔ لحم: گوشت۔ خوکاں: جمع خوک خنزیر۔

در نرد یا شطرنج چوبیند کسی نظری کند
در شرمگاہ مادران گوئی کند آں کس نظر

تاش یا شطرنج جوا میں جب کوئی شخص نظر کرتا ہے، شرمگاہ ماں کی میں کہے کرتا ہے وہ شخص نظر۔

حضرت خدا بر مسلمے سی صد نظر روزے کند
شطرنج بازاں زین نظر محروم تو بی شک شمر

اللہ تعالیٰ مسلمان پر تین سو بار روزانہ نظر رحمت فرماتا ہے، تاش والا اس سے محروم دیکھ تو بے شک شمار کر۔

شطرنج بازی شافعی لاباس گوید آں زماں
گردی نباشد درمیاں فحشی نگوید یک دگر

شطرنج کھیلنا امام شافعی نے کہا حرج نہیں اس وقت، نہ ہو درمیان میں فحش گوئی ایک دوسرے کو۔

چوں کس سلامش میکند گوید جواب اوراواں
نے فوت وقتی زوشود باشد نہ زیں او مفتخر

جب کوئی شخص سلام کرے کہے جواب اس کو جاری، نہ فوت کر وقت نماز اس میں کوئی شخص فخر کرنے والا نہ ہو۔

تعلیم غزو کافراں باشد ہمیں اصلی غرض
وزبہر دفع ناخوشی یک ساعتے اے نامور

تعلیم کافروں کے ساتھ جہاد کی بھی ضروری مقصد ہے، اور واسطے غم کے دفع کرنے ایک گھڑی اے مشہور۔

گروی چو باشد درمیان مخظور مطلق آں زماں
درلہو بازی مردماں بینی بکن شاں صد زجر

گروی (مال کی شرط) جب ہو درمیان میں منع مطلق حرام جان اس وقت، کھیل کود میں لوگ دیکھے تو کرے ان سے سو جھڑکنا۔

اسپے دوانی یا شتر تیرے فرستی یا دوی
دانی روا ایں چیز ہا گردی دریں جائز شمر

گھوڑا دوڑے یا اونٹ تیر پھینکے یا خود دوڑے، جانے تو جائز یہ چیز گروی اس میں جائز شمار کر۔

بازی کبوتر ہم مکن مردود گردی در شرع
چوں تو پرآنی آں زماں ملعوں شوی ہم خاک سر

کبوتر بازی بھی نہ کر مردود ہوگا تو شریعت میں، جب تو اڑائے تو اس وقت ملعون ہوگا ذلیل بھی۔

....

مادراں: جمع مادر، ماں۔ سی صد: تین سو۔ شافعی: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ لاباس: حرج نہیں۔ فحشی: برائی۔ چوں کس: جب کوئی شخص۔ میکند: کرے۔ مفتخر: فخر کرنے والا۔ تعلم: پڑھانا، سکھانا۔ غزوے: جہاد: غرض۔ مقصد: مطلب۔ اصلی: اصل۔ ناخوشی: پریشانی، تکلیف۔ ساعتے: ایک لمحہ، ایک گھڑی۔ نامور: مشہور۔ گروی مال کی شرط۔ مخظور: حرام، ممنوع۔ آں زماں: اس وقت۔ لہو بازی: کھیل کود۔ زجر: جھڑکنا۔ اسپ: گھوڑا۔ دوانی: دوڑائے تو۔ شتر: اونٹ۔ فرستی: پھینکے۔ دو: دوڑے۔ دانی: جان تو۔ روا: جائز۔ شمر: گن۔ شرع: شریعت۔ پرآنی: اوڑائے تو۔ ملعون: لعنتی۔ خاکسر: ذلیل۔

شرط گرو ہر دو طرف بے شک حرامست جانمن
دانی حلال از یک طرف آید میان ثالث نفر

شرط گروی دونوں طرف سے بیشک حرام ہے جان میری، جانے تو حلال ایک طرف سے آئے درمیان آدمی تیسرا۔

ہر گہ کبوتر پائے پر یابی خروسِ تاج سر
از خود مکن ہر دو جُدا تا دیو ناید خانہ در

وہ کبوتر جس سے پاؤں پر بال وال پائے تو یا مرغ کلغی والا، اپنے سے ان دونوں کو جدا نہ کرتا کہ جن نہ آئیں تیرے گھر میں۔

شکرہ پرانی دائماً از بہر صیدے ہر زماں
ایں وجہ وجہی پاک داں می کن شکارا اے شہ پسر

پرندہ اڑائے تو ہمیشہ واسطے شکار کے جس وقت، یہ سبب پاک سبب جان کر لے شکارا اے بیٹے بادشاہ کے۔

باسگ مکن بازی گہے ناقص شود اعمالِ تو
جز سگ کہ باشد پاسبانِ یا صید گیر داز قہر

کھیل نہ کر ساتھ کتے کے کسی جگہ کبھی ختم ہوں گے اعمال تیرے، سوائے اس کتے کے جو نگہبانی کے لیے یا شکار کے غلبہ سے۔

خالق نگہبان بس ترا از سگ نگہبانی مجوئی
می کن توکل بر خدا ورنہ توئی از سگ بتر

اللہ تعالیٰ نگہبان کافی تجھے کتے سے نگہبانی نہ ڈھونڈ، کر بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ورنہ تو کتے سے برا ہوگا۔

در سوئی صیدے تیر را چوں تو فرستی یا سگے
شکرہ پرانی سوئے آں گو تسمیہ تعجیل تر

شکار کی طرف تیر کو جب تو بھیجے یا کتے کو، پرندہ اڑے طرف اس کے کہہ بسم اللہ جلدی زیادہ۔

باشد سگے آموختہ از صید چیزے کم خورد
ہم شکرہ باید آنچناں خوانی دواں آید بسر

ہو کتا سکھایا ہوا جو شکار سے کچھ نہ کھائے، بھی پرندہ چاہیے اس طرح بلانے تو دوڑتا ہوا آئے جلدی۔

....

جانمن: محبوب، پیارا۔ ثالث: تیسرا۔ نفر: شخص، یعنی یہ کہیں کہ اگر تو جیت گیا تو مال فلاں ساتھ نہ ہوگا۔ ہر گہ: ہر وقت۔ پائے پر: کبوتر کے پاؤں پر پر ہوں اس کو حمام مرول بھی کہتے ہیں۔ خروس: مرغ۔ دیو: جن: خانہ: گھر۔ مسئلہ ان پرندوں کا گھر میں رکھنا برکت ہے اور جنات سے محفوظ رہنا ہے۔ لہو ولہب: کے لیے نہ ہو۔ شکرہ: شکاری۔ پرانی: اڑے تو۔ دائما: ہمیشہ۔ صید: شکار۔ مسئلہ: حلال جانور کا شکار کرنا جائز ہے۔ سگ: کتا۔ مکن نہ کر۔ بازی: کھیل، گہے: کبھی۔ ناقص: ختم۔ اعمال: جمع عمل۔ جز: سوا۔ پاسبان: نگہبان، محافظ۔ قہر: غصہ۔ غلبہ: یعنی شکاری اور حفاظتی کتے کے علاوہ گھر میں رکھنے سے عمل کم ہوتے ہیں۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ مجو: نہ ڈھونڈھ توکل بھروسہ۔ تعجیل تر: جلدی، زیادہ۔ مسئلہ: شکار کی طرف تیر پھینکنے اور کتا یا باز چھوڑنے کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شریف پڑھنا لازم ہے۔ آموختہ: سیکھا ہوا۔ خوانی: بلائے۔ دواں: دوڑتا ہوا۔

گیر ند ایشان صید را با جرح میر و صدی چوں
ذبحے نہ حاجت اندراں مذبوح داں طیب کشمر

اگر اس طرح شکار کو لائے زخم کے ساتھ شکار مر جائے جب، ذبح کی حاجت نہیں اس میں ذبح کیا ہوا جان پاک شمار کر۔

گر زندہ یابی ذبح کن در میرود نبال ورو
باید نشینی از طلب گر مردہ یابی خوش بخور

اگر زندہ پائے ذبح کر مرا ہوا اگر اڑ گیا اس جا کے پیچھے، چاہیے کہ نہ بیٹھے تو اگر پائے مرا ہو خوشی سے کھائے۔

ارگز چو بزنی صید را جرحی نشد مردار داں
در اب اُفتد بام ہم اں صید را ہرگز مخور

اور اگر جب مارے تو شکاری کو تیر وہ زخمی نہ ہو تو مردار جان، پانی میں پڑا ہو چھت پر بھی وہ شکار ہرگز نہ کھا۔

گر آتشے سوزد ورا مردار داں زوگن حذر
روشن بکردم پیش تو ایں مسئلہ چوں شمس وقمر

اگر آگ میں جل کر مرا اس سے پرہیز کر، روشن کر دیا میں نے سامنے تیرے یہ مسئلہ مثل سورج چاند کے۔

☆☆☆☆☆

باب سی و پنجم در بیان ذبح کردن وخوردن جانوراں

باب پینتیسواں ذبح کرنے اور جانوروں کے کھانے کے بیان میں۔

بسمل چو خواہی تا کنی گو تسمیہ ذبح کن
گر ترک گیری آمدن مردار شد زاں کن حذر

ذبح کرنا چاہے تو تو بسم اللہ شریف کہے اور ذبح کرے، اگر چھوڑ نا لے تو جان بوجھ کر حرام ہوگا اس سے پرہیز کر۔

ذابح چو باشد مسلمے مردے بود خواہی زنے
یا کودکے عاقل بود گر ذبح میداند بخور

ذبح کرنے والا جب ہو مسلمان مرد ہو یا چاہے عورت ہو، یا بچہ ہو سمجھدار ہوا گر ذبح کرنا جانتا ہو (مذبوح) کھا لے۔

....

جرح: زخم۔ میرو: اڑ گیا۔ مذبوح:: ذبح کیا ہوا۔ داں: جان۔ طیب: پاک۔ شمر: گن۔ یابی: پائے تو۔ میرود: جاتا ہے۔ دنبال: پیچھے۔ سورو: جھوٹا۔ نشینی: نہ بیٹھے تو۔ مردہ: مرا ہوا۔ خور کھا: یعنی معلم شکاری جانور جو شکار کرے وہ مر بھی جائے تو تو اس کا کھانا جائز ہے اور حلال ہے۔ گز: تیر، نیزہ۔ بزنی: مارے تو۔ جرحے: زخمی۔ مردار: حرام۔ آب: پانی۔ افتد بام: چھت۔ مخور: نہ کھا۔ آتشے: آگ۔ سوز: جل جائے۔ ور: اس کو۔ حذر: ڈر۔ شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ یعنی جانور گر کر آگ میں ہلاک ہو گیا تو حلال نہیں ہے۔
بسمل: ذبح کرنا۔ گو: کہے۔ تسمیہ: بسم اللہ شریف۔ ترک: چھوڑنا۔ آمدن: جان بوجھ کر۔ مردار: حرام۔ حذر: پرہیز، یعنی بسم اللہ چھوڑ دی تو مذبوحہ حلال نہیں ہے۔ ذابح: ذبح کرنے والا۔ مسلمے: مسلمان۔ خواہی: چاہے۔ زن: عورت۔ کودکے: بچہ۔ عاقل: سمجھدار۔

در ذبح ببری چار رگ حلقوم دو شہ رگ مری
زیں جملہ گر بری سہ رگ حلقوم باشد یا دگر

ذبح میں کاٹے تو چار رگیں سانس والی رگ اور دو شہ رگیں خاص کر، ان تمام سے اگر کاٹے تو تین رگیں سانس والی رگ ہو یا دوسری۔

مذبوح شد بیشک روا او را بخور از جان و دل
کردی فرامش تسمیہ پاکش بداں فوراً بخور

مذبوح بے شک جائز ہے اور اس کو کھا جان و دل سے، اگر بسم اللہ شریف بھول جائے اس کو پاک جان فوری کھالے۔

اہل کتاب و صابیاں و ز اہل قبلہ ہر کہ ہست
مذبوح شان باشد روا طیب بداں جائز شمر

یہودی اور عیسائی اور قبلہ والا ہر جو ہے، مذبوح ان کا ہوگا جائز پاک جان جائز شمار کر۔

بسمل کنی از بہر بت یا در عمارت چاہ و جوئی
وقتیکہ آید نو عروسی یا کسے خود از سفر

ذبح کرے تو واسطے بت کے یا تعمیر میں کنواں اور نہر کی، اس وقت جب آئے نئی دلہن یا شخص اپنے سفر (سے واپس آئے)۔

یا زحمتی نکو شود یا بہر زرع و باغ و رز
آباد کنی موضعے یا میر آید در شہر

یا بیماری سے صحت مند ہو جائے یا واسطے کھیتی کے اور باغ اور انگور کی بیل، آباد کرے تو بستی یا امیر آئے شہر میں۔

مکروہ باشد ایں ذبح کس را نشاید تا خورد
جز اہلِ سجن و بندیاں آنکس کہ باشد مفتقر

مکروہ ہے یہ ذبح کسی کو نہیں چاہیے تا کہ کھائے، سوائے قید خانہ والے اور قیدی وہ جو ہو محتاج ضرورتمند۔

مسئلہ: مسلمان مرد عورت بچہ عقل مند کا ذبح کرنا جائز ہے، عاقل سے مراد یہ ہے کہ ذبح کرنا جانتا ہو، بسم اللہ ، اللہ اکبر پڑھ کر چار یا تین رگے کاٹ دے، جانور حلال ہوگا۔ ببری: کاٹے تو۔ حلقوم: وہ رگ جس سے سانس آتی جاتی ہے۔ دو شہ رگ: دو بڑی رگیں جس میں خون آتی جاتی ہے وہ رگ جس سے کھانا پانی معدہ تک جاتی ہے۔ بڑی برید ن سے مشتق ہے کاٹنا یعنی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے، واللہ اعلم۔ مذبوح: ذبح کیا ہوا۔ روا: جائز۔ کردی: کیا تو نے۔ خرامش: مشتق فراموش بھولنا۔ تسمیہ: بسم اللہ یعنی مسلمان ذبح کرتے وقت بسم اللہ شریف بھول جائے تو کوئی حرج نہیں، اگر جان بوجھ کر چھوڑ دے تو جانور حرام ہے۔ اہل کتاب: اس سے یہودی مراد ہیں۔ صابیاں: یہ عیسائیوں کا ایک فرقہ ہے جو کہ یہودی کی طرف سے میلان رکھتا ہے۔ طیب: پاک۔ بداں: جان، یعنی ان کا ذبح کرنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک مکروہ ہے۔ بسمل: ذبح۔ عمارت: تعمیر۔ چاہ: کنواں۔ جوئی: نہر۔ نوعروس: نئی دلہن۔ زحمتی: بیماری۔ نیکو: صحت مند۔ شود: ہوا۔ بہر: واسطے۔ زرع: کھیتی۔ رز: انگور کی بیل۔ موضع: جگہ۔ میر: امیر، حاکم۔ مکروہ: کراہت۔ شاید: نہیں لائق۔ تا یہ کہ: کے معنی میں ہے۔ جز: سوا۔ اہل سجن: قید خانہ والے۔ بندیاں: قیدی۔ مفتقر: محتاج، ضرورت مند۔

غیر ازینہا خلق بر ہیچ کس نرسد کہ بخورد لحمِ آں
مردار دان مذبوح را ذبح چو کافرے شمر

سوائے ان کے مخلوق پر کسی کو نہ پہنچے کہ گوشت کھائے وہ، مردار جان مذبوح کو ذبح جب کرے کافر شمار کر۔

چنگل کہ دارد طائرے لشک بہائم ہم مخور
داں لشک و چنگل ہر دو را باشد سلاح اے نامور

پرندوں کے پنجے اور جانوروں کے دانت نہ کھا، جان دانت اور پنجہ دونوں کے ہیں ہتھیار اے مشہور۔

ہم کرگ و ہم طاؤس خور کردست رخصت مصطفیٰ ﷺ
آہو بخور خرگوش ہم گاواں دشتی گورخر

گینڈا بھی اور مور بھی کھالے دی ہے اجازت مصطفیٰ ﷺ نے، ہرن کھالے خرگوش بھی گائے بارہ سنگھا جنگلی گدھا۔

لحم حمار و بغل ہم مشکوک داں اندر شرع
لحم فرس محظور شد نزدیک نعمان نامور

گوشت گدھے کا اور خچر کا بھی مشکوک جان شریعت میں، گھوڑے کا گوشت ممنوع ہوا ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور کے نزدیک۔

مکروہ داں جلالہ را حبسے بکن علفے بدہ
سہ روز حبس ماکیاں یک ہفتہ میش ودہ بقر

مکروہ جان وہ جانور جو گندگی کھائے اس کو قید کر چارہ گھاس دے، تین دن قید کر مرغیوں کو ایک ہفتہ دنبے کو اور دس دن گائے کو۔

چوں خام یابی گوشتہ آں را مخور بریاں بکن
آتش برائے طبخ او شرطست اے جانِ پدر

جب کچا پائے گوشت اس کو نہ کھا بھون کر کھا، آگ اس کے پکانے کے لیے شرط ہے اے باپ کی جان۔

باخہ مخور خرچنگ ہم از جنس ایں ہا کن حذر
طافی مخور جھینگہ مخور ہر چوں کہ باشد ملخ خور

کچھوا نہ کھا کیکڑا بھی اس جنس سے پرہیز کر، وہ مچھلی جو اپنی موت سے مر کر پانی کے اوپر آجائے اس کو نہ کھا چھوٹی جھینگہ مچھلی نہ کھا ہر جو ہو مکڑی کھا۔

غیر: سوا۔ نرسد: نہ پہنچے۔ لحم: گوشت۔ آں: اس کا۔ مردار: حرام۔ مذبوح: ذبح کرنے والا۔ شمر: گن چنگل: پنجہ والے جانور۔ طائر: پرندہ۔ اشک: دانت۔ بہائم: جمع بہیمہ چوپایہ۔ مخور: نہ کھا۔ سلاح: ہتھیار۔ نامور: مشہور۔ کرگ: گینڈا۔ طاؤس: مور۔ خور: کھا۔ رخصت: اجازت۔ آہو: ہرن۔ گاواں: گائے دشتی، بارہ سنگا۔ گورخر: جنگلی گدھا، یہ ایک جانور جو گدھے کی مشابہ ہوتا ہے۔ لحم: گوشت۔ حمار: گدھا۔ بغل: خچر، یہ گدھے اور گھوڑے سے پیدا ہوتا ہے۔ مشکوک: شک یعنی اس کے حلال اور حرام ہونے میں شک ہے، اجتناب کریں۔ فرس: گھوڑا۔ محظور: ممنوع۔ نعمان: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے۔ جلالہ: بالفتح وتشدید لام وہ جانور جو نجاست وغلاظت کھائے۔ حبسے: قید یعنی بند کرنا تا کہ پلیدی نہ کھائے۔ علفے: چارہ، گھاس۔ بدہ: دے۔ ماکیاں: مرغیاں۔ یک ہفتہ: ایک ہفتہ۔ میش: دنبہ، بھیڑ۔ دہ: دس۔ بقر: گائے۔ خام: کچا۔ بریاں: بکسر باء یعنی بھنا ہوا۔ آتش: آگ۔ برائے: واسطے۔ طبخ: پکانا۔ پدر: بیٹا۔ باخہ: کچھوا۔ خرچنگ: کیکڑا۔ از جنس اینہا کن حذر یعنی مچھلی کے سوا وہ جانور جو پانی میں پیدا ہوں اور پانی میں رہتے ہوں، حنفیوں کے نزدیک حرام ہیں۔ طافی جھینگہ: چھوٹی قسم کی مچھلی ہے۔ ملخ: ٹڈی مکری۔

ماہی ملخ ایں ہر دورا ذبحے مکن تعجیل خور
آمد بسنت مصطفیٰ ﷺ خوردن سپر ز و ہم جگر

مچھلی اور ٹڈی ان دونوں کو ذبح نہ کر جلدی کھالے، آئی ہے سنت مصطفیٰ ﷺ سے کھانا تلی کا اور کلیجی بھی۔

غدود مراراہ بول داں فرج و ذکر ہم خایہ را
مکروہ ایں ہر شش بداں محظور خون منفجر!

غدود، پتہ، پیشاب دانی، شرمگاہ مؤنث، شرمگاہ مذکر، کپورے بھی، مکروہ ہیں یہ چھ جان تو، ممنوع ہے بہنے والا خون۔

لیکن شکنبہ جملگی باردوگان اے جانمن
ہیچ از نبی مرسلاں عامل نبودہ اے پسر

لیکن اوجھڑی اور انتڑیاں تمام اے جان میری، کوئی نبی رسولوں سے کھانے والا نہ ہوا اے بیٹے۔

چوں نرم یابی استخواں میخا تمصص کن بسے
باریک کوب وپس بخور وقتیکہ بینی سخت تر

جب نرم پائے تو ہڈی خوب چبا چوس، باریک کوٹ (دانتوں سے) اور پھر کھالے جس وقت دیکھے تو سخت زیادہ۔

☆☆☆☆☆

باب سی و ششم دَر بیان ماہ ہا و روز ہا و خاصیت سعد نحس

باب چھتیسواں مہینے اور دن، خاص سعادت والے اور نحوست والے کے بیان میں۔

سہ بار میخواں فاتحہ باتسمیہ ناغہ مکن
ہر گہ کہ آید ماہِ نوا ے جانِ من اندر نظر

تین بار پڑھ بسم اللہ کے ساتھ سورۃ فاتحہ ناغہ نہ کر، نیا چاند دیکھنے کے وقت اے باپ کی جان۔

اِنَّا فَتَحْنَا غرہ خواں ناغہ مکن در خواندنش
ناید بلا ہانزد تو یابی ہمے فتح و ظفر

سورۃ فتح چاند کی پہلی تین تاریخیں پڑھ ناغہ نہ کر اس کے پڑھنے میں، نہ آئے گی بلا نزدیک تیرے پائے گا تو فتح اور کامیابی۔

ماہی: مچھلی۔ تعجیل: جلدی۔ خور: کھا۔ سپرز: پہلے دونوں حرف مضموم تلی، جگر، کلیجی۔ مسئلہ: مچھلی اور مکڑی ذبح کیے بغیر کھائے جائیں۔ غدود: انسان کے اندر ہوتی ہے۔ مرارہ: پتہ۔ بول داں: پیشاب دانی جس میں پیشاب جمع ہوتا ہے۔ فرج: شرمگاہ مؤنث ذکر: شرمگاہ مذکر۔ خایہ: کپورے۔ محظور: ناجائز، ممنوع۔ منفجر: بہنے والا خون یعنی ذبح کے وقت والا، یہ جانور پلیدی کھاتے ہوں ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ شکنبہ: اوجھڑی۔ زودگان: انتڑیاں۔ عامل: یعنی کھانے والا۔ استخواں: ہڈی۔ میخا: چبا۔ تمصص: چوسنا۔ بسے بہت۔ کوب: کوٹ۔

سہ بار: تین بار۔ خواں: پڑھ۔ تسمیہ: بسم اللہ شریف۔ ہرگہ: ہروقت۔ ماہ نو: نیا چاند۔ انا فتحنا: سورۃ فتح۔ غرہ: چاند کی پہلی تین تاریخیں۔ ناغہ: قضا نہ کر۔ ناید: نہیں آئے گی۔ ظفر: کامیابی۔

ماہِ محرم زر بہ بین اندر صفر بین آئینہ
اوّل ربیع آبِ رواں آخر غنم اے شہ نگر

ماہ محرم میں سونا دیکھ بہت اور صفر میں دیکھ شیشہ، پہلے ربیع الاوّل جاری پانی اور ربیع الآخر میں بکری دیکھ اے بادشاہ۔

اوّل جمادی نقرہ بیں پیری نگر در آخریں
ماہِ رجب مصحف ببیں شعبان گیاہی سبز تر

شروع جمادی الاوّل میں چاندی دیکھ بوڑھا دیکھ جمادی الآخر میں، رجب شریف میں قرآن مجید دیکھ تو شعبان میں سبز گھاس۔

شمشیر در رمضان نگر شوال جامہ سبز بیں
ذیقعد بینی کود کے ذوالحجہ دختر خوب تر

تلوار رمضان شریف میں دیکھ شوال میں سبز کپڑا دیکھ، ذیقعد میں بچہ دیکھ ذوالحجہ میں حسین لڑکی دیکھ۔

از سال اوّل روز را روزہ بداری جانِ من
در روزِ آخر سال ہم نیت بکن یابی اجر

سال کے پہلے دن روزہ رکھ تو اے میری جان، سال کے آخری دن کی بھی نیت کر لے پائے گا اجر۔

اوّل خمیس از رجب نیت بکن تو روزہ را
لیکن نمازے تا عشا افطار آ نگہ اے پسر

پہلی جمعرات رجب شریف کے روزے کی نیت کر تو، کر تو نماز عشاء کو افطار اس وقت اے بیٹے۔

چوں تو گذاری ایں چنیں رستہ شوی در دو جہاں
رضوان کند خدمت ترا قصری بیابی از گہر

جب ادا کرے گا تو اسی طرح نجات پانے والا ہوگا دونوں جہانوں میں، فرشتہ رضوان کرے گا خدمت تیری محل پائے گا موتیوں سے پُر۔

نصف رجب طعمی بکن امساک ہم مے خواں دعا
الحاح کن در خواندنش یابی اجابت زود تر

پندرھویں رجب کی کھانا کھا روزہ رکھ دعا پڑھ، گڑگڑا یا عاجزی کر اس کو پڑھنے میں پائے گا تو قبولیت جلدی زیادہ۔

زر: سونا۔ ببین: دیکھ۔ آئینہ: شیشہ۔ اوّل ربیع: ربیع الاوّل شریف۔ آب رواں: پانی جاری۔ آخر: یعنی ربیع الثانی۔ غنم: بکری فائدہ۔ سلف صالحین سے روایت ہے کہ ہر مہینوں کے شروع میں مختلف چیزوں کا دیکھنا دینی اور دنیاوی خیر و برکت ہے۔ اوّل جمادی: جمادی الاوّل۔ نقرہ: چاندی۔ بین: دیکھ۔ پیر: بوڑھا۔ آخریں: جمادی الثانی۔ رجب: معراج شریف کا مہینہ۔ گیاہی: گھاس۔ شمشیر: تلوار۔ رمضان: رمضان المبارک۔ نگر: دیکھ۔ جامہ: کپڑا۔ بینی: دیکھ تو۔ کودک: بچہ۔ ذوالحجہ: عید قربانی کا مہینہ۔ دختر: لڑکی۔ خوبتر: بہت اچھی حسین۔ سال رواں: پہلا دن۔ بداری: رکھے تو۔ روز آخر سال: سال کا آخری دن۔ یابی: پائے گا۔ اجر: ثواب۔ حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو انسان پیچھے سال کو روزے سے ختم کرے اور نیا سال کو روزے سے شروع کرے گویا اس نے سارا سال روزہ رکھا۔ اوّل خمیسی: پہلی جمعرات۔ یعنی نوچندی جمعرات۔ گذاری: ادا کرے تو۔ ایں چنیں اسی طرح۔ رستہ: نجات۔ رضوان: جنت کے دارغہ کا نام ہے۔ قصر: محل۔ گہر: موتی۔ نصف: آدھا یعنی پندرھویں رات۔ طعم: کھانا۔ امساک: روزہ رکھنا ٹھہرنا۔ الحاح: عاجزی، گڑگڑانا۔ اجابت: قبولیت۔ زودتر: بہت جلد۔

غسلے بکن اوّل رجب ہم درمیانِ و آخرش
تا پاک گردی از گنہ اکنوں شوی زادہ زسر

غسل کر پہلی رجب کو درمیان بھی اس کا آخر بھی، تا کہ پاک ہو تو گناہوں سے ایسے جیسے ابھی پیدا ہوا ہے۔

رمضان بخواں قرآں بسے شعبان بخواں صلوٰات را
اندر رجب غفراں طلب شب و روز اے جانِ پدر

رمضان المبارک میں قرآن پاک بہت پڑھ شعبان درود شریف کو پڑھ، رجب المرجب میں بخشش مانگ دن اور رات اے باپ کی جان۔

چوں شب برأت آید بکن دہ چیز راز جان و دل
غسلے بکن سرمہ بہم بیدار باشی تا فجر

جب شب برات (شعبان کی پندرھویں رات) آئے دس چیزیں دل و جان سے کر، غسل کر سرمہ ڈال (بیدار) جاگتا رہ صبح تک۔

یٰسین نخست ایمان خود دومی برائے توسع
سومی مزید عمر خودمی خواں بمانی دیر تر

سورۃ یاسین پڑھ پہلے اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے دوسرا رزق کی وسعت کیلئے، تیسری مرتبہ مزید اپنی عمر کیلئے پڑھ رہے (زندہ) تو بہت دیر تک۔

در رختِ خانہ دست زن آوند ہا جنباں بسے
می کن زیارت مردگاں وعظی شنو اے نامور

گھر کے سامان میں ہاتھ ہلا برتنوں میں برکت بہت، کر زیارت اہل قبور کی وعظ نصیحت سن اے مشہور۔

می کن نماز از بہر حق می خواں دعا از صدقِ دل
غفراں بخواہی بہر خود و زبہر مادر ہم پدر

نماز ادا کر اللہ تعالیٰ کے لیے دعا پڑھ سچے دل سے، بخشش مانگ اپنی اور ماں کی اور باپ کی بھی۔

عیدین را غسلے بکن خوشبوئے کن ہم جامہ تن
در فطر چوں آئی بروں شیری تو باخرما بخور

دونوں عیدوں کو غسل کر خوشبو لگا کپڑا پہن، عیدالفطر میں جب باہر آئے تو دودھ پی ساتھ کھجور کے۔

....

اکنوں شوی زادہ: ابھی پیدا ہوا تو۔ بخواں: پڑھ۔ بسے: بہت۔ صلوات: جمع صلوٰۃ، درود شریف۔ غفران: مغفرت معافی۔ شب برات: شعبان کی پندرہویں رات، جس کے متعلق سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا یَوْمَھَا۔ ترجمہ: ”جب ہو شعبان کی پندرہویں شب راتوں کو شب بیداری کرو اور دن کو روزہ رکھو۔“ سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میری امت میں سے ہے وہ شب برات میں دس رکعتیں اس طرح پڑھیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور عمر میں برکت ہوگی۔ یٰسین: سورۃ یٰسین شریف۔ نخست: پہلی مرتبہ۔ ایمان خود: اپنے ایمان کے لیے یعنی سلامتی۔ دومی: دوسری بار۔ توسعہ: فراخی۔ سومی: تیسری بار۔ مزید: زیادتی۔ بمانی: رہے تو۔ رخت: سامان۔ خانہ: گھر۔ دست زن: ہاتھ ہلا۔ آوند: برتن۔ جنباں بسے: برکت بہت زیادہ۔ مردگان: قبرستان یعنی اہل قبور۔ وعظی: نصیحت۔ شنو: سن۔ نامور: مشہور۔ خوان: پڑھ۔ صدق: سچے۔ غفران: معافی، بخشش طلب کرنا۔ عیدین: دو عیدیں یعنی عیدالفطر عیدالاضحیٰ۔ خوشبو: عطر۔ جامہ: کپڑا۔ تن: بدن۔ فطر: عیدالفطر۔ آئی: آئے تو۔ بروں: باہر۔ شیر: دودھ۔ خرما: کھجور۔ بخور: کھا۔

عرفہ چو آید جانِ من ہم حج خوانی انبیاء
یابی ثواب عمرہ حج ہم رمی و سعی و ہم نحر

نویں ذوالحجہ جب آئے میری جان سورۃ حج اور سورۃ انبیاء بھی پڑھ، پائے گا ثواب تو عمرہ حج کنکر مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اور قربانی کرنے کا بھی۔

وجہے نباشد چوں ترا قربانی کنی کوثر بخوان
در عشرۂ ذوالحجہ بخواں شب و روز سورۃ الفجر

جب تیرے پاس مال نہیں ہے جس سے قربانی کر تو سورۃ کوثر پڑھتا رہ، عشرۂ ذوالحجہ (دس دن ذوالحجہ کے) میں پڑھ تو رات دن سورۃ فجر۔

صوم و صلوٰۃ و کن دعا ہم سرمہ صلح و توسع
غسلے بکن اصلاح ہم بر عالماں چیزے ببر

روزہ رکھ، نماز پڑھ اور دعا بھی کر سرمہ ڈال صلح کرا اور فراخی کر کھلانا پلانا میں، غسل کر صلح کرا علماء کو کوئی چیز (میٹھی چیز) کھلانے کیلئے لے جا۔

چیزے بدہ ایتام را ارحام و پرس از زحمتی
در روز عاشورہ بکن ہر دہ کہ گفتم اے پسر

چیز دے یتیموں کو رشتے داروں کو اور بیمار دکھی کا حال پوچھ، دس محرم کے دن میں کر ہر دس کام جو کہے میں نے اے بیٹے۔

اندر صفر بیرون مرو جنگی مکن باہیچ کس
کاین ماہ وارد شومئے مدغم و رو رنج و خطر

صفر میں باہر نہ جا جنگ لڑائی نہ کر کسی کے ساتھ، جو یہ مہینہ رکھتا ہے نحوست پوشیدہ ہیں اس میں غم اور خطرے۔

در چار شنبہ آخریں غسلے بکن جامہ بشوئے
در خانہ شیں راحت بکن با اہل خود نعمت بخور

آخری بدھ کو غسل کر کپڑا دھو، گھر میں بیٹھ آرام کر اپنی بیوی کے ساتھ نعمت کھا۔

روز زحل ماہی بزن و ز بہر صیدے رو بروں
آہو بیابی گرگ ہم افتد شکارے بیشتر

ہفتہ کے دن مچھلی پکڑ اور شکار کے واسطے باہر جا، ہرن پائے تو گینڈا بھی پائے تو شکار بہت زیادہ۔

....

عرفہ: نویں ذوالحجہ صبح یعنی سورۃ حج۔ انبیاء: یعنی سورۃ انبیاء۔ رمی: کنکر مارنا۔ سعی: صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ نحر: قربانی کرے۔ وجہے: سبب۔ یعنی تیرے پاس مال نہیں جس سے قربانی کرے تو سورۃ کوثر اور سورۃ حج دس دن ذوالحجہ میں پڑھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔ صوم: روزہ۔ صلوٰۃ: نماز۔ صلح: یعنی مسلمانوں سے ناراضگی ہو تو ان سے صلح کرانا۔ توسعہ: فراخی یعنی کھلانے پلانے میں۔ اصلاح: صلح کرانا۔ ببر:: جا۔ ایتام: جمع یتیم۔ ارحام: رشتے دار، اقارب: قریبی۔ زحمتی: بیمار۔ عاشورہ: دس محرم۔ صفر: ماہ صفر۔ بیرون: مراد باہر نہ جا، سفر نہ کر۔ جنگ: لڑائی۔ شوی: نحوست۔ مدغم: پوشیدہ۔ رنج: تکلیف۔ چار شنبہ: بدھ۔ جامہ: کپڑا۔ بشو: دھو۔ شین: بیٹھ۔ راحت: آرام روز زحل: ہفتہ۔ ماہی: مچھلی۔ بزن: مارنا۔ صید: شکار۔ روبروں: جا باہر۔ بیابی: پائے تو۔ گرگ: گینڈا۔ مسئلہ یہودیوں کے لیے ہفتہ کا دن شکار کرنا منع تھا خلاف ورزی پر عذاب ملا۔ امت محمدیہ کے لیے اس دن شکار کرنا کوئی منع نہیں واللہ اعلم بالصواب۔

می کن عمارت در احد باشد مبارک بیشکے
باغ و زراعت زود کن چاہی وجوی کن حفر

کرتو تعمیر اتوار کو ہے برکت بے شک، باغ اور کھیتی جلدی کر کنواں اور نہر کھود۔

عزم سفر داری اگر خواہی روی بر دوستاں
مختار شد جانانِ من از روز ہا روزِ قمر

اگر تو سفر کا ارادہ رکھتا ہے دوستوں کے ساتھ جانے کو چاہتا ہے، پسندیہ اختیار محبوب میرا دنوں میں سوموار کا دن ہے۔

فصد و حجامت چوں کنی روز سہ شنبہ کن بسے
مریخ را خون ریز داں ساعات او میموں شمر

رگ کاٹنا اور حجامت جب کرے تو منگل کے دن کر بہت، منگل کو خون بہانے والی گھڑیاں مبارک شمار کر۔

چوں تو بخواہی داروئ بخوری برائے زحمتے
از بہرِ ایں مختار شد روز عطارد اے پسر

جب چاہے تو کہ دوائی کھائے واسطے بیماری کے، اس کے لیے پسندیدہ دن بدھ ہے اے بیٹے۔

چوں مرترا کاری بود سلطاں بہ بینی یا امیر
تا حاجتت گردد روا پس مشتری دارد اثر

جب خاص تجھے کام ہو بادشاہ سے بہت یا سردار سے، تیری ضرورت جائز ہو پھر جمعرات مؤثر دن ہے۔

روز جمعہ تزویج کن ہم بازناں خلوت بکن
یابی جزا از حد بروں حضرت خدا بخشد پسر

جمعہ کے دن شادی کر عورتوں کے ساتھ تنہائی بھی، پائے گا ثواب حد سے زیادہ اللہ تعالیٰ دے گا تجھے لڑکا بچہ۔

روز زحل مریخ ہم گر تو بہ پوشی جامہ نو
یا قطع بکنی ہم دریں آید مصیبت بیش تر

ہفتہ، منگل کے دن بھی اگر تو نیا کپڑا پہنے، یا کاٹنا بھی کرے تو اس میں آئے گی مصیبت بہت زیادہ۔

....

می کن: کر۔ عمارت: تعمیر۔ احد: اتوار۔ زراعت: کھیتی باڑی۔ چاہ: کنواں۔ جو: نہر۔ حفر: کھودنا۔ یعنی مکان تیار کرنا ہو تو اتوار کے دن اس لیے کہ سید عالم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: ''جب تم تعمیر کا ارادہ کرو تو اتوار کے دن تعمیر کرو، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسی دن زمین اور آسمان بنائے۔ عزم: ارادہ۔ خواہی: چاہتا ہے تو۔ روی: جائے تو۔ مختار: اختیار، پسندیدہ۔ جاناں من: محبوب میرا۔ قمر: سوموار کے دن سفر کرو۔ انبیاء علیہم السلام سوموار کے دن سفر کرتے، جمعرات اور سوموار کے دن سفر کیلئے جانا برکت ہوتی ہے۔ فصد: رگ کاٹنا۔ حجامت: سنگی لگوانا۔ سہ شنبہ: منگل۔ مریخ: منگل۔ ریز: بہانے والا۔ ساعات: لمحات، گھڑیاں۔ میموں: مبارک۔ شمر: گن۔ داروی: دوا علاج۔ زحمتے: تکلیف، بیماری۔ روز عطار: بدھ۔ کار: کام۔ سلطان: بادشاہ۔ امیر: سردار۔ حاجتت: ضرورت۔ گردد: ہو۔ روا: جائز۔ مشتری: خمیس، جمعرات۔ تزویج: شادی نکاح۔ زناں: جمع زن، عورت۔ خلوت: علیحدگی تنہائی۔ یابی: پائے گا تو۔ اجر: ثواب۔ حد بروں: بہت۔ پسر: لڑکا، بچہ۔ روز زحل: ہفتہ۔ مریخ: منگل۔ گرتو: اگر تو۔ پوشی: پہنے تو۔ جامہ نو: نیا کپڑا۔ قطع: کاٹنا۔ دریں: اس دن۔ بیش تر: بہت۔

در سال دانی بیشکے اثنا عشر ایام نحس
غافل مشوزاں روز ہا از جملہ کارے کن حذر

سال میں جان تو بارہ دن دس نحوست والے، بے خبر نہ ہو ان دنوں سے تمام کاموں سے کر پرہیز۔

ماہِ محرم یازدہ ہم از صفر دہ ہم بداں
از شہر اوّل چارمی ہم ازدہ آخر شمر

ماہِ محرم میں گیارہ تاریخ بھی صفر میں دس تاریخ جان، ربیع الاوّل شریف کی چار تاریخ ربیع الآخر کی دس شمار کر۔

اوّل جمادی بست ہفت ہم بست دواز آخرش
نیز از رجب دان بست ودو ہم بست وسہ شعبان نگر

جمادی الاوّل کی ستائیس تاریخ اور بائیس تاریخ جمادی الآخر کی، رجب شریف میں بھی بائیس تاریخ جان اور تیئس شعبان کی دیکھ۔

رمضان چہارم ماہ شد شوال را ہفتم بگو
ہم بست ہفتم ذوالقعد ذی الحجہ ہشتم اے پسر

رمضان شریف کی چار تاریخ شوال کی سات تاریخ کہہ، ذوالقعدہ میں ستائیس اور ذوالحجہ میں آٹھ تاریخ اے بیٹے۔

وزغرہ ثالث پنج ہم بابست و پنجم شانزدہ
کاری مکن جائے مرو خالی نباشد از خطر

اور ابتدا شروع پہلی، تیسری، پانچویں بھی پچیسویں اور سولہویں تاریخ، کام نہ کر اور کام کی جگہ نہ جا خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔

در سوم ہشتم سیزدہ ہم ہژدہم بابست و سہ
در بست و ہشتم جان من کاری مکن خاصہ سفر

تین، آٹھ، تیرہ بھی اٹھارہ تیئس تاریخیں اٹھائیس میں کام نہ کر خاص کر سفر (نہ کر)۔

....

اثنا عشر: بارہ۔ ایام: دن۔ نحس: نحوست والے۔ غافل: بے خبر۔ مشو: نہ ہو۔ حذر: پرہیز، ڈر محرم میں۔ یازدہم: گیارہ تاریخ صفر میں۔ دہ ہم: دس تاریخ۔ شیروان: ربیع الاوّل شریف۔ چارمی: تاریخ۔ دہ: دس تاریخ۔ آخر: ربیع الثانی۔ اوّل جمادی: جمادی الاوّل۔ بست ہفت: ستائیس۔ بست ودو: بائیس۔ آخر: جمادی الثانی۔ نیز: بھی۔ رجب: معراج شریف والا مہینہ۔ بست ودو: بائیس۔ بست وسہ: تیئس۔ شعبان: شب برات والا مہینہ۔ نگر: دیکھ۔ رمضان: روزے والا مہینہ۔ چہارم: چار۔ شوال: عید الفطر والا مہینہ۔ ہفتم: سات۔ بست وہفتم: ستائیس۔ ذوالقعدہ میں۔ ذوالحج: عید قربان والا مہینہ۔ ہشتم: آٹھ، یہ ان جو بیان ہوئے ہیں بارہ نحوست والے ہیں۔ اب مہینوں میں جو دن ہیں ان کا ذکر ہے۔ غرہ: شروع، ابتدا۔ ثالث: تین۔ پنج: پانچ۔ بست و پنجم: پچیس۔ شانزدہ: سولہ۔ کار: کام۔ مکن: نہ کر۔ مرو: نہ جا، یعنی ان دنوں میں عمارت، زراعت، سفر وغیرہ نہ کرنا چاہیے۔ سوم: تین۔ ہشتم: آٹھ۔ ہژدہم: تیرہ۔ یازدہم: اٹھارہ۔ بست وسہ: تیئس۔ بست وہشتم: اٹھائیس۔

❖❖❖❖❖

باب سی و ہفتم در بیان پیری و جوانی مگوید

باب سینتیسواں بڑھاپے اور جوانی کے بیان میں۔

چوں در چہل عمرت رسد کاہل نہ نشینی یکدمی	بگذار عصیاں ہم گناہ طاعت عبادت بیشتر

جب تیری عمر چالیس سال تک پہنچ جائے سست نہ بیٹھ ایک لحہ بھی، گناہ برے کام بھی چھوڑ دے فرمانبرداری عبادت بہت کر۔

گر تو نباشی ایں چنیں برعکس بکنی کارہا	طاعات کم و عصیاں بسی شو ساختہ بہر سقر

اگر تو نہیں ہوگا اس طرح الٹ کام کرے گا تمام، نیکیاں کم اور گناہ بہت زیادہ جلا ہوا ہوگا دوزخ میں۔

غالب حیات آدمی از شصت تا ہفتاد داں	کردی ببازی ثلث گم ثلثے زمستی بے خبر

اکثر زندگی آدمی کی ساٹھ سال سے ستر تک جان، کردیا تو نے تیسرا حصہ زندگی کا کھیل کود میں ختم، تیسرا حصہ بےخبری سے مستی میں۔

ثلثے کہ ماند آخریں دروے بداں آفت بلا	گہہ بادگیر ودست و پاصد بار روزے دردسر

تیسرا حصہ جو باقی بچا ان میں آخری ہے جان تو مصیبت دکھ، کبھی ہوا پکڑے اور ہاتھ اور پاؤں سو بار دن میں سر درد۔

صحت نیابی یکدمی درد وبلا در ہر زماں	شب ہا نیاید خواب خوش فریاد بکنی تا سحر

صحت نہ پائے تو ایک گھڑی اس میں تکلیف ہر وقت، کئی کئی راتیں نہ آئے نیند اچھی روتا رہے تو صبح تک۔

تپ در بدن لازم شود سرماد لرزہ دائماً	ہاضم نیاید نانکے درچشم گردد کم نظر

بخار بدن میں لازم ہوگا سردی کپکپی ہمیشہ، ہضم نہیں ہوتی روٹی آنکھ کی نظر کم ہو جاتی ہے۔

....

چوں: جب۔ چہل: چالیس۔ رسد: پہنچے۔ کاہل: سستی۔ نشینی: نہ بیٹھ تو۔ یکدمی: ایک لحہ، ایک گھڑی۔ بگذار: چھوڑ۔ عصیاں: گناہ۔ طاعت: عبادت، فرمانبرداری۔ بیشتر: بہت۔ برعکس: الٹ۔ کارہا: بہت کام۔ عصیاں: گناہ، نافرمانی۔ ساختہ: تیار کیا ہوا۔ سقر: دوزخ یعنی اگر بڑھاپے میں بھی گناہوں میں رہا تو پھر اپنی جگہ جہنم میں شمار کرے۔ غالب: اکثر۔ حیات: زندگی۔ شصت: ساٹھ۔ ہفتاد: ستر۔ بازی: کھیل کود۔ ثلث: تہائی حصہ یعنی انسان کی تمام زندگی تین حصے ہے ایک حصہ بچپن کا جو کہ کھیل کود میں گزرا، دوسرا حصہ جوانی جو مستی اور بےخبری میں گزرا، تیسرا حصہ بڑھاپے میں تکلیف سے گزرا۔ جیسے حدیث پاک میں ہے سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَکْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِیْ مَابَیْنَ سِتِّیْنَ اِلٰی سَبْعِیْنَ "میری امت کی عمر زیادہ سے زیادہ ساٹھ اور ستر کے درمیان ہوگی"۔ بداں: جان۔ آفت: مصیبت۔ بلا: تکلیف۔ گہہ: کبھی۔ باد: ہوا۔ دست: ہاتھ۔ پا: پاؤں۔ یکدمی: ایک لحہ ایک گھڑی۔ شب ہا: بہت سی راتیں۔ فریاد: آہ و زاری۔ سحر: صبح۔ تپ: بخار۔ سرما: سردی۔ لرزہ: کپکپی۔ دائماً: ہمیشہ۔ ہاضم: ہضم۔ نیاید: نہیں ہوتا۔ نانکے: روٹی۔ چشم: آنکھ۔

بہر مصالح پیش او ہرگز نیاید مردے	رسوا شود بر اہل خود عزت ندارد ہم وقر

واسطے مشورے کے سامنے اس کے ہرگز نہیں آتا کوئی مرد، بےعزت ہوتا ہے اپنے گھر والوں پر کوئی عزت نہیں کرتا تعظیم بھی وقار شان۔

فہمے نماند آں چناں سخنے نیاید یاد او	دشمن نیاید باک ازو ہر روز عیشش منکدر

سمجھ نہ رہے گی جوانی کی طرح بات یاد نہیں آتی اس کو، دشمن نہیں رکھتا خوف اس سے ہر روز زندگی خراب ہوگی۔

گر بنگرد سوئے بتے درحال ازوے نفرت کند	خوباں وہم شکر لباں شینند ازوے دور تر

اگر کوئی اس کے تباہ حال کی طرف دیکھے تو نفرت کرے، حسین اور میٹھے ہونٹوں والے اس سے دور بیٹھتے ہیں۔

اسپید مویت چوں شود گردند خوباں منہزم	پیری مگر شد نیستی ورنہ چرا ازوے حذر

سفید بال جب ہو جائیں ہوتے ہیں حسین بھاگنے والے، بڑھاپا شاید ذلت و خواری ہے ورنہ کیوں اس سے پرہیز۔

گر شاہ باشد کامراں جملہ جہاں در ضبط او	ذوقی نہ اورا راحتے چوں پیر باشد منکسر

اگر بادشاہ ہو کامیاب تمام جہاں ہو اس کے کنٹرول میں، جب کمزور بوڑھا ہو جائے اس کو نہ لطف نہ راحت۔

بر پیر کس رانے نظر نے کس برو رحمت کند	رانند اورا مرد ماں جز خالقِ جن و بشر

بوڑھے آدمی پر کوئی نظر کرم نہیں کرتا نہ کوئی رحم کرتا ہے اس پر، بھگاتے ہیں اس کو آدمی (لوگ) سوائے (اللہ تعالیٰ) پیدا کرنے والے جن اور انسانوں کے۔

چوں پیر گردد مردمے بکند ندا حضرت خدا	باریک شد ہم استخوان سفید شد مویت زسر

جب آدمی بوڑھا ہو جائے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کو پکارتا ہے، کہ ہڈیاں بھی باریک ہو گئیں سفید ہو گئے ہیں سر کے بال تیرے۔

سخنے چوشنوی از کسے چیزی نہ بینی در نظر	زورے ندارد دست و پا بشکست مہرہ در کمر

بات جب سنے تو کسی سے چیز نہ دیکھے نظر میں، طاقت نہیں رکھتا جیسے ہاتھ اور پاؤں ٹوٹ گئے ریڑھ کی ہڈی جھک گئی کمر میں۔

....

مصالح: جمع مصلحت، مشورہ۔ مردمے: کوئی مرد۔ رسوا: بےعزت۔ براہل: اپنے گھر والوں پر۔ وتر: مشتق۔ وقر: عزت۔ فہمے: سمجھ۔ آن چنان: یعنی جو انی کی طرح۔ باک: خوف۔ عیش: زندگی۔ منکدر: بضم میم مفتح کاف کسرہ یعنی خراب۔ نبرو: دیکھے۔ سوئے: طرف۔ بتے: محبوب۔ خوباں: حسین۔ شکرلباں: میٹھے ہونٹ۔ شینند: بیٹھتے ہیں۔ اسپید: سفید۔ مویت: بال۔ منہزم: بھاگنے والے۔ پیرے: بڑھاپا۔ مگر: شاید۔ نیستی: ذلت و خواری۔ حذر: ڈر، پرہیز۔ کامران: کامیاب۔ ضبط: کنٹرول، قبضہ۔ ذوق: لذت، لطف۔ راحت: آرام۔ منکسر: طاقت سے باہر، بےبس۔ رانند: بھگا دیتے ہیں۔ مردماں: لوگ۔ جز: سوا۔ خالق: پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ۔ پیر: بوڑھا۔ گردد: ہوتا ہے۔ ندا: پکارنا، خطاب۔ استخواں: ہڈیاں۔ مویت: بال۔

مشک ست ہمہ کافور شد و آں ارغوانی زعفران ‌‌ ‌‌ شد تیر قامت چوں کمان ہم گشت تن ہمچوں وتر

(تیرے بالوں کا رنگ) کستوری سے کافوری تمام اور وہ سرخ رنگ سے بڑھاپے کا زرد رنگ ہوا، تیرا سید ھا قد جھک گیا کمان کی طرح وجود بھی وتر کی طرح ہو گیا ہے۔

سویت نہ بیند ہیچکس وقتے نپرسد دوستے ‌‌ ‌‌ چاکر نگیرد کس ترا واجب نیابی آں اجر

تیری طرف نہیں دیکھتا کوئی شخص نہ دوست پوچھتے ہیں (حال)، نوکر نہیں لیتا اور کوئی تجھے موافق نہیں پاتا اس کا معاوضہ۔

برمن بیا تا من ترا بہتر ازاں مے پرورم ‌‌ ‌‌ صد حور بدہم درجناں بے حد قصرے پُر گہر

میری طرف آتا کہ میں تیری بہتر اس سے پرورش کروں میں، سو حوریں دوں میں جنت میں بے حساب محل موتیوں سے پُر۔

بر پیر دارم رحمتے کاں را نباشد حد وعد ‌‌ ‌‌ سپید مویت نورِ من چوں نور سوزم در سقر

بوڑھے شخص پر رحمت کی نظر کرتا ہوں میں وہ جو نہ ہو حساب وشمار میں، سفید بال میرا انور ہیں پھر نور کو کیسے جلاؤں میں دوزخ میں۔

پس حالِ چوں باشد چنیں ناید ز پیراں کارہا ‌‌ ‌‌ کارے بکن درحال تو نعمت جوانی را شمر

پھر حال جب اس طرح ہو جاتا ہے بوڑھوں سے نہیں ہوتا کوئی کام، جوانی کو غنیمت جان اب اس حال میں کام نیکی کرلے۔

قدرِ جوانی پیر را گر تو بپرسی اے جواں ‌‌ ‌‌ آن پیر گوید پیش تو چنداں کہ ناید در حصر

اے جوان اگر جوانی کی قدر ومنزلت بوڑھے سے پوچھے تو، وہ بوڑھا کہے گا سامنے تیری اتنی گنتی کہ نہ آئے گی حساب وشمار میں۔

چوں نہ تو بہ بینی پیر را خدمت بکن از جانِ ودل ‌‌ ‌‌ تا تو شوی پیر نکو شیخے بگر دی ذوالقدر

جب بہتر (حال) نہ دیکھے تو بوڑھے کا خدمت کر دل وجان سے، تاکہ جب تو بوڑھا ہو نیک بزرگ ہو گا عزت والا۔

....

سخنے: بات۔ شنو: سن۔ زور: طاقت۔ شکست: ٹوٹے ہوئے۔ مہرہ: ریڑھ کی ہڈی جھک گئی۔ کمر: پیٹھ۔ مشک: کشوری۔، یعنی اس کا رنگ کالا سیاہ ہوتا ہے اس وجہ سے اس سے مراد بال سیاہ ہیں۔ کاخوری: فوری۔ یعنی اس کا رنگ سفید ہوتا ہے، اس سے مراد سفید بال ہیں۔ اغواں: سرخ رنگ جوانی سے۔ زعفران: زرد رنگ یعنی جوانی کا سرخ رنگ بڑھاپے کے زرد رنگ میں تبدیل ہو گیا۔ تیر قامت: یعنی تیر کی طرح سید ھا قد۔ کمان: جھکا ہوا۔ گشت: ہوتا ہے۔ تن: بدن۔ ہمچوں: مثل۔ وتر: چلہ یعنی جس پر تیر چڑھا کر چلاتے ہیں۔ اس سے مراد کہ جسم لاغر ہو جاتی ہے۔ سویت طرف تیرے۔ نہ بیند: نہیں دیکھیے۔ پرسد: نہیں پوچھتے۔ چاکر: نوکر۔ واجب موافق: مقرر۔ اجر: معاوضہ۔ برمن: میری طرف۔ بیا: آ۔ پرورم: پروش کروں میں۔ صد: سو۔ حور: جنتی عورتیں۔ جناں: جمع جنت، بہشت۔ قصر: محل۔ گہر: موتی۔ حد وعد: حد وحساب۔ چون: کیسے۔ سوزم: جلاؤں میں۔ سقر: دوزخ۔ ناید: نہیں آتا۔ کام رہا: کام کاج۔ شمر: گن: قدر: عزت۔ بپرسی: پوچھ تو۔ پیش: آگے۔ حصر: گنتی۔ خدمت: یعنی مَنْ خَدِمَ خُدِمَ ''جو خدمت کرے گا مخدوم ہوگا''۔ حدیث شریف میں ہے کَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے''۔

باب سی و ہشتم در بیان رنج وزحمت وعلت ومحنت گوید

باب اڑتیسواں غم اور تکلیف اور بیماری اور مشقت کے بیان میں۔

رنج و بلاداں نعمتی بر دوستاں نازل شدہ ‌‌ ‌‌ دشمن نیابد ایں نعم چوں مومن نیکو سیر

غم اور مصیبت کو نعمت جان اللہ والوں پر نازل ہوتی ہیں، دشمن (کافر مشرک وغیرہ) نہیں پاتا اس نعمت کو جیسے مومن اچھی عادت والا۔

چوں مرا ترا رنجی رسد صدقہ بدہ از جان ودل ‌‌ ‌‌ سلطان نہ زہرے میدہد جز مرد مانِ معتبر

جب خاص تجھے غم پہنچے صدقہ دے دل وجان سے، بادشاہ (اللہ تعالیٰ) نہیں زہر دیتا سوائے معتبر بندوں کے۔

ہر تن کہ باشد بے علل آں تن یقین بی برکت ست ‌‌ ‌‌ حق دوست دارد آں تنے شب وروز دروے دردسر

ہر جسم جو ہو بغیر تکلیف کے وہ وجود یقینی بے برکت ہے، اللہ دوست رکھتا ہے وہ وجود جس میں دن رات سر درد ہو (کوئی تکلیف)۔

ملکی است زحمت جانِ من ہر کس کجا شایانِ اُو ‌‌ ‌‌ ایوب داند قدرِ ایں جرجیس و یونس نامور

بادشاہی زحمت ہے اے میری جان ہر شخص اس کے کب لائق ہے، ایوب علیہ السلام جانے قدر اس کی جرجیس علیہ السلام اور یونس علیہ السلام مشہور۔

....

رنج: غم، بختی۔ بلاداں: مصیبتِ جان۔ نعمتی: انعام۔ نعم: جمع نعمت۔ نیکو سیر: اچھی عادت یعنی مصیبت کے وقت صبر کرنا چاہیے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے۔ بندہ جب امتحان میں کامیاب ہوتا ہے تو قرآن پاک میں انعام کا اعلان ہوتا ہے۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ الخ ترجمہ: ''اور خوشخبری ہے صبر کرنے والوں کو وہ لوگ جب پہنچتی ہے ان کو مصیبت کہتے ہیں تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور بیشک ہم طرف اس کے جانے والے ہیں اور یہ لوگ وہی ہیں راہ پانے والے۔'' اور حدیث پاک میں ہے: اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءَ ثُمَّ الامثل فَالْاَمْثَل یعنی ''تمام سے زیادہ تکلیفیں انبیاء علیہم السلام کو پیش آئی ہیں پھر درجہ بدرجہ گناہگاروں کے لیے مغفرت کا ذریعہ اور نیکوں کے لیے ترقی درجات ہوتے ہیں۔ مرترا: خاص کر تجھے۔ صدقہ: خیرات۔ جیسے حدیث پاک میں ہے اَلصَّدَقَةُ رَدُّ الْبَلَاءِ ''صدقہ مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔'' سلطان: بادشاہ۔ مرد ماں: معتبر، بلند درجہ لوگ۔ تن: بدن۔ علل: جمع علت بیماری یعنی بیماری بندہ خدا کے لیے نعمت ہے۔ بیماری میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو بہ استغفار کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ خاص نظر کرم فرماتا ہے۔ بیمار نہ ہونا یہ بھی بے برکتی ہے۔ ملکی: بادشاہی۔ زحمت: تکلیف۔ کجا: کب۔ شایاں: لائق۔ او: اس کے۔ ایوب: سیدنا ایوب علیہ السلام یہ اللہ کے نبی ہیں طرح طرح کی تکلیفیں اور بیماریاں برداشت کی تو ان کا لقب صابر ہو گیا۔ جرجیس: کسرہ جیم حضرت جرجیس علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں ان کی قوم یعنی کافروں نے طرح طرح کی تکلیفیں دے کر آپ کو شہید کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پھر زندہ کر دیا۔ یونس: سیدنا یونس علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں گزرے اور صبر فرمایا۔ اس سے انسان کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ انبیاء کرام اور شہداء عظام نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں پھر مقام یہ ملا قیامت تک نام روشن ہوا۔

صد گونہ نعمت دشمناں دارند بس اندر جہاں
از بہر نانی دوستاں باشند حیراں منتظر

سو قسم کی نعمتیں دشمن خدا رکھتے ہیں لیکن صرف اس جہاں میں، مومن روٹی کے واسطے ہوتے ہیں حیران منتظر۔

دانند خاصاں قدرِ ایں محروم شد عامہ ازیں
ماہی چہ داند عشق را پروانہ دارد ایں خبر

جانتے ہیں خاص لوگ قدر اس کی محروم ہوتے ہیں عام اس سے، مچھلی کیا جانے عشق کو پروانہ رکھتا ہے اس کی خبر۔

گر مومن اندر جہاں درخود نیابد زیں یکے
کامل ندانی مومنش ایمان او اندر خطر

اگر دنیا میں مومن اپنے اندر نہیں پاتا ان سے ایک (مندرجہ ذیل تکالیف میں سے)، کامل نہ جان تو اس مومن کو اس کا ایمان خطرے میں ہے۔

درتن نہ بیند علتی قلت بمال خویشتن
نے ظالمے اور اکند خوار خجل ہم بے وقر

جسم میں نہ دیکھے بیماری اور اپنے مال کی کمی، نہ ظالم ان کو کرتا ہے ذلیل و خوار اور بے وقار۔

چوں حق بخواہد بندہ را سازد یکی از دوستاں
سقمے بہ تن حزنے بدل مالے نہ بیند در نظر

جب اللہ چاہتا ہے کہ بندے کو بنائے اولیاء میں سے ایک، ایک تو اس کے وجود میں بیماری دل میں غم ڈال دیتا ہے مال نہ دیکھے گا نظر میں۔

برتخت شاہی چار صد سالے بود ست فرعون سگ
بیمار گاہے اونشد نے دید وقتے درد سر

تختِ بادشاہی پر رہا فرعون کتا چار سو سال، کبھی بیمار وہ نہ ہوا نہ دیکھا کبھی ایک گھڑی بھی سر درد۔

صحت چو یابی شکر گو زحمت چو بینی صبر کن
باکس مگومن زحمتی تا بگذرد مدت سفر

صحت جب پائے شکر ادا کر بیماری جب دیکھے صبر کر، کسی سے نہ کہہ میں بیمار ہوں یہاں تک کہ گزر جائے سفر کی مدت، (یعنی تین دن تک کسی سے نہ کہہ تین دن کے بعد علاج کرے)۔

....

صد گونہ: سو قسم۔ منتظر: یعنی خوار و زار ہوتا ہے۔ دانند: جانتا ہے۔ خاصاں: بزرگان۔ عامہ: عام۔ ماہی: مچھلی۔ چہ داند: کیا جانے۔ مومن: یعنی شان حدیث شریف میں ہے المومن لا یخلو عن ذلتہ و علتہ و قلتہ ''ایمان والا ظاہری ذلت اور قلت سے خالی نہیں ہوتا۔'' جو انسان کسی تکلیف اور بیماری میں مبتلا نہیں کامل ایمان نہیں بلکہ اس ایمان کو خطرہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رضا الٰہی اچھی وصف ہے۔ بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے بارے میں ہے کہ ایک دن انہیں کوئی تکلیف نہ ہوئی تو رو رو کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے اللہ مجھ سے کونسی غلطی ہوئی کہ آج مجھے یاد نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیماری یا تکلیف اللہ کی یاد میں سے ہے۔ تن: بدن۔ نہ بیند: نہ دیکھے۔ علتی: بیماری۔ قلت: تھوڑی۔ خوار: ذلیل۔ خجل: شرمندہ۔ بے وقر: بے عزت۔ حق: اللہ تعالیٰ۔ بخواہد: چاہتا ہے۔ ساز: کرے بنائے۔ سقمے: بیماری۔ حزن: غم۔ چار صد: چار سو۔ سگ: کتا۔ گاہے: کبھی یعنی فرعون نے بہت مدت بادشاہی کی اور خدائی دعویٰ کیا اسے کبھی درد نہیں ہوا۔ صحت: تندرسی۔ چوں: جب۔ یابی: پائے گا۔ زحمت: تکلیف۔ بینی: دیکھے تو۔ باکس: کسی کو۔ مگو نہ: نہ کہے۔ مدت: یعنی تین دن تک کسی نہ کہے کہ مجھے تکلیف ہے تین دن کے بعد علاج کرے اور یاد الٰہی میں مشغول رہے فاتحہ شریف کثرت سے پڑھے۔ اس کے بارے میں ہے کہ فاتحہ شریف ہر بیماری کی دوا ہے۔

دارو طلب ہم بعد ازاں تکیہ مکن بر داروئے
تقصیر در دارو مکن جز حق مداں شافی دگر

دوا بھی طلب کر لے اس کے بعد دوا پر بھروسہ نہ کر ہرگز، دوا (کھانے) میں کوتاہی نہ کر سوائے اللہ کے نہ جان شفا دینے والا کوئی دوسرا۔

از صبر یابی گنجہا پوشی مصائب درد و غم
اظہار چوں بکنی تو ایں چنداں نیابی از اجر

صبر سے پائے گا تو جواہرات پوشیدہ رکھ مصیبت درد غم، اظہار جب کرے گا تو تو اس سے اتنی گنتی نہ پائے گا اجر۔

بیمار را چوں بشنوی فی الحال رو پرسید نش
گرچہ مسافت درمیاں باشد کروہے بیشتر

بیمار کا جب تو سنے فوراً جا حال پوچھ (عیادت کر)، اگرچہ سفر ہو درمیان میں بہت کوس (لمبا سفر)۔

چونتو نہ پُرسی زحمتی گوید خدا بے واسطہ
من زحمتی گشتم زمان وقتی نپرسیدی خبر

جب تو نہ پوچھے گا بیمار کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلا واسطہ، میں بیمار ہوا تھا اس وقت تو نے خبر بھی نہ لی۔

بیمار چوں پرسی اگر چیزے بدست او بدہ
از وے طلب جاناں دعا بہر مہمے صعب تر

بیمار کی جب عیادت کرے گر چیز یعنی تحفہ دے تو اس کے ہاتھ میں دے، اس سے دعا طلب کر واسطے دشوار مہم کے مسئلہ کے۔

بیماری بداں رحمتِ خدا اوقات چوں داری بپا
ورنہ غضب آفت بلا فوتی کنی فرضی اگر

زحمت کو رحمت جان اللہ کی جب تو پانچ وقت نماز قائم رکھے، ورنہ غصہ غضب مصیبت بلا اگر فرض نماز قضا کرے تو۔

بیمار چوں گردی گہے فوتی مکن یک وقت را
غلطیدہ شستہ کن ادا تا تو نیفتی در سقر

بیمار جب ہوا ہو تو قضا نہ کر ایک نماز بھی، لیٹے لیٹے یا بیٹھ کر ادا کر لے تا کہ نہ پڑے تو دوزخ میں۔

چونتو بہ بینی زحمتی فی الحال دہ صدقات را
دارو مکن بیمار را جز صدقہ دادن اے پسر

جب تو دیکھے بیماری فوراً خیرات کر دے، دارو نہ کر بیمار کا بغیر صدقہ دیئے اے بیٹے۔

....

دارو: دوا۔ تکیہ: بھروسہ۔ بُر: اوپر۔ تقصیر: کوتاہی۔ جز: سوا۔ مداں: نہ جان۔ شافی: شفا دینے والا۔ گنجہا: خزانے۔ پوشی: پوشیدہ۔ مصائب جمع مصیبت۔ اظہار: ظاہر۔ چنداں: کچھ۔ اجر: ثواب۔ بشنوی: سن۔ فی الحال: اس وقت۔ رو: جا تو۔ پرسید نش: پوچھ اس سے۔ مسافت: سفر۔ کروہے: کوس یعنی چار ہزار گز۔ پرسی: پوچھے تو۔ زحمتی: بیمار۔ بدست او بدہ: یعنی تحفہ دے۔ صعب: دشوار۔ مسئلہ بیمار کو کچھ دے اور اس سے دعا کرا۔ زحمت: بیماری۔ بداں: جان۔ اوقات پنجگانہ نماز: یعنی وقتی نمازیں۔ داری بپا: قائم رکھے تو۔ غضب: غصہ۔ آفت: مصیبت۔ گردی: ہوا تو۔ گہے: کبھی۔ فوت: قضا۔ وقت: وقتی نماز۔ غلطیدہ: لیٹے لیٹے۔ شستہ: بیٹھ کر۔ نیفتی: نہ پڑے تو۔ سقر: دوزخ۔ دہ: دے۔ صدقات: خیرات۔ دارو: دوا۔

صدقہ بدہ برنام حق جز نام او دیگر مدہ
کاری مہم آید ترا صدقہ بدہ تو مال و زر

صدقہ دے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوائے اس کے نام کے نہ دے، کوئی سخت مہم آئے تجھے صدقہ دے مال و دولت سے۔

صدقہ بگرداند بلا آمد حدیث مصطفیٰ ﷺ
بدہد درازی عمر راہم اجر یابی اے پسر

صدقہ ٹال دیتا ہے مصیبت کو حدیث شریف میں آیا ہے، وہ دیتا ہے لمبی عمر اجر بھی پائے تو اے بیٹے پیارے۔

☆☆☆☆☆

باب سی ونہم در بیان مصائب وتعزیت وآنچہ بداں تعلق دارو

باب انتالیسواں مصیبت اور تعزیت اور دوا سے تعلق کے بیان میں۔

صبری بکن چوں مرترا آید مصیبت جانِ من
یابی ثوابِ انبیاء ازحد بروں ہم از حصر

صبر کر جب آئے خاص تجھے مصیبت اے میری جان، پائے گا ثواب انبیاء جیسا باہر حساب وشمار سے بھی۔

گر مرترا وقتی رسد رنج و مصیبت یاد کن
جملہ مصائب رنجہا پیغمبر خیرالبشر

اگر خاص تجھے کسی وقت پہنچے غم مصیبت یاد کر کہ، تمام مصائب غم پہنچے تمام مخلوق سے بہتر کو یعنی نبی ﷺ کو۔

گرجزع وفزع میکنی اندر مصیبت رنج خود
سودے ندارد مرترا محروم مانی از اجر

اگر اپنی مصیبت اور رنج میں چیخنا چلانا کرے تو (یعنی بے صبری)، تو یہ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر تو محروم رہے گا ثواب سے۔

از آہ ولطمہ نعرہ ہم شقِ جیوب و خدشِ خد
از نتف ریش و سر باید کنی کلی حذر

واویلہ، طمانچہ چیخنا بھی گریباں پھاڑنا اور چھیلنا رخسار، داڑھی اور سر کے بال اکھیڑنا ان سے کر تو مکمل پرہیز۔

حدیث پاک میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے فرمائے گا۔ میں بیمار ہوا تو پوچھنے بھی نہ آیا بندہ عرض کرے گا۔ یا اللہ تو تو بیماری سے پاک ہے۔ تو رب العالمین کا ارشاد ہوگا: میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ مدہ: نہ دے۔ بگرداند: پھرتا ہے۔ بلا: مصیبت۔ آمد: آیا۔ بدہد: دیتا ہے۔ درازی: لمبی۔ اجر: ثواب۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **الصدقة ترد البلا وتزيد العمر** یعنی صدقہ مصیبت کو ٹالتا ہے اور عمر بڑھاتا ہے۔۔۔۔ صبری: صبر۔ بکن: کر۔ مرترا: خاص تجھے۔ ازحد: بے حساب۔ حصر: گنتی۔ جیسے ارشاد باری ہے: اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی "صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ رسد: پہنچے۔ رنج: تکلیف۔ جزع فزع: بے صبری خوف۔ سود: فائدہ، نفع۔ مانی: رہے گا۔ اجر: ثواب۔ آہ: واویلا۔ لطمہ: طمانچہ، تھپڑ۔ نعرہ: بلند آواز۔ مشتق: پھاڑنا، چیرنا۔ جیوب: جمع جیب، گریبان۔ خدشِ: چھیلنا، نوچنا۔ خد: رخسار۔ نتف: اکھیڑنا۔ موئی: بال۔ ریش: داڑھی۔ کلی: بمکمل۔ حذر: ڈر پرہیز۔

سوگے مکن چوں جاہلاں خفتن زمین ترک سخن
ماندن گرسنہ روز و شب تنہا نشستن در حُجر

غم نہ کر مثل جاہلوں کے زمین پر سونا بات نہ کرنا (ہمیشہ خاموش رہنا)، رہنا بھوکا دن رات اکیلا بیٹھنا حجرے میں۔

تاریک کردن خانہ را نے شمع را افروختن
نے صحن رفتن ہیچگہ ترکِ گلا بہ بام ودر

تاریک کرنا گھر کو، نہ شمع جلانا، نہ صحن میں کسی وقت جھاڑو دینا، چھت اور دیواروں کی لپائی ترک کر دینا۔

بیکاریئے از کارہا ترکِ تجارت زرع وزر
باجامہ بودن ریمگین کردن کبودی یا خضر

ہر کام کو چھوڑ دینا ترک تجارت اور کھیتی اور سونا یا کپڑا پہنا میلا کچیلا کرنا نیلا یا سبز۔

اندر مصائب جملہ را از مرد باشد خواہ زن
محظور آید در شرع کردن برہنہ فرق سر

تمام مصیبتوں میں مرد ہو یا عورت، منع آیا ہے شریعت میں سر کی مانگ کو ننگا کرنا۔

الا کہ باشد عالمے کز مردنش ظاہر شود
اسلام اندر رخنۂ جز او نہ بندد دگر

مگر جو کہ ہو عالم دین ایسا اس کے فوت ہو جانے سے واقع ہوتا ہے، اسلام میں خلل کے سوائے اس کے نہیں پورا کر سکتا کوئی دوسرا۔

ہراندوہے کاندر جہاں آید بہ پیشت جانِ من
شمعے بمیرد یا شود چرمے زنعلے منکسر

ہر غم جو ہے جہاں میں آ جائے آگے تیرے اے جان میری، شمع بجھ جائے یا ہو جائے چمڑا جوتے سے ٹوٹا ہوا۔

دیگر شوی چو گرہنہ یا ظالمے ایذا کند
دانی مصائب جملہ را راجع شوی بکنی فکر

دوسرا ہو تو مثل بھوکے کے یا ظالم تکلیف پہنچائے، جان لے مصائب تمام کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا کر اور ذکر کیا کر۔

جیسے حدیث شریف میں ہے: لَيْسَ مِنَّا مِنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ اَوْ دُعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّه۔ یعنی "وہ ہم سے نہیں جو رخساروں پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے یا جاہلیت کی بات کہے بلند آواز سے رونا منع ہے، آنسو بہانے میں حرج نہیں۔ سوگ: غم۔ خفتن: سونا۔ ترک: چھوڑنا۔ سخن: بات۔ ماندن: رہنا۔ گرسنہ: بھوکا۔ روز: دن۔ شب: رات۔ تنہا: اکیلا۔ نشستن: بیٹھنا۔ حجر: حجرہ۔ تاریک: اندھیرا۔ خانہ: گھر۔ افروختن: جلانا۔ رفتن: جھاڑو دینا۔ ہیچگہ: کسی وقت۔ گلابہ: مٹی کی لپائی۔ بام: چھت۔ در: دروازہ۔ بیکاریئے: بے فائدہ۔ زرع: کھیتی۔ زر: سونا۔ جامہ: کپڑا۔ ریمگیں: میلا کچیلا۔ کردن: کرنا۔ کبودی: نیلا۔ خضر: سبز۔ مصائب: مصیبتیں۔ خواہ: چاہے۔ محظور: منع۔ شرع: شریعت۔ برہنہ: ننگا۔ فرق سر: سر کی مانگ۔ الا: مگر۔ مردن: مرنا۔ رخنۂ: شگاف، خلل۔ اندوہے: غم۔ پیشت: آگے تیرے۔ شمع: چراغ۔ بمیرد: بجھ جائے۔ چرمے: چمڑا۔ نعل: جوتا۔ منکسر: ٹوٹا ہوا۔ گرسنہ: بھوکا۔ ایذا: تکلیف۔ دانی: جان تو۔ راجع: یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے والا۔

روتعزیت چوں بشنوی موت کسی از عالماں	دانی سنن ایں نوع راترکش نگیری اے پسر

جاکر تعزیت کر جب سنے تو وفات کسی کی علماء سے، جانے تو سنت کی یہ قسم ہے اس کو چھوڑ نا نہ کرے تو اے بیٹے!

چونتو عیادت یا عزا بکنی مراہل ذمہ را	باشد رواندر شرع بکشا ہدایہ کن نظر

جب تو بیمار پرسی یا عیادت کرے تو خاص ان کی کہ جو کافر ہیں مسلمانوں کے ملک میں، ہے جائز شریعت میں کھول ہدایہ شریف اس میں کر نظر۔

حاضر جنازہ چوں شود درِ پس جنازہ شوروان	نعرہ مزن فریاد ہم قرآن مخواں صوتِ جہر

جب جنازہ حاضر ہو جائے پیچھے جنازہ کے ہووے تو چلنے والا، نعرہ نہ مار فریاد نہ کر قرآن شریف نہ پڑھ اونچی آواز سے۔

بانگے مزن بازار کو مردہ فلاں حاضر شود	گلہا مریزی برسرش بادام و خرما یا شکر

اعلان نہ کرتا پھر اس کا گلی کوچہ میں کہ فلاں مردہ حاضر ہے، پھول نہ گرا اس کے سر پر بادام اور کھجور یا شکر (نہ گرا)۔

گورِ مربع چوں کنی مکروہ باشد پشتہ کن	جامہ مپوشاں قبرا تنبول ہم شربت مبر

قبر چکور جب کرے تو تو مکروہ ہے اونٹ کی کوہان کی طرح بنا، کپڑا نہ پہنا قبر کو پان کا پتہ بھی شربت بھی ساتھ نہ لے جا۔

بالائے تربت میوہ را مانند برگے یا شکر	قرآں مخواں پایانِ او بنشیں بخواں نزدیک سر

اوپر قبر کی میوے کو مثل پتہ یا شکر (نہ ڈال)، قرآن نہ پڑھ پاؤں کی طرف سر کے نزدیک بیٹھ کے پڑھ۔

گوری نبوسی ہیچگہ چون گمرہاں اے جانِ من	بزہ کار گردی بیشکے جز گورِ مادر یا پدر

قبر کو نہ چوم کسی وقت مثل گمراہوں کے اے میری جان، گنہگار ہوگا بے شک (اگر چومے تو) سوائے قبر ماں باپ کی کے۔

تعزیت: تسلی دینا، صبر کی تلقین کرنا۔ سنن: سنت۔ نوع: قسم۔ عیادت: بیمار پرسی۔ عزا: تعزیت۔ اہل ذمہ: یعنی کافر جو مسلمانوں کے ملک میں پناہ لے کر رہے۔ کشا: کھول۔ ہدایہ: فقہ کی معتبر کتاب کا نام ہے۔ شوی: ہوئے تو۔ پس: پیچھے۔ رواں: چلنے والا۔ نعرہ مزن: بلند آواز نہ کر یعنی جزع خزع نہ کر۔ فریاد: واویلا۔ مخواں: نہ پڑھ۔ صوت: آواز۔ جہر: بلند۔ بانگے: آواز اعلان۔ مزن: نہ کر۔ مردہ: میت۔ گلہا: پھول۔ مریز: نہ گرا۔ خرما: کھجور۔ گور: قبر۔ مربع: چکور۔ پشتہ: کوہان۔ جامہ: کپڑا۔ موپش: نہ پہنا۔ تنبول: پان کا پتہ۔ مبر: نہ لے جا۔ بالائے: اوپر۔ تربت: قبر۔ مانند: مثل۔ برگے: پتہ۔ مخواں: نہ پڑھ۔ پایاں: پاؤں کی طرف۔ نشیں: نشستن سے مشتق ہے بیٹھنا۔ نبوسی: تو نہ چوم۔ بزہ کار: گناہگار۔ جز: سوا۔ مادر: ماں۔ پدر: باپ۔ یعنی ماں باپ کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے جب والدین کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے تو انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام کے مزارات کو بوسہ دینا جائز ہے۔ مسئلہ: عام قبور کو چومنا جائز نہیں انبیاء صحابہ اولیاء کی قبور ماں کی باپ کی قبور چومنا جائز ہے۔

آنجا مبر صندوق را چیزے مخور آشام ہم	خندہ مزن ہرزلے مگو گردد دِلت ہمچون حجر

اس جگہ نہ لے جا صندوق کو اس جگہ کھا بھی نہ کچھ پی بھی نہ، ہنسی نہ کر بے ہودہ باتیں نہ کہہ ان سے ہوگا دل تیرا مثل پتھر کے۔

گنبد مکن برگور ہم نے قبہ نے حجرۂ	بادی و زد باران رسد گردد گنہ بیشک ہدر

گنبد نہ بنا اور عام قبر کے قبہ بھی حجرہ بھی نہ بنا، ہوا آندھی اور تیز بارش پہنچے اگر تو گناہ بے شک ختم ہو جائیں گے۔

نقش و نگارے چوں کنی برگور ہا گچ زنی	مکروہ باشد در کتب صدقات باشد خوب تر

نقش و نگار جب کرے تو قبر پر چونا کرے تو، مکروہ (لکھا) ہے کتابوں میں صدقات ہیں اچھے زیادہ۔

صدقات بہر روح او گر میدہی بروے رسد	در شب جمعہ داں ہفتہ را بروی دہند آں دہ قدر

صدقات واسطے اس کی روح کے اگر دے تو تو اس کو پہنچیں گے، جمعہ کی رات میں ہفتہ کو اس کی روح کو پہنچا دیتے ہیں وہ دس گنا اندازے کے مطابق۔

آیند ہر یک مردگاں رخصت گرفتہ از خدا	گویند رازِ خویش را حزن و فرح راحت خطر

تمام مردے (روحیں) اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر آتے ہیں، کہتے ہیں راز اپنوں کو غم اور خوشی راحتِ دل کا۔

بینند حالِ مال و زر خود راز خویش و اقربا	گویند با زاری دعا یا بد دُعاہا بے خطر

اپنے مال و دولت کا حال دیکھتی ہیں رشتہ داروں سے اور قرابت داروں کے پاس سے (وہ ارواح)، کرتی ہیں نہایت عاجزی کے ساتھ دعا یا بد دعا بے دل ہو کر۔

ہرکہ زبہر حق دہد صدقہ بروحِ مردگان	یا بد جزا روحش ازاں او ہم شود زان بہرہ ور

ہر جو اللہ تعالیٰ کے لیے دیتا ہے صدقہ مردہ روحوں کے لیے، پاتی ہیں اس کا ثواب روحیں اس سے وہ فائدہ مند بھی ہوتی ہیں۔

آنجا: اس جگہ۔ مبر: نہ لے جا۔ صندوق: بکس۔ مخور: نہ کھا۔ آشام: پینا۔ خندق: گڑھا۔ ہزل: بے ہودہ باتیں، مسخری۔ حجر: پتھر۔ یعنی صندوق رکھے، نرم زمین ہو تو صندوق میں کچھ مٹی ڈال دے اوپر والے تختہ کو خاک آلودہ کر دے۔ گنبد: منہ ان کا ایک ہی معنی ہے۔ باراں: بارش۔ ہدر: ختم یعنی عام انسان کے لیے گنبد وغیرہ بنانا ناجائز ہے۔ انبیاء کرام اور اولیاء کے مزارات طیبات پر گنبد بنانا جائز ہے۔ تاکہ زائرین کو سہولت ہو اور ان کے مزارات کی حفاظت ہو۔ نقش و نگار: بیل بوٹے۔ گچ: چونا۔ زنی: مارے تو۔ صدقات: خیرات۔ بہر: واسطے میت کے لیے ایصال ثواب خیرات قل خوانی جمعرات وغیرہ کرنا جائز ہے۔ آیند: آتے ہیں۔ مردگان: تمام مردے۔ رخصت اجازت۔ گرفتہ: پکڑنا۔ حزن: غم۔ فرح: خوشی۔ راحت: آرام، یعنی مرنے کے بعد خاص کر جمعہ کی رات روحیں اپنے اپنے گھروں میں آتی ہیں۔ بینند: دیکھتی ہیں۔ زر: سونا۔ اقربا: جمع قریب رشتہ۔ زاری: رونا یعنی روحیں اپنے گھروں میں آ کر دیکھتی ہیں کہ ہمارا مال و اسباب رشتہ داروں کے پاس ہے۔ اگر اچھی جگہ خرچ کریں تو وہ روحیں دعا کرتی ہیں ورنہ بد دعا۔ زبہر: واسطے۔ دہد: دیتا ہے۔ صدقہ: خیرات۔ جزا: ثواب۔ بہرہ ور: فائدہ مند۔ یعنی کوئی خیرات فاتحہ خوانی پڑھ کر ثواب بخشے تو ان کو ثواب پہنچتا ہے اور پڑھنے والے کو بھی ثواب ہوگا۔

احوال را از خویشتن گویند باحسرت بسی	مادر پدر ہم اخوتاں ہر کو بود دختر پسر

حال احوال اپنے لوگوں سے کہتے ہیں بہت حسرت کے ساتھ، ماں باپ بھی بھائی بھی ہر ہو بیٹا بیٹی (یہ الگ بات ہے کہ ہم سنتے نہیں)

از مالِ یارانِ خودش صدقہ دہنداز بہرحق	یا بم ثوابش گرچہ من توازن بیابی صدقدر

جو اپنے دوستوں کے لیے مال سے صدقہ دیتے ہیں واسطے اللہ تعالیٰ کے، پاتے ہیں اس کا ثواب اگر میں وزن کروں تو پائے سو انداز سے۔

میداں زیارت سنت ست میکن زیارت روز وشب	معہود سیوم ہفتمی داں بدعتے میکن حذر

جان زیارت سنت ہے کر تو زیارت دن ہو یا رات، (لیکن) مقرر کرنا تیسرا دن، ساتواں دن جان بدعت کرنا اس سے مکمل پرہیز کر۔

از بہر اہل مردہ را طعمی بکن از جان و دل	پس ہر درم یابی جزا جانانِ من بدہ دینارِ زر

میت والوں کے لیے کھانا تیار کر جان ودل سے، ہر درم کے بدلے پائے گا سونے کے دینار کا ثواب اے میری جان دے سونے کا (کھانا)۔

از بہر مردہ طعم چوں در سوم ہفتم یا چہل	سازی دہی درویش را ورنہ نباشد معتبر

واسطے مردے کے جب کھانا تیجہ شریف ساتواں یا چالیسواں کا کھلائے، چاہیے کہ درویش کو کھلائے ورنہ نہ ہوگا معتبر۔

گور منقش چوں کنی یا گل کنی یا گچ برو	ہرگز نباشد فائدہ نزدیک روحاں خوب تر

جب نقش ونگار قبر پر کرے تو یا مٹی کرے یا چونے سے، روحوں کو اس سے ہرگز کوئی اچھا زیادہ فائدہ نہیں ہوگا۔

روحاں چوں بینند جائی خود گور منقش خویش را	شب وروز از دلہائے شاں باشد خوشی ہم بیشتر

روحیں جب دیکھتی ہیں جگہ اپنی قبر نقش کی ہوئی (اولیاء، صحابہ، انبیاء کی)، دن رات دل سے خوش ہوتی ہیں خوشی بھی بہت زیادہ۔

احوال: حال۔ خویشتن: اپنے۔ اخوتاں: جمع آخ بھائی۔ دختر: لڑکی۔ یعنی روحیں اپنی تکلیف بیان کرتی ہیں باقی الگ بات ہے ہمیں ان کی باتیں سنائی نہیں دیتیں۔ میداں: جان تو میکن: کر۔ معہود: مقرر۔ سیوم: تیسرا دن۔ ہفتمی: ساتواں دن۔ بدعتے: بے اصول بات کرنے والا۔ حذر: ڈر۔ فائدہ: سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں پر جانے سے منع کیا تھا'' لیکن بعد کو ارشاد فرمایا: '' فَزُوْرُوْھَا قبروں کی زیارت کیا کرو۔'' اہل مردہ: میت والے یعنی جس گھر میں فوتگی ہو جائے میت کے گھر والے غم میں مبتلا ہوں تو پڑوسیوں یا رشتہ داروں کو کھانا دیں بے حد ثواب ہوگا۔ سوم: تیسرا دن۔ ہفتم: ساتواں دن۔ چہل: چالیسواں دن۔ سازی: کرے تو۔ دہی: دے تو۔ گور: قبر۔ منقش: نقش والی۔ گل مٹی گچ: چونا۔

باب چہلم در بیان احکام شہادت

باب چالیسواں شہادت کے احکام کے بیان میں۔

چوں کشتہ گردد مسلمی در راہِ حق از کافراں	یا ظالمے عمداً کشد خواہی بہ تیغ دیا تبر

جب قتل کیا جائے مسلمان اللہ کی راہ میں کفار (کے ہاتھوں) سے، یا ظالم جان بوجھ کر قتل کر دے چاہے تلوار کے ساتھ یا کلہاڑی سے۔

زندہ نماند ساعتی فی الحال میرد در زمان	نے طعام بخورد آب نے سخنے نہ اندک بیشتر

زندہ نہ رہے ایک لحہ بھی فوراً مر جائے اسی وقت، نہ کھانا کھائے نہ پانی پیئے نہ تھوڑی زیادہ بات کرے۔

حد شہید اندر شرع جز ایں نباشد جانِ من	دیگر شہیداں مصطفیٰ ﷺ گفت است بشنو اے پسر

شہید کی تعریف شریعت میں سوائے اس کے نہیں اے میری جان، دوسرے شہید جو مصطفیٰ ﷺ نے فرمائے ہیں سن اے بیٹے۔

غرقہ بآبی گر شود دیگر بآتش سوختہ	مبطون و مطعون آنکہ او میرد کسی اندر سفر

اگر پانی میں ڈوب جائے دوسرا آگ میں جلا ہوا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا اور طاعون سے مرنے والا اور وہ جو کسی سفر میں مر جائے۔

شخصیکہ میرد در جمعہ خواہی بروز ویا شبے	عاشق کہ باشد پارسا آں عشق دارد در ستر

وہ شخص جو مرے جمعہ میں چاہے دن ہو یا رات، عاشق جو ہو نیک پرہیز گار وہ عشق رکھے پردہ میں۔ (یعنی چھپا کر)

شہادت کی دو قسمیں ہیں شہادت شرعی از ہے کہ عاقل اور بالغ اور مسلمان کافروں کے ہاتھوں مارا جائے یا ظالم یعنی باغی ڈاکو اسے قصداً اور ظلماً ہلاک کر دے اور اس کے قتل پر دیت لازم نہ ہو اور زخمی ہونے کے بعد بہت دیر زندہ نہ رہے کسی قسم کا نفع حاصل نہ کر سکے تو اس شہید کو انہی کپڑوں میں غسل کے بغیر جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔ (۲) شہادت معنوی مسلمان کسی بیماری اور حادثہ کی وجہ سے فوت ہو جائے اسے غسل کفن دیا جائے گا۔ کشتہ گردد: قتل کیا جائے۔ راہ: راستہ۔ ظالم: ڈاکو۔ عمداً: جان بوجھ کر۔ تیغ: تلوار۔ تبر: کلہاڑی۔ نماند: نہ رہا۔ ساعت: لحہ، گھڑی۔ زماں: وقت۔ طعام: کھانا۔ آب: پانی۔ سخن: بات گفتگو۔ اندک: تھوڑی۔ بیشتر: زیادہ۔ حد: تعریف۔ شرع: شریعت۔ جز: سوا۔ بشنو: سن۔ غرقہ بآبی: پانی میں ڈوب جائے۔ آتش: آگ۔ سوختہ: جلا ہوا۔ مبطون: پیٹ کی بیماری سے مرے۔ مطعون: طاعون کی بیماری سے مرے۔ میرد: مر جائے۔ سفر میں مر جائے تو اس کے متعلق حدیث شریف میں ہے، اس کی قبر اتنی فراخ کی جاتی ہے جس قدر اس کے گھر اور قبر کا فاصلہ ہو۔ جمعہ کے دن یا رات کو مرے۔ عاشق: یعنی پاک، مرد یا عورت عشق کے ہاتھوں جان دیں۔ پارسا: پرہیز گار۔ ستر: پردہ۔

وانکس کہ میرد در سماع شنود سماع از بہر حق	وآن زن کہ میرد در حمل میرد کسے زیر جدر

اور وہ جو فوت ہو جائے سماع کے سننے میں اور وہ سماع اللہ کے واسطے ہو، اور وہ عورت جو مر جائے حمل میں یا فوت ہو جائے کوئی دیوار کے نیچے آ کر۔

پامال گردد زیر اسپ یا برق بزند صاعقہ	اندر چہے افتد کسی شیرش کشد خوک و ببر

روندا ہوا گھوڑے کے نیچے یا بجلی گر جائے آسمانی آگ، کنوئیں میں گر پڑے شیر کسی کو پھاڑ ڈالے خنزیر اور چیتا۔

آنکس کہ سخنے بہر حق گوید شود کشتہ دراں	دیگر یکے مرتث بداں شد شانزدہ جملہ نفر

وہ جو کلمۂ حق کہے واسطے اللہ تعالیٰ کے اسی وجہ سے قتل کر دیا جائے، دوسرا ایک زخمی ہونے کے بعد کچھ دیر زندہ رہا جان لیے ہوئے یہ سولہ تمام آدمی۔

آنکس کہ بہر مال وزر جنگے کند با کافراں	یا بہر نام شجعتے چنداں نیابد او اجر

وہ جو واسطے مال و دولت سونا کے جنگ کرے کافروں سے، واسطے شہرت کے بہادری دکھانے کے اتنی گنتی نہ پائے گا وہ اجر۔

آنکس کہ بخورد زخمکے برُو مقابل دشمناں	با او چہ نسبت آنکسے زخمی خورد پشت وکمر

وہ جو کھائے ایک زخم چھوٹا منہ پر سامنے دشمن کے، اس کے ساتھ کیا نسبت اس کو جو زخم کھائے پیٹھ یا کمر پر۔

مقبل رود اندر جناں شادی کناں خندہ زناں	از سالہا ہم پانصد از مدبر شہیدے پیشتر

جنگ میں پیش قدمی کرنے والا جنت میں خوشی کرتے ہوئے ہنستے ہوئے، پانچ سو سال پیٹھ پھیرنے والے شہید سے پہلے جائے گا۔

ہرگز کسے را در جناں دنیا نباشد آرزو	اِلّا شہید راہِ حق گرچہ بیابد کشک زر

ہرگز کوئی شخص جنت میں دنیا کی آرزو نہیں کرے گا، مگر اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا (کرے گا) اگرچہ پائے سونے کی کوٹھڑی یا محل۔

....

سماع: قوالی۔ بہر حق: اللہ تعالیٰ کے لیے۔ زن: عورت۔ حمل: یعنی بچے کی پیدائش کے وقت۔ زیر: نیچے۔ جدر: مشتق ہے۔ جدار: دیوار۔ پامال: روندا ہوا۔ اسپ: گھوڑا۔ برق: بجلی۔ صاعقہ: آگ کا ٹکڑا جو خوفناک آواز آسمان سے گرے۔ چہ: کنواں۔ افتد: پڑے۔ خوک: خنزیر۔ ببر: ایک درندہ کا نام ہے۔ مرتث: نفع حاصل کرنے والے یعنی زخمی ہونے کے بعد کچھ دیر زندہ رہا۔ شانزدہ: سولہ۔ نفر: فرد۔ شجعت: بہادری۔ اجر: ثواب۔ بخورد: کھائے۔ زخمکے: چھوٹا زخم۔ کاف: برائے تصغیر۔ مقابل: سامنے۔ پشت وکمر: دونوں کا معنیٰ ہے پیٹھ، متوجہ۔ جناں: جمع جنت۔ شادی کناں: خوشی کرتے ہوئے۔ خندہ زناں: ہنستے ہوئے۔ سالہا: بہت سال۔ پانصد: پانچ سو۔ مدبر: پیٹھ پھیرنے والا، بھاگنے والا یعنی آمنے سامنے مقابلہ کرنے والا پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔ مقابلے میں شہید ہونے والا خوشی خوشی جنت میں جائے۔ بھاگنے والا شرمندگی کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ آرزو: امید، تمنا۔ الّا: مگر۔ کشک زر: سنہری محل۔

چوں مسلمی از صدق دل خواہد شہادت از خدا	یابد چو شہدا درجتے میرد بہ تپ یا درد سر

جب مسلمان سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے، شہیدوں کی طرح مرتبہ پائے چاہے بخار یا درد سے مر جائے۔

شہداء مگو از مردگاں در دل مپندارا ایں سخن	اندر جناں چوں زندگان بخورند شربت ہم ثمر

شہیدوں کو مردہ نہ کہہ دل میں اس بات کا گمان بھی نہ کر، جنت میں زندوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں شربت اور پھل بھی۔

☆☆☆☆☆

باب چہل ویکم دربیان اسباب مدبری و بے نوائی

باب اکتالیسواں بدبختی اور ناداری کے بیان میں۔

اسباب فقر و مدبری چل چیز را میداں یقین	مسطور بین اندر کتب را اویست جعفر معتبر

بدبختی اور ناداری غریبی کے اسباب چالیس چیزیں ہیں یقین کے ساتھ جان، کتابوں میں دیکھ لکھا ہوا ہے راوی اس کے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہیں معتبر۔

طعمی مخور باشی جنب آبی مخور از نائزہ	ہم دور کن از خویشتن آوند ہائے منکسر

کھانا نہ کھا ہو جب تو جنبی پانی نہ پیئے ٹونٹی سے منہ لگا کر، دور کر اپنے آپ سے ٹوٹا ہوا برتن بھی۔

بولے مکن ہم برہنہ جاروب در شب ہامزن	مگذار تو آوند را جانانِ من بکشادہ سر

پیشاب بھی نہ کر ننگا ہو کر جھاڑو نہ پھیر رات میں، نہ چھوڑ تو برتنوں کو اے میری جان سر کھلا (یعنی ڈھانپ کے رکھ)۔

....

مسلمی: مسلمان۔ صدق دل: سچے دل۔ درجتے: مرتبہ۔ فائدہ: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمیشہ یہ دعا فرماتے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بِلَادِ حَبِیْبِکَ۔ "اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت اور مدینہ منورہ میں موت عطا فرما۔" جس انسان کی یہ تمنا ہو اگر بخار یا درد سر سے مرے شہید کا درجہ پائے گا۔ مگو: نہ کہے۔ مردگان: مردے۔ مپندرا: گمان نہ کر۔ بخورند: کھاتے ہیں۔ ثمر: پھل۔ اس آیت کی طرف اشارہ: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو مردہ نہ کہو انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو۔ شہید زندہ ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ ہیں۔ فقر: غریبی۔ چل: مشتق ہے۔ چہل: چالیس۔ مسطور: لکھا ہوا۔ بین: دیکھ۔ راوی: روایت کرنے والے۔ جعفر: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ امام جعفر رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فقر کے اسباب روایت کیے ہیں یہ چیزیں جو کہ فقر کا سبب ہیں۔ طعمی: کھانا۔ مخور: نہ کھا۔ جنب: جس پر غسل لازم ہو۔ نائزہ: کوڑے کی ٹونٹی۔ خویشتن: اپنے سے۔ آوند: برتن۔ منکسر: ٹوٹا ہوا۔ بول: پیشاب۔ برہنہ: ننگا۔ جاروب: جھاڑو۔ شب: رات۔ مزن: نا مار، یا نہ پھیر۔ مگذار: نہ چھوڑ۔ کشادہ: کھلا یعنی سر ڈھانپے بغیر۔

نے زن بگیرد نام شوئی نے شوئی خواند نام زن	نے نام مادر نے پدر آرد بر زبان دختر پسر

نہ بیوی لے نام شوہر کا نہ شوہر لے نام بیوی کا، نہ ہی ماں باپ کا نام لائے زبان پر بیٹا یا بیٹی۔

طعمے مخور ہم بے ادب نے بد دعا فرزند را	پر کالہ باشد نانہا آں راز درویشاں مخر

کھانا نہ کا بے ادبی سے نہ بد عادے اولاد کو، روٹی کے ٹکڑے وہ جو درویشوں (فقیروں مانگنے والوں) کے پاس ہوتے ہیں نہ خرید۔

قائم نپوشی جانِ من شلوار را در ہیچگہہ	شستہ نہ بندی دستار ہم گوشہ نگیری از بشر

کھڑا ہو کر نہ پہن شلوار اے میری جان کسی جگہ بھی، بیٹھ کر نہ باندھے تو دستار بھی علیحدہ نہ ہو انسانوں سے (یعنی دکھ سکھ میں شریک رہ)۔

در خشک موشانہ مکن استادہ باشی ہم مکن	شانہ شکستہ چوں شود ازدی بکن کلی حذر

خشک بالوں میں کنگھی نہ کر کھڑے ہو کر بھی نہ کر، کنگھی ٹوٹی ہوئی جب ہو اس سے کر مکمل پرہیز۔

مقراض مواز شرمگاہ متاں گہی اے جانمن	ہم موی را بر شرمگاہ از چل نداری بیشتر

قینچی سے شرمگاہ کے بال نہ کاٹ کبھی بھی اے میری جان، کبھی بالوں کو شرمگاہ پر چالیس دنوں سے زیادہ نہ رکھ۔

در پیش پیراں ہم مرو برستانہ ہم مشین	تخلیل دنداں ہم مکن چوبے کہ باشد از شجر

بوڑھوں کے آگے نہ چل چوکھٹ پر بھی نہ بیٹھ، دانتوں کا خلال ایسی لکڑی سے نہ کر جو ہو درخت سے

وقتے نسوزی پوستے از سیر باشد یا بصل	چوں عنکبوتے بنگری از خانہ بکنی دور تر

کسی وقت بھی نہ جلائے تو چھلکے خواہ لہسن کے ہوں یا پیاز کے، جب مکڑی دیکھے تو گھر میں اسے دور تر زیادہ (گھر سے باہر کرے)۔

زن: بیوی۔ شوی: شوہر، خاوند۔ خواند: لے۔ مادر: ماں۔ پدر: باپ۔ دختر: بیٹی۔ پسر: بیٹا یعنی عورت مرد ایک دوسرے کا نام نہ لے اور بیٹا، بیٹی والدین کا نام لے کر نہ پکارے۔ فرزند: بیٹا۔ پر کالہ: ٹکڑا۔ نانہا: جمع نان، روٹی۔ مخر: نہ خرید۔ قائم: کھڑے ہو کر۔ نپوشی: نہ پہنے تو۔ شستہ: بیٹھ کر۔ دستار: پگڑی۔ گوشہ: علیحدگی۔ یعنی کھڑے ہو کر شلوار پہنے اور بیٹھ کر پگڑی باندھے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی تکلیف میں مبتلا کرے گا جس کا کوئی علاج نہیں۔ علیحدگی سے مراد علیحدہ نہ رہے لوگوں کے دکھ سکھ میں شامل رہے۔ مو: بال۔ شانہ: کنگھی۔ استادہ: کھڑے ہو کر۔ شکستہ: ٹوٹی ہوئی۔ کلی: مکمل۔ حذر: ڈر۔ یعنی حدیث پاک میں ہے جو آدمی چلتے پھرتے (جس طرح آج کل عام عادت ہے) کنگھی دے گا وہ بھوکا ہو کر مرے گا اور کھڑا ہو کر کنگھی دے گا، اس پر قرض زیادہ ہوگا۔ مقراض: قینچی۔ مواز شرمگاہ: ناف کے نیچے والے بال انہیں موئے زیادہ کہتے ہیں۔ متاں: نہ لے، گہی: کبھی۔ چہل: چالیس دن۔ نداری: نہ رکھے تو۔ بیشتر: زیادہ۔ یعنی زیر ناف بال استرے سے کاٹنا چاہیے قینچی سے موجب فقر ہے۔ زیر ناف چالیس دن کے اندر اندر صاف کریں۔ پیش: آگے۔ پیراں: جمع پیر، بوڑھا۔ ستانہ: چوکھٹ۔ مشین: نہ بیٹھ۔ تخلیل: خلال کرنا۔ دنداں: دانت۔ چوں: لکڑی۔ شجر: درخت۔ سوزی: نہ جلائے تو۔ پوست: چھلکے۔ سیر: لہسن۔ بصل: پیاز۔ عنکبوت: مکڑی۔ بنگری: دیکھے تو۔ خانہ: گھر۔

زندہ سپش مفگن بروں نے در نمازے کاہلی	در کذب عادت ہم مکن نے در فروجی کن نظر

زندہ جوں نہ پھینک باہر نہ نماز میں سستی کر، جھوٹ کی عادت نہ بنا شرمگاہ پر نظر نہ کر۔

وقتے کہ شوئی دست و رو خشکش مکن باذیلِ خود	پوشیدہ دوزی جامہ چوں بدتر شوی جانِ پدر

جب تو دھوئے ہاتھ اور منہ اس کو خشک نہ کر اپنے دامن سے، پہنے پہنے جب سلائے تو کپڑے تو بدبخت ہوگا اے باپ کی جان۔

چونتو گزاری فجر را زودے میا مسجد بروں	گردی بفاقہ مبتلا آید بہ پیشت صد فقر

جب تو فجر کی نماز ادا کرے تو جلدی نہ آ مسجد سے باہر، ہوگا فاقے میں مبتلا آئے گی سامنے تیری سو غریبی۔

خوابی مکن در صبحدم ادبار آید پیش تو	سوگند بخوری راست چوں روزیت گردد تنگ تر

صبح کو نیند نہ کر اس سے بے برکتی آئے گی سامنے تیرے، قسم کھائے جب تو سچی بھی تیری روزی ہوگی تنگ زیادہ۔

تخم شگافی خربوزہ صدفاقہ آید پیش تو	باکاردے ناخن مبر نے ہم بدنداں اے پسر

بیج اگر پھاڑے یا چھیلے تو خربوزہ کا سو فاقہ بھوک آئے گی سامنے تیرے، چھری کے ساتھ ناخن نہ کاٹ دانتوں سے بھی اے بیٹے۔

در نفقہ تنگی ہم مکن فرزند و اہل خویشتن	دستی نشوئی چوں خوری برود ز تو اموال و زر

اپنے کنبہ اور بچوں کے خرچے میں بھی تنگی نہ کر، ہاتھ نہ دھوئے تو نے کھانا کھانے کے وقت تو تجھ سے مال و سونا چلا جائے گا۔

سکاسہ وضحنک زود شو چونتو خوری طعمے درو	شیطان بلیسد چوں ورا باشد بداں بر تو قہر

پیالہ اور رکابی یا چھوٹا تھال جب اس میں کھانا کھائے تو جلدی دھو، شیطان چاٹتا ہے جب اس کو جان تو اپنے اوپر قہر۔

سپش: جوں، سر میں پیدا ہوتی ہے۔ مفگن: نہ پھینک۔ کاہلی: سستی۔ کذب: جھوٹ۔ فروجی: جمع فرج، شرمگاہ۔ جوں ہاتھ میں آ جائے تو اسے ماردینا چاہیے۔ زندہ چھوڑنا اور رزق میں کمی کا سبب ہے، نماز میں سستی نہ کرنی چاہیے یہ منافقین کی عادت ہے۔ جھوٹ تین قسم ہے (۱) جس کی دو بیویاں ہوں انہیں راضی کرنے کے لیے۔ (۲) دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لیے (۳) میدان جنگ میں اپنی شرمگاہ میں نظر کرنا شکست کا سبب ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ شرمگاہ کو دیکھنے سے بینائی کمزور ہوتی ہے۔ شوئی: دھوئے تو۔ دامن: کپڑے کا کنارہ۔ پوشیدہ: پہننا۔ دوزی: کپڑا سلانا۔ مدبر: بدبخت۔ گذاری: ادا کرے تو۔ فجر: صبح کی نماز۔ زود: جلدی۔ میا: نہ آ۔ گردی: ہوگا تو۔ فاقہ: بھوک۔ ضرر: نقصان۔ خواب: نیند۔ صبحدم: صبح کے وقت۔ ادبار: بدبختی بے برکتی۔ تخم: بیج۔ شگافی: پھاڑے تو یا چھیلے۔ خربزہ: خربوزہ۔ پیش: آگے۔ کارد: چھری، چاقو۔ مبر: نہ کاٹ۔ نفقہ: خرچ۔ فرزند: بیٹا۔ اہل خویشتن: بیوی بچے۔ دستی: ہاتھ۔ نشوئی: نہ دھوئے تو۔ خوری: کھائے تو۔ برود: جائے گا۔ اموال: جمع مال۔ زر: سونا۔ کاسہ: پیالہ۔ ضحنک: رکابی یا چھوٹا تھال۔ زود: جلدی۔ شو: دھو۔ درو: اس میں۔ بلیسد: چاٹتا ہے۔ ورا: اس کو۔ قہر: غصہ۔

جنگ و خصومت ہم جدل در خانہ کردن روز و شب
از تو گریزد رزق تو ہرگز نیاید پیش در

جنگ، لڑائی یا جھگڑا بھی گھر میں نہ کر دن رات، تجھ سے دور ہوگا رزق ہرگز نہیں آئے گا دروازے پر۔

ہر چل کہ گفتم مرترا بنویس اندر جان و دل
محتاج گردی نے گہے ہر روز یابی صد گہر

یہ چالیس باتیں خاص کر جو میں نے تجھے بتائیں ہیں لکھ لے جان و دل میں، تو کبھی محتاج نہ ہوگا تو ہر دن پائے گا سو موتی (بہت نفع)۔

☆☆☆☆☆☆

باب چہل و دوم در بیان تونگری

باب بتالیسواں مالداری کے بیان میں۔

اسبابِ ثروت جملگی سی چیز دانی بیشکے
گر تو کنی آں چیز ہا گنجے بیابی بیشتر

مالداری کے اسباب کل تیس چیزیں ہیں جان لے بے شک، اگر تو اپنا لے ان کاموں کو خزانہ پائے گا بہت زیادہ۔

دائم گزاری چاشت را ترکش نگیری ہیچگہ
روز بداری بیض را باشی بخانہ یا سفر

ہمیشہ ادا کر تو چاشت کی نماز کو اس کو ترک نہ کر کبھی بھی، ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزہ رکھے گھر میں ہو یا سفر میں۔

پیوستہ خیزی صبحدم ہرگز نخسپی آن زماں
تسبیح گوئی روز و شب غفراں بخواہی ہر سحر

ہمیشہ اٹھے تو صبح کے وقت ہرگز نہ سو اس وقت، تسبیح پڑھ دن رات بخشش مانگ ہر روز۔

شکر خدا گو بیشتر مصحف بخر از مالِ خود
میخواں تو قرآن بہر حق خدمت بکن مادر پدر

اللہ تعالیٰ کا ذکر کر بہت قرآن شریف خرید اپنے مال سے، قرآن مجید کی تلاوت کر تو واسطے اللہ کے خدمت کر ماں باپ کی۔

....

خصومت: لڑائی۔ جدل: جھگڑا۔ خانہ: گھر۔ گریزد: بھاگتا ہے، یعنی مردوں کے ذمہ عورتوں کے حقوق ہیں اور عورتوں کے ذمہ مردوں کے حقوق ہیں۔ چہل: چالیس۔ مرترا: خاص کر تجھے۔ بنویس لکھ لے۔ محتاج: ضرورت مند۔ گہے: کبھی۔ صد: سو۔ گہر: موتی۔
اسباب: سبب۔ ثروت: مالداری۔ جملگی: تمام۔ سی: تیس۔ دانی: جان تو۔ گنج: خزانہ۔ دائم: ہمیشہ۔ گزاری: ادا کرے تو۔ چاشت: ایک حصہ دن کا گزرے نصف دن تک پڑھی جاتی ہے، کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔ ترکش نگیری: چھوڑنا اس کو نہ لے تو۔ بداری: رکھے تو۔ بیض: ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ ہے۔ پیوستہ: ہمیشہ۔ خیزی: اٹھے تو۔ صبحدم: صبح کے وقت۔ نخسپی: نہ سوئے تو۔ آں زماں: اس وقت۔ تسبیح: سبحان اللہ۔ غفراں: مغفرت، بخشش۔ سحر: صبح، سحری زیادہ۔ مصحف: قرآن شریف۔ بخر: خرید۔ میخواں: پڑھ۔

سورۂ جمعہ شبہا بخواں سورۃ مزمل روز و شب
دائم بخوانی واقعہ از بعد مغرب خوب تر

راتوں کو سورۃ جمعہ پڑھ سورۃ مزمل دن رات پڑھ، ہمیشہ نماز مغرب کے بعد سورۃ واقعہ پڑھنا بہت اچھا ہے۔

ناخن چو خواہی تا بری در روز پنجشنبہ ببر
موزہ کہ پوشی کفش پا باید کہ پوشی زرد تر

ناخن جب کاٹنا چاہے تو جمعرات کو کاٹ لے، (دستانہ) موزہ جو پہنے تو اس کو ہاتھ یا پاؤں میں چاہیے کہ زرد زیادہ ہو۔

چونتو پوشی خاتمے پوش از عقیق اے جان من
محجوب خواہد دست چوں دستے بدہ مقصد ببر

جب تو پہنے انگوٹھی پہن عقیق سے اے میری جان، نابینا جب سہارا چاہے ہاتھ دے منزل مقصود تک لے جا۔

عہد یکہ بکنی با کسے نقضے مکن در عہد خود
جاروب چوں مسجد زنی مالے بیابی بیشتر

وعدہ جو کرے تو کسی کے ساتھ توڑ نا نہ کر اپنے وعدہ کو، جھاڑو پھیرے جب مسجد میں تو مال پائے گا بہت زیادہ۔

حج بکن از بہر حق می کن زیارت مصطفیٰ ﷺ
اندر تجارت صدقہ را کن پیشوا ہم راہبر

حج کر واسطے اللہ کے زیارت بھی کر مصطفیٰ ﷺ (یعنی روضہ پاک کی) تجارت میں سچائی کو طریقہ بنا راہبر بھی۔

در خانہ داری سرکہ را خانہ مکن خالی ازاں
برکت چو خواہی مال را زو گوسفنداں زود خر

گھر میں سرکہ رکھ تو گھر کو اس سے خالی نہ کر، برکت جب چاہے تو مال کی جا جلدی بکری خرید کر۔

غسل جمعہ دائم بکن خاصہ کہ غسل اربعا
در روز عاشورہ بپز اضعاف ایام دگر

نہانا جمعہ کے دن ہمیشہ کر خاص کر بدھ کے دن، عاشورہ (یعنی دس محرم) کے دن کھانا پکا دوسرے دنوں سے کئی گناہ زیادہ ثواب ہے۔

آمیز جو گندم بہم آنگہ ازاں نانے بپز
غلہ کہ داری کیل کن از وزن کن کلی حذر

جو اور گندم کو باہم ملا وہ جو اس سے روٹی پکا، گندم جو رکھتا ہے پیانہ سے ناپ، وزن تولنے سے کر مکمل پرہیز۔

....

خواہی چاہتا ہے تو۔ بری: کاٹے تو۔ پنجشنبہ: خمیس۔ ببر: کاٹ۔ پوشی: پہنے تو۔ خاتم: انگوٹھی۔ پوش: پہن۔ عقیق: یہ مشہور پتھر ہے۔ محجوب: نابینا، اندھا۔ مقصد: مطلب۔ ببر: لے جا۔ عہد: وعدہ، جیسے قرآن شریف میں ہے: وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ترجمہ: اور پورا کرو عہد کو تحقیق عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ نقض: توڑنا۔ جاروب: جھاڑو۔ بزن: مار یعنی صاف کر۔ خانہ: گھر۔ گوسفند: بکری۔ خر: خرید۔ اربعا: بدھ۔ عاشورہ: دس محرم شریف۔ بپز: پکانا۔ اضعاف: کئی گنا زیادہ۔ ایام: جمع یوم دن، یعنی غسل کسی دن بھی منع نہیں جمعہ کے دن سنت ہے۔ باقی دنوں میں غسل کرنا باعث برکت اور تندرستی جان ہے۔ امیز: ملا۔ بہم: آپس میں۔ بپز: پکا۔ غلہ: گندم۔ کیل: پیانہ سے ناپنا۔ وزن: تولنا۔ کن: کر۔ کلی: مکمل۔ عذر: پرہیز۔

دستے بشو طعمے بخور گردی تونگر بی شکے	تنہا چو باشی زن کنی بسیار یابی مال و زر

ہاتھ دھو کر کھانا کھا ہو گا مالدار بے شک، اکیلا جب ہو شادی کر بہت پائے گا مال و دولت۔

ہر سی کہ گفتم پیش تو ہشدار جملہ کن عمل	تخلیل دندان ہم بکن بنویس اندر دل جگر

یہ تیس باتیں جو کہیں میں نے سامنے تیرے ہوش رکھ تمام پر عمل کر،، دانتوں کا خلال بھی کر دل جگر میں لکھ لے۔

☆☆☆☆☆☆

باب چہل وسوم دربیان موجبات بہشت

باب ترتالیسواں اسباب جنت کے بارے میں۔

جنت مقام صالحاں آنگہ تو یابی جانمن	بکنی عمل از بہر آں ہر روز کارے خوب تر

جنت نیک لوگوں کی جگہ ہے تو اس وقت پائے گا اے میری جان، جب کرے تو عمل واسطے اس کے ہر روز عمل صالح (نیک، بہت اچھے کام)

اعمالِ جنت داں بسی حدے ندارد ہم عدد	زاں جملہ گویم پیشِ تو آں ہفت وسی داں اے پسر

جنت میں لے جانے والے اعمال جان بہت ہیں حد نہیں رکھتے شمار بھی، ان تمام سے (۳۷) سینتیس کہتا ہوں میں تیرے سامنے جان لے اے بیٹے۔

اوّل بگوئی کلمہ را از صدقِ دل ہم خالصاً	باشی براں ثابت قدم مدت حیات از عمر

پہلا کام پڑھے تو کلمہ طیبہ کو سچے دل سے بھی خلوص سے، پھر رہے اس پر ثابت قدم (عمر بھر) تا زندگی۔

شادی رساں مر موملناں طعمی بدہ از بہر حق	پوشی لباسِ مغفرت آئی بجنت ہشت در

خوشی پہنچا خاص کر مومنوں کو کھانا کھلا واسطے اللہ کے، پہنے تو بخشش کا لباس آئے تو جنت میں آٹھ دروازوں سے۔

اضیاف را اکرام کن غزوے بکن با مشرکاں	سری بگوید چوں کسے آن سر تو مکشا بر بشر

مہمان کی عزت کر جہاد کر مشرکوں سے، راز کہے جب کوئی وہ راز تو نہ کھول آدمی پر۔

....

دست: ہاتھ۔ بشو: دھو۔ طعمے: کھانا۔ تونگر: مالدار۔ تنہا: اکیلا۔ باشی: ہوئے تو۔ زن: عورت: بسیار: بہت۔ زر: سونا۔ ہوشدار: عقل رکھ۔ جملہ: تمام۔ تخلیل: خلال کرنا۔ دانداں: دانت۔ بنویس: لکھ لے۔۔۔۔ مقام: جگہ۔ صالحاں: جمع صالح، نیک لوگ۔ آنگہ: اس وقت۔ یابی: پائے گا تو۔ ہرروز: ہروقت۔ کار: کام۔ خوب تر: بہت اچھا۔ اعمال: جنت یعنی وہ عمل جن کی برکت سے ایمان دار جنت میں جائے۔ عدد: شمار، گنتی۔ ہفت وسی: سینتیس۔ بگوئی: کہے تو۔ کلمہ: یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مدت: حیات: تا زندگی۔ شادی: خوشی۔ رساں: پہنچا۔ پوشی: پہنے تو۔ مغفرت: بخشش۔ ہشت: آٹھ۔ در: دروازے۔ اضیاف: مہمان۔ اکرام: عزت۔ غزوے: جہاد۔ سر: راز۔ مکشا: نہ کھول یعنی ظاہر نہ کر۔ بشر: انسان۔

زحمت چو آید پیش تو ہرگز نیاری برزباں	جملہ مصائب ہم چنیں داری نہاں اندر جگر

تکلیف جب آئے سامنے تیرے تو ہرگز نہ لائے تو زبان پر، تمام مصیبتیں بھی اسی طرح رکھے تو پوشیدہ جگر میں۔

صالح چو بکنی کارہا باحور شینی در جناں	احسان کنی باآں کسے کو باتو کردہ بدتر

عمل صالح جب کرے تو بہت کام حور کے ساتھ بیٹھے گا جنت میں، اس شخص کے ساتھ بھی احسان کر جس نے تیرے ساتھ کیا ہو بُرا زیادہ۔

اندر سوادِ جان و دل درویش مسکین جابدہ	فرمائی کاری نفس را از کارہائے سخت تر

جان و دل کی سیاہی میں درویش مسکین کو جگہ دے، نفس کو کہے تو کام بہت سارے سخت زیادہ۔

داری نگہ فرج از زنا فحشے نگوئی از زباں	محظور شبہ طعمہا یابی ازاں میکن حذر

محفوظ رکھ شرمگاہ فرج کو زنا سے بیہودہ بات نہ کہہ زبان سے، حرام، شک والا کھانا پائے تو اس سے مکمل پرہیز کر۔

ہمسایہ پرسی دائماً باشد بشادی یابہ غم	بیمار چوں پرسی بسے جنت بیابی کشک زر

ہمسایہ کو پوچھ ہمیشہ ہو شادی (خوشی) یا ہو بہت غم، بیمار کو جب پوچھے گا بہت اعلیٰ جنت میں پائے گا سنہری کوٹھری۔

خشمے فروخور جانمن عفوے بکن بر مرداں	باصالحاں دائم نیشن ذکری بگو شام وسحر

غصہ پی جا فوراً اے میری جان معاف کر دیا کر لوگوں کو، نیک لوگوں کے ساتھ ہمیشہ بیٹھ ذکر کر صبح و شام۔

از ظالماں مظلوم را دادی بدہ انصاف ہم	کلمہ شہادت در وضو میگو ہمی جان پدر

ظالم سے مظلوم کو انصاف دلا تو حوصلہ بھی دے، وضو کرتے ہوئے کلمۂ شہادت بھی پڑھ اے باپ کی جان۔

....

زحمت: تکلیف، بیماری۔ نیاری: نہ لائے تو۔ مصائب: جمع مصیبت۔ نہاں: پوشیدہ۔ صالح: نیک۔ چو: جب۔ بکنی: کرے تو۔ شینی: بیٹھے گا تو۔ جناں: جمع جنت۔ احسان: مہربانی۔ کو: اصل میں کہ او تھا۔ بدتر: برائی جیسے قرآن میں ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔ بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے جنت الفردوس ہے۔ سواد: سیاہی اندر۔ درویش در آویز تھا: دروازے سے لٹکنے والا مسکین۔ جابدہ: جگہ دے۔ داری نگہ: محفوظ رکھ۔ محظور: منع حرام۔ شبہ: مشتبہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں یہ اختیار مصطفیٰ ﷺ کو ہے۔ یہ چھ چیزیں: (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) شرمگاہ (۴) امانت (۵) پیٹ (۶) زبان۔ ہمسایہ: پڑوسی۔ پرسی: پوچھ۔ دائماً: ہمیشہ۔ شادی: خوشی۔ غم: پریشانی۔ کشک زر: سنہری محل۔ خشم: غصہ۔ فروخور: پی جا۔ عفو: معاف: بخشا۔ صالحاں: جمع صالح۔ نشین: بیٹھ۔ سحر: صبح۔ ظالماں: ظلم کرنے والے مظلوم جس پر ظلم کیا جائے۔ داد: انصاف۔ بدہ: دے، جیسے ارشاد باری ہے: اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ یعنی ”تم لوگوں میں حکم کرو تو عدل و انصاف سے حکم کرو۔“

دائم بکن سنت ادا چونتو گزاری عصر را
چیز نخواہی از کسے تحمید میگو ہر سحر

ہمیشہ کر سنت ادا جب نماز پڑھے تو عصر کی، کسی سے کوئی چیز نہ مانگ اللہ کی تعریف کر ہر صبح (حمد، شکر مراد ہیں)۔

از بعد ہر فرضی بخواں کرسی بصدق جان ودل
طبلے زناں جنت بروآمد چنیں اندر خبر

ہر فرض نماز پڑھنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ سچے دل سے، خوشی کرتا ہوا جنت میں داخل ہو آیا ہے اسی طرح حدیث شریف میں۔

☆☆☆☆☆

باب چہل وچہارم دَر بیان موجباتِ دوزخ واسبابِ آں

باب چوالیسواں دوزخ کے واجب کرنے والی اور اسباب کے بیان میں۔

دوزخ سرائے کافراں ہم مفسداں ہم ملحداں
باشند ساکن اندراں عورت زمرداں بیشتر

دوزخ جگہ کافروں کی بھی بدکاروں فسادی کی بھی بدمذہبوں بے دینوں کی، ہوں گی رہنے والیاں اندر اس کے عورتیں مردوں سے زیادہ۔

از مرو نہ صد نود از ہر ہزارے در جناں
نہ صد نودنہ از زناں از ہر ہزارے در سقر

ہر ہزار مردوں سے نوسو ننانوے مرد جنت میں (جائیں گے)، عورتوں میں سے ہر ہزار سے نوسو ننانوے دوزخ میں (جائیں گی)۔

مردم کہ در دوزخ روند سوزند آنجا سالہا
موجب بگویم پیش تو بشنوز مخلص مختصر

جولوگ دوزخ میں جائیں گے جلیں گے اس جگہ کئی سال، اسباب اس کے میں کہتا ہوں سامنے تیرے سن لے اپنے دوست سے مختصر۔

اسباب دوزخ جملگی بستے بداں باچارضم
اندیشہ کن درہر یکے از ہر یکے میکن حذر

اسباب دوزخ کے تمام بیس ہیں جان لے چار کے ساتھ، ڈر پرہیز کر ہر ایک میں ہر ایک سے کر پرہیز مکمل۔

....

گذاری: ادا کرے تو۔ نخواہی: نہ مانگ تو۔ تحمید: حمد وثنا یعنی اللہ تعالیٰ کی۔ سحر: صبح۔ بخواں: پڑھ۔ کرسی: آیت الکرسی۔ طبل: ڈھول۔ خبر حدیث شریف: یعنی حدیث پاک میں ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھو اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جنت میں جاؤ۔

سرائے: گھر۔ مفسداں: جمع مفسد، بدکار فسادی۔ ملحداں: جمع بے دین۔ ساکن: رہنے والا۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ نہ صد نود: نوسو ننانوے۔ سقر: دوزخ یعنی اس سے مراد کثرت جنتیاں اور کثرت دوزخیاں ہے۔ مثلاً مرد ہزار میں سے نوسو ننانوے جنت میں ہوں گے اور عورتیں ہزار میں سے ۹۹۹ دوزخ میں ہوں گی۔ جیسے ارشاد نبوی ﷺ رَأَیْتُ اَکْثَرُ اَھْلُھَا النِّسَاءُ میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔ صحابہ نے عرض کیا: ''اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: ''شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے۔'' مردم: لوگ۔ روند: جائیں گے۔ سوزند: جلیں گے۔ سالہا: بہت سال۔ موجب: سبب۔ بشنو: سن۔ بست: بیس۔ باچارضم: چار کے ساتھ۔ اندیشہ: غور وفکر۔ حذر: پرہیز، ڈر۔

شرکے چو آرد کس بحق دائم بسوزد آنگہے
حقبہ بسوزد اندراں از فوت وقتی اے پسر

شریک جولائے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی کو ہمیشہ جلے گا وہ شخص، (۸۰) اسی سال جلے گا اس میں ایک وقت کی نماز قضا کرنے سے اے بیٹے۔

بخلے کند باہر کسی باشد متابع شہوتے
عجبے کند بر مرداں خود را بداند خوب تر

بخل کرے ہر کسی سے ہو پیروی کرنے والا نفس کی، تکبر کرے دوسرے لوگوں سے خود کو جانے اچھا زیادہ۔

امر خدا نارد بجا باشد مصاحب فاسقاں
تحقیر بکند بزرگاں برسائلے بکند نہر

فرمان خدا نہ بجا لائے ہو ہمنشیں فاسقوں کا، تحقیر کرے اولیاء کرام بزرگان دین کی فقیر کو ڈانٹے۔

ترکِ جماعت ہم جمعہ عمداً بگیرد جانمن
نے رد سلامی اوکند نمام باشد اے خبر

جماعت ترک کرے جمعہ بھی جان بوجھ کر چھوڑے اے جان میری، سلام کا جواب نہ دے اور چغلخوری کرے دوسرے کی بیخبری میں۔

وامی ستانداز کسے ہرگز نخواہد تادہد
بکند تنابز در لقب کس راچو بینداز بشر

اور وہ قرض لینے والا ہرگز جو نہیں چاہتا تا کہ دے، لقب میں بُرے نام رکھنے والا کسی کو جب دیکھے انسانوں سے۔

اندر مناہی جملگی بکند دلیری ہابسے
دشمن بداند میہمان آید ہمی چوں پیش در

کرے بہادریاں بہت تمام مناہی (جو شریعت میں کام روکے گئے ہیں ان میں)، دشمن جانے مہمان کو آئے جب دروازے پر۔

نوحہ کند بر مردگان سینہ خراشد خدّ وخط
پارہ کندہم جامہا یاخود تراشد موئے سر

نوحہ کرتا ہے مُردوں پر سینہ چھیلتا ہے رخسار اور بال، کپڑے پھاڑتا ہے یا اپنے سر کے بال مونڈتا ہے۔

....

شرک: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا۔ حق: اللہ تعالیٰ۔ دائم: ہمیشہ۔ سوزد: جلے گا۔ حقبہ: حارضم ہے اسی سال۔ وقتی: ایک وقت۔ جیسے قرآن شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ ''اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں معاف فرمائے گا۔'' بخلے: بخیلی۔ متابع: پیروی کرنے والا، فرمانبردار۔ شہوت: خواہش۔ عجب: تکبر، تعجب یعنی خود کو دوسرے سے اچھا سمجھنا۔ خوبتر: بہت اچھا۔ امر: فرمان، حکم۔ نارد: نہیں لاتا۔ مصاحب: رفیق، ہمنشین۔ فاسقاں: جمع فسق بے فرمان۔ تحقیر: ذلیل حقیر۔ بزرگان: اولیاء کرام۔ سائلے: بھکاری سوال کرنے والا۔ نہر: چلا کر، غصہ کرنا، ڈانٹ، جھڑکنا۔ ترک: چھوڑنا۔ عمداً: جان بوجھ کر، قصداً۔ روسلام: سلام کا جواب، سلام نہ کرنا یا سلام کا جواب نہ دینا تکبر کی نشانی ہے۔ نمام: چغل خور۔ وامی: ستاند، قرض لینے والا۔ نخواہد: نہیں چاہتا۔ دہد: دے۔ تنابز: برے نام رکھنے والا۔ لقب: وہ نام جس کی تعریف برائی پر دلالت کرے۔ بشر: انسان۔ جیسے قرآن پاک میں وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ترجمہ کسی پر برے لقب نہ ڈالو۔ مناہی: جمع منھی، منع۔ جملگی: تمام۔ دلیری: جرأت، بہادری یعنی جن کاموں سے شریعت نے منع کیا اس میں جرأت کرنا۔ مہمان کو برا جاننا عذاب کا سبب ہے مہمان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ نوحہ: رونا۔ خراشد: چھیلتا ہے۔ خدّ: رخسار۔ خط: بال۔ پارہ: ٹکڑا۔ جامہا: کپڑے۔ تراشد: مونڈنا۔ موئے: بال۔ جیسے حدیث میں ہے ان المیت یعذب بیکاو اہلہ علیہ پس پشت: برا کہنا۔

بخورو ربوا او دائماً درپس بدی گوید ترا
بکند حسد بر جملگی از کبر نارد کس نظر

کھاتا ہے سود وہ ہمیشہ یا تیری پیٹھ پیچھے تجھے برا کہتا تھا، حسد کرتا ہے تمام پر تکبر سے کسی کو نہیں لاتا نظر میں۔

اسباب دوزخ بے حد ست گفتن شمردن کےتواں
گردد ہزاراں ازورق وقتیکہ گویم مختصر

اسباب دوزخ بے شمار ہیں کہنے میں کب آسکتے ہیں، ہزاروں اوراق ہوں اس وقت کہتا ہوں میں مختصر۔

ناگہ ازاں دوزخ اگر مقدار یکسر سوزنے
گردد کشادہ در جہاں میرنداز گرمی بشر

دوزخ سے اگر اچانک سوئی کی نوک مقدار سوراخ، کھل جائے دنیا میں مرجائیں گے انسان گرمی سے۔

بشنوز اوّل وصف راکاں ہست آسان از ہمہ
ماراں در وچوں ازدہا کژدم در ہمچوں شتر

سن پہلی وصف کو وہ جو ہے آسان تمام سے، سانپ اس میں اژدھے جیسے بچھو اونٹ جیسے اس میں۔

دمہائے کژدم نیزہ ہاچوں پر زہر با گونا گوں
پس ہست سی صد قلہعا در ہردمے پراز زہر

بچھوؤں کے ڈنگ نیزوں کی طرح ہیں قسم قسم کی زہروں سے پُر، پھر ہیں تین ہزار قلعے زہر سے پُر ہر ڈنگ میں۔

گرزہر یک قلعہ فتد اندر جہاں یکبارگی
تاشرق وغرب از بوئے او میرند کلی جانور

اگر ایک قلعہ دنیا میں گر پڑے اچانک ایک بار، مشرق سے مغرب تک اس کی بدبو سے مرجائیں تمام جاندار۔

ازمار بنہادش دروں چوں کوہ عالی ہمچوں قاف
درحال گردد آں جبل از ریگ ہا باریک تر

سانپ اس سے (زہر سے) کچھ اگر رکھے پہاڑ بڑے مثل قاف پر، اسی وقت ہوجائے گا وہ پہاڑ ریت سے باریک زیادہ۔

....

حسد: کسی کی نعمت دیکھ کر جلنا۔ کبر: تکبر۔ بخدو: کھانا۔ ربوا: سود۔ دائما: ہمیشہ۔ نارد: نہیں لاتا۔ اسباب: سبب۔ بے حد: بے حساب۔ شمردن: گننا کے۔ تواں: کب ہوسکتا ہے یعنی دوزخ کے اسباب ان گنت ہیں۔ چند شعر میں اجمالی طور پر بیان ہوں گے۔ ناگہ: اچانک۔ مقدار: اندازہ۔ سر: سوراخ۔ سوزن: سوئی۔ گردد کشادہ: کھل جائے۔ میرند: مرجائیں گے، یعنی دوزخ کی گرمی اتنی سخت ہے کہ سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ ہو جائے تو گرمی سے تمام لوگ مرجائیں گے۔ بشنو: سن۔ اوّل: پہلے۔ ماراں: جمع مار سانپ۔ ازدہا: بڑا سانپ۔ کژدم: بچھو۔ شتر: اونٹ۔ گونا گوں: قسم قسم۔ سیصد: تین ہزار۔ فتد: پڑے۔ یکبارگی: یکدم۔ شرق: مشرق۔ مغرب: مغرب۔ میرند: مرجائیں۔ کلی: تمام۔ بنہادش: زیر رکھے۔ دروں: اندر۔ چوں: مثل۔ کوہ: پہاڑ، بلند۔ ہمچوں: مثل۔ قاف: سب سے بڑا پہاڑ۔ جبل: پہاڑ۔ ریگ: ریت یعنی جہنم کے سانپ کا زہر اتنا تیز ہے اگر کوہ قاف پر گرے تو ریزہ ریزہ کردے۔

موجز بگویم یک سخن تا تو درآئی در جناں
امری خدا آری بجا کلی ز شہوت کن حذر

مختصر کہتا ہوں میں ایک بات تاکہ تو جنت میں آئے، اللہ کا حکم بجالا خواہشات سے مکمل پرہیز کر۔

می باش خامش روز و شب سخنے مگو بی فائدہ
نرمی بکن با مردماں خدمت بکن مادر پدر

فضول بات نہ کر خاموش رکھ دن رات، لوگوں کے ساتھ نرمی اختیار کر ماں باپ کی خدمت کر۔

☆☆☆☆☆

باب چہل و پنجم در بیان دہ سنن ابراہیم علیہ السلام و مسائل متفرقات

باب پینتالیسواں دس سنتیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اور متفرق مسائل کے بیان میں۔

دہ چیز دانی از سنن سنت خلیل پیشوا
واجب شدہ اتباعِ او برمومناں جملہ بشر

دس چیزیں جانے تو سنتیں امام مقتدا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سنتیں، لازم ہوئی پیروی ان کی مومنوں پر تمام آدمی پر۔

داں فرق کردن موئے سر از ناصیہ تا در قفا
مردم مخیرؔ شد بریں فرقے کند یا حلق سر

جان تو سر کے بالوں میں پیشانی سے گدی تک مانگ نکالنا، آدمی کو اختیار ہے اس پر کہ مانگ نکالے یا مونڈ دے سر۔

کعبہ رسیدی حلق کن باشی مخیرؔ بعد ازاں
در غیر کعبہ حلق بہ الا بداری خوب تر

کعبہ پہنچے جب تو مونڈ نا کر ہوگا اختیار بعد اس کے، غیر کعبہ میں مونڈے تو بہتر ورنہ رکھے تو اچھے زیادہ۔

سبلت ببر چوں ابرواں یا پست کن اے جانمن
حلقے دروے جائز بداں نزدیک علماء معتبر

مونچھیں کاٹ ابروں کے برابر یا اس سے کم کردے اے میری جان، ان کا مونڈنا جائز جان معتبر علماء کے نزدیک۔

....

موجز: مختصر۔ جناں: جمع جنت۔ امر: حکم۔ کلی: مکمل۔ شہوت: خواہش۔ کن: کر۔ حذر: ڈر۔ می باش: رہ تو۔۔۔ دہ: دس۔ دانی: جان تو۔ سنن: جمع سنت۔ خلیل: دوست یعنی وہ محب جس کے دل میں خداوند کریم کی محبت کے علاوہ کوئی چیز نہ ہو جیسے کہ ہر انسان جانتا ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جان، مال، اولاد، وطن تمام رضائے الٰہی کے لیے قربان کردیا۔ پیشوا: امام مقتدا۔ واجب: لازم۔ شدہ: ہوا۔ اتباع: تابعداری یعنی دس چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں لیکن سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فرض تھیں اور اب مسلمانوں کے لیے سنت ہیں (۱) کنگھی کے ساتھ سر میں مانگ نکالنا (۲) مونچھوں کا کٹوانا بالکل صاف نہ ہوں (۳) مسواک کرنا (۴) کلی کرنا (۵) ناک میں پانی ڈالنا (۶) بغل کے بال مونڈنا (۷) ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا (۸) زیرناف بال مونڈنا (۹) وضو سے پہلے استنجا کرنا (۱۰) ختنہ کرنا۔ داں: جان۔ فرق: مانگ۔ موئے: بال۔ ناصیہ: پیشانی۔ قفا: گدی۔ مخیرؔ: اختیار۔ حلق: مونڈنا۔ کعبہ: خانہ کعبہ۔ رسیدی: پہنچے تو۔ بہ: بہتر۔ الاؔ: ورنہ۔ بداری: رکھے تو۔ سلبت: مونچھیں۔ ببر: کاٹ۔ پاپشت: کم کر۔ حلق: مونڈنا۔

مسواک کن در ہر وضو میچیں ہمی موئے بغل ۔۔۔ گر حلق بکنی ہم روا چیدن بود زاں خوب تر

مسواک کر ہر وضو میں چن لے یا اکھیڑ دے بغل کے بال، اگر مونڈے تو بھی جائز ہے ورنہ چننا عمدہ ہے۔

ختنہ بکن فرزند را چوں ہفت سالہ اوشود ۔۔۔ یابی ثوابے از خدا ہرگز نیاید در حصر

ختنہ کر بیٹے کا جب سات سال کا ہو جائے، حد سے زیادہ ثواب پائے گا تو حساب شمار میں نہیں آتا۔

حلقے بکن در شرمگاہ باید نداری تا چہل ۔۔۔ فارغ چوں از حاجت شوی سنگے بگرداں یا مدر

مونڈنا کر شرمگاہ کے بال نہیں رکھنے چاہیں چالیس دن سے زیادہ، فارغ جب ہو قضائے حاجت سے ڈھیلہ پھیر یا کچی اینٹ۔

آبے بکن اندر دہاں ہم آب بینی در وضو ۔۔۔ ہر دہ کہ گفتم پیش تو یادش بکن اے نامور

وضو کرتے ہوئے منہ میں بھی پانی ڈال ناک میں بھی، یہ جو دس باتیں میں نے کہیں تیرے سامنے ان کو یاد کر اے مشہور۔

قصد لواطت چوں کند کس با کنیزک یا حرم ۔۔۔ باشد روا او را کشد دفعے کند از خود ضرر

جب کوئی تیری لونڈی یا بیوی سے لواطت کا ارادہ کرے، اس کو قتل کرنا جائز ہے اپنے آپ سے نقصان کو دور کر۔

باشد روا منکوحہ را ہم شوی کشتن در شرع ۔۔۔ در حیض چوں قصدے کند خوفے ندارد ایں قدر

ہے جائز بیوی کے لیے بھی قتل کرنا شریعت میں شوہر کو، حیض میں جب ارادہ کرے (اس سے جماع کا) ڈر نہ رکھے تھوڑا سا بھی۔

ہم ایں چنیں باشد روا گر قصد کشتن کس کند ۔۔۔ او را کشد او پیش ازاں واجب نہ چیزی بل ہدر

بھی اس طرح جائز ہوگا اگر کوئی شخص ارادہ کرے کہ، اس کو قتل کر دے اس سے پہلے تو واجب نہیں اس پر بلکہ خون ضائع ہے۔

پنجے بداں از موذیان باید کشی در حل و حرم ۔۔۔ در پنج راموذی بداں موذی بکش حکم خبر

پانچ جانور موذی جان چاہیے قتل کرنا حرم شریف کے علاوہ اور حرم میں، پانچوں تکلیف دینے والے جان قتل کر بحکم حدیث۔

میچیں: مشتق ہے۔ چیدن: چننا۔ ہفت: سات۔ حصر: گنتی۔ ختنہ کی مدت سات سال سے زیادہ بارہ سال تک ہے بعض فقہا کے نزدیک پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا چاہیے۔ چہل: چالیس۔ حاجت: قضائے حاجت۔ سنگ: پتھر۔ گرداں: پھیر۔ مدر: اینٹ کچی یعنی ڈھیلہ۔ آب: پانی۔ دہاں: منہ۔ بینی: ناک۔ قصد: ارادہ۔ لواطت: لونڈے بازی۔ کنیزک: لونڈی۔ حرم: بیوی۔ روا: جائز۔ کشد: قتل کرے۔ ضرر: نقصان، تکلیف یعنی لواطت کرنا حرام ہے جیسے حدیث پاک میں ہے: مَنْ اِلیٰ جَائِضًا اَوامرته فی دبرها فقد کفر الخ۔ کوئی انسان اپنی بیوی یا لونڈی سے زبردستی لواطت کرے اور اس کے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو تو اسے قتل کرنا اور جان بچانا جائز ہے۔ روا: جائز۔ منکوحہ: بیوی جس سے نکاح ہو۔ شوی: خاوند، شوہر۔ کشتن: قتل کرنا۔ قذر: گندگی۔ پیش: پہلے۔ بل: بلکہ۔ ہدر: ضائع۔ پنج: پانچ۔ موذیاں: تکلیف دینے والے۔ حل: یعنی حرم شریف کے علاوہ حرم بیت اللہ کی حدود میں جہاں شکار کرنا حرام ہے۔ کش: قتل کر۔ خبر: حدیث شریف۔

زاغ وحداۃ وکلب ہم مردم گزد ہر ساعتے ۔۔۔ کژدم چہارم موش ہم اندر مشارق کن نظر

کوا، گدھ اور کتا بھی جو لوگوں کو کاٹتا ہے ہر وقت، چوتھا بچھو اور چوہا بھی مشارق الانوار کتاب میں دیکھ۔

ہر جا کہ باشد موذی مردم بود یا جانور ۔۔۔ در حال کش در ہر زمان ہر گاہ بر یابی ظفر

جس جگہ تو دیکھے موذی آدمی ہے یا جانور، اسی وقت قتل کر ہر زمانے اور ہر جگہ جب ہی اس پر قوت پائے تو۔

گربہ کبوتر را کشد قیمت نصابش دہ درم ۔۔۔ یا خود زیانے او کند اکثر چو آید در حجر

بلی نے کبوتر کو مار دیا قیمت مقرر کردہ جس کی دس درم کسی کے قتل کرنے کا ہو، یا خود نقصان وہ کرے اکثر جب آئے کمرے میں۔

جائز بداں ہم کشتنش میراں بحلقش کاردے ۔۔۔ اما اگر کس بگذرد یابد ثوابے بیشتر

جائز ہے اس کا قتل بھی اس کے حلق پر چاقو (چھری) چلا، وہ جو اگر کوئی معاف کرے پائے گا ثواب بہت زیادہ۔

اسقاط کردن حمل را جانے نباشد اندرو ۔۔۔ کردند بعضے رخصتے گر تو بداری خوبتر

ساقط کرنا حمل کا جان نہ ہو اس میں تب، دی ہے بعض نے اجازت اگر تو باقی رکھے تو اچھا زیادہ ہے۔

در حرہ خواہی تا دہی از فرج بیرون آب را ۔۔۔ رخصت طلب در جاریہ اذنش ترمولیٰ معتبر

آزاد بیوی کے بارے میں چاہتا ہے تو کہ منی کو شرمگاہ کے باہر (ڈال) دے (کہ حمل نہ ہو) تو اس سے اجازت لے اور لونڈی کے بارے میں مولیٰ سے اجازت معتبر ہے۔

میخوں نجومے آں قدر تا تو شناسی وقت را ۔۔۔ تزویج کردن قبلہ ہم دیگر برفتن در سفر

پڑھ علم نجوم اس قدر کہ تجھے وقت کی پہچان ہو جائے، تاکہ شادی بیاہ کرنا بھی قبلہ کی سمت پہنچانتا دوسرا جانا سفر میں۔

زاغ: کوا۔ وحداہ: گدھ۔ کلب: کتا۔ ساعت: گھڑی۔ کژدم: بچھو۔ چہارم: چوتھا۔ موش: چوہا۔ مشارق: کتاب کا نام ہے یعنی یہ جانور جو تکلیف دینے والے ہیں محرم انہیں حل اور حرم میں مار دے تو کوئی حرج نہیں۔ آدم: انسان۔ یابی: پائے گا تو۔ ظفر: کامیابی یعنی موذی کو مار دینا جائز ہے خواہ آدمی ہو جیسے چور، ڈاکو، جادوگر۔ گربہ: بلی۔ کشد: مار دے۔ نصاب: مقررہ شدہ۔ درم: ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے۔ زیاں: نقصان۔ حجر: جمع حجرہ یعنی بلی کبوتر یا مرغی مارے تو ان کی قیمت دس درم ہے۔ کشتن: مارنا۔ میراں: چلا۔ حلق: گلا۔ کارد: چاقو، چھری۔ گرگس: بھیڑیا۔ بگذر: معاف کر۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ اسقاط: کردن ساقط کرنا۔ حمل: حملہ۔ رخصت: اجازت۔ گر تو بداری: اگر تو باقی رکھے۔ خوب تر: اچھا زیادہ۔ حرہ: آزاد۔ خواہی: چاہتا ہے۔ تو دہی: دے تو۔ فرج: شرمگاہ۔ بیرون: باہر۔ آب: منی۔ طلب: مانگ۔ جاریہ: لونڈی۔ اذن: اجازت۔ مولیٰ: سردار۔ معتبر: اعتبار۔ میخواں: پڑھ۔ نجوم: علم نجوم۔ بدانی: جان تو۔ تزویج: نکاح۔ رفتن: جانا۔ فائدہ علم نجوم سیدنا حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانہ میں نازل ہوا اور سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں منسوخ ہوا۔

ستاں ہدایہ چوں کسے بدہد ترا بہر خدا
قاضی چو باشی یا ملک از ہدیہ ہا میکن حذر

لے لے ہدیہ جب کوئی تجھے دے واسطے اللہ کے، (فیصلہ کرنے والا) قاضی جب ہو تو یا بادشاہ ہو تو نذرانوں سے پرہیز کر۔

سلطان فتوحے چوں دہد فی الحال بستاں خرچ کن
ناوجہ بینی ردکنی ایں نوع باشد خوبتر

بادشاہ تحفہ جب دے فوراً لے کر خرچ کر دے، ناجائز مال دیکھے تو واپس کر یہ قسم ہوگی اچھی زیادہ۔

رد فتوحے چوں کنی گردی بفاقہ مبتلا
ردے فتوحے کردہ اند بعضے مشائخ نامور

تحفہ جب واپس کرے گا تو بھوک میں مبتلا ہوگا، لیکن واپس تحفے کیے ہیں بعض مشہور مشائخ نے۔

چوں تو بیابی از سفر یکسر بخانہ درمرو
اوّل خبر کن سوئے شاں آنکہ بیابی صحن در

جب آئے تو سفر سے یکدم گھر میں نہ جا، پہلے اطلاع دے ان کی طرف جو گھر کے صحن میں ہوں۔

مصحف مبر در لشکرے عورت کہ باشد حرہ ہم
لشکر چو دارد قوتے ایں ہر دورا آنجا مبر

قرآن مجید نہ لے جا لشکر میں آزاد عورت بھی نہ لے جا، لشکر جب ہو طاقتور دونوں کو اس جگہ نہ لے جا (تاکہ بے حرمتی نہ ہو)۔

کہنہ چوی بینی مصحفے سودہ شدہ ہم ریختہ
درجامہ پیچ و دفن کن چون مردگاں اندر قبر

پرانا جب دیکھے تو قرآن کو گھسا ہوا بھی پھٹا ہوا بھی، کپڑے میں لپیٹ اور دفن کر مثل مردوں کے قبر میں۔

آبے خورانی نیم شب فرزند تشنہ یازنے
جملہ گناہاں عمر تو مغفور گردد ہم ہدر

پانی پلائے تو آدھی رات کو بچہ پیاسا ہو یا عورت (بیوی)، تمام گناہ تیری ساری عمر کے بخشے جائیں گے ختم بھی ہو جائیں گے۔

....

سلطان: بادشاہ۔ فتوح: تحفہ عطیہ۔ فی الحال: اس وقت۔ بستان: لے لے۔ ناوجہ: ناجائز حرام۔ نوع: قسم ردواپس کرنا۔ فاقہ: بھوک۔ مبتلا: پکڑا گرفتار۔ مشائخ: جمع شیخ بزرگ، لوگ۔ نامور: مشہور۔ بیائی: آئے تو۔ یکسر: ایک دم۔ خانہ: گھر۔ مرو جا: اوّل۔ خبر کن: پہلے اطلاع کرے۔ سوئے: شاں گھر والوں کی طرف۔ مصحف: قرآن پاک۔ مبر: نہ لے جا۔ حرہ: آزاد۔ قوت: طاقت۔ یعنی لشکر میں آزاد عورت اور قرآن پاک جو ساتھ نہ لے جا قرآن کریم کی بے حرمتی نہ ہو۔ کہنہ: پرانا۔ بینی: دیکھے تو۔ سودہ: گھسا ہوا۔ ریختہ: پھٹا ہوا۔ جامہ: کپڑا۔ پیچ: لپیٹ، یعنی قرآن شریف جب بوسیدہ ہو جائے پڑھنے کے قابل نہ ہو تو کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ جگہ دفن کر دیں، جلانا ٹھیک نہیں۔ آب: پانی۔ خورانی: پلائے تو۔ نیم شب: آدھی رات۔ فرزند: لڑکا۔ تشنہ: پیاسا۔ زن: عورت۔ جملہ: تمام۔ مغفور: بخشا ہوا۔ ہدر: ختم، یعنی کامل ایمان وہ ہے جو بہت خوش اخلاق ہو اور اپنے اہل پر بہت مہربان ہو۔ ستان: مشتق ہے ستادں سے: لینا۔ ہدایا: جمع ہدیہ نذرانہ، تحفہ۔ قاضی: فیصلہ کرنے والا، جج۔ ملک: بادشاہ۔ قاضی اور بادشاہ کے لیے اس وقت ہدیہ جائز ہے جبکہ درمیان میں دنیاوی غرض نہ ہو۔

رنجیکہ بینی ساعتے بہر عیال و نفس خود
ہم صدقہ باشد نزد حق یابی جزائے بیشتر

تکلیف دیکھے تو جس گھڑی واسطے بیوی بچے کے یا اپنی ذات کے، یہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر پائے گا جزا بہت۔

ظالم ساند یک درم از تو تعدی یا ستم
یابی ثوابے از خدا مقدار دہ دینار زر

ظالم چھین لے ایک درم تجھ سے زیادتی اور ظلم کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سے تو اجر پائے گا سونے کے دس دینار برابر۔

از خمر دنیا چوں خوری دیبا چو پوشی یا حریر
جامہ نیابی در جناں آنجا نیا شامی خمر

دنیا سے شراب جب پیے تو یا ریشمی کپڑا جب پہنے یا ریشم، جنتی پوشاک نہ پائے گا تو جنت میں اس جگہ نہ شرابا طہوراً پیے۔

پرکالہ یابی جامہ ہا افتادہ اندر کوچہ ہا
چینی بسے یکجا کنی یا ختہ باشد از ثمر

ٹکڑے پائے تو کپڑوں کے گرے پڑے گلی کوچوں میں، بہت چن لے تو اکٹھے کر تو خراب شدہ ہوں پھلوں سے۔

از زرع چینی خوشہ ہا بعد از درودن خصم او
پوست انار و خربزہ جمعے کنی از در بدر

کھیتی سے چن لے تو سٹے کھیتی کے مالک کے کھیتی کاٹ لینے کے بعد، انار کے چھلکے اور خربوزے کے جمع کرے تو در در سے۔

چنیندہ گیرد نفع زاں باشد مباح وہم روا
برداشت چوں شد ملک او در ملتقط می کن نظر

چننا، پکڑنا نفع اس جو ہوگا جائز ہے مستحب، اٹھایا جب اس نے تو وہ مالک ہو گیا اس کے ملتقط میں کر نظر۔

اندر زمینے چوں کسے گاواں نشاند یا غنم
سرگیں شود بے حد جمع پاچک ہم آنجا ہم بعر

زمین میں جب کوئی شخص گائیں بٹھائے یا بکریاں، گوبر ہو جائے بہت زیادہ جمع اوپلے بھی اس جگہ مینگنیاں بھی۔

خصمش بخواہد جمع گر بخلے کند بر مردماں
جائز نباشد غیر را اندک باشد یا بیشتر

اگر مالک چاہتا ہے جمع کرنا کنجوسی کرتا ہے لوگوں پر، تو پھر غیر کو اٹھانا جائز نہیں تھوڑا یا زیادہ۔

....

رنج: تکلیف۔ ساعت: ایک لمحہ۔ عیاں: بیوی بچے وغیرہ۔ نفس: خود اپنی ذات۔ یابی: پائے گا تو۔ جزائے: ثواب۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ ستاند: چھین لے۔ تعدی: زیادتی۔ ستم: ظلم۔ مقدار: اندازہ۔ دینار: سکہ ہے اس کا وزن دو روپے آٹھ آنے۔ زر: سونا۔ خمر: شراب۔ خوری: پیئے تو۔ دیبا: ریشمی کپڑا۔ پوشی: پہنے تو۔ حریر: ریشم۔ جامہ نیابی: کپڑا نہ پہنے تو۔ نیا شامی: نہ پیئے گا تو۔ خمر: شراب۔ یعنی ریشم مرد کے لیے اور شراب مرد عورت کے لیے حرام ہے۔ اگر دنیا میں یہ چیزیں استعمال کرے گا، بہشت میں ان سے محروم ہوگا۔ پرکالہ: ٹکڑا۔ افتادہ: پڑا ہوا۔ کوچہ: گلی، گلیاں۔ چینی: چن لے تو۔ ختہ: گٹھلی۔ ثمر: پھل۔ زرع: کھیتی۔ چنی: چنے تو۔ خوشہ ہا: سٹے۔ درودن: کھیتی کاٹنا۔ خصم: مالک۔ پوست: چھلکا۔ خربزہ: خربوزہ۔ در بدر: ایک ایک دروازے سے۔ چنید: چنے بگیرد: پکڑے۔ مباح: جائز۔ روا: جائز۔ داشت: اٹھا۔ ملک: ملکیت۔ ملتقط یہ کتاب کا نام ہے۔ گاواں: گائے بھینس۔ نشاند: بٹھائے۔ غنم: بکری۔ سرگیں: گوبر۔ پاچک: اوپلے۔ بعر: مینگنی۔ خصم: مالک۔ نخواہد: نہیں چاہتا۔ اندک: تھوڑا۔ بیشتر: بہت زیادہ۔

بادام و خرما گر کسے بدہد کسے را بہر آں
بکند نثارے بر شہے یا بر عروسے مہ چہر

بادام اور کھجورا گر کوئی دے کسی کو واسطے اس کے، کہ کرے قربان بادشاہ پر یا چاند سے چہرے والی دلہن پر۔

خوردن نباشد داشتن چیزے زاں اورا روا
چیدن نباشد ہم روا بادام باشد یا شکر

اس کو اس چیز سے کھانا اور رکھنا جائز نہیں ہے، چننا بھی نہیں جائز بادام یا شکر۔

خلقے بچیند ہم خورد زاں لوز وجوز و چلغزہ
باشد حلال ہم روا بشنوز من اے شہ پسر

مخلوق چنتی ہے کھاتی بھی ہے اس سے کھجور اور اخروٹ اور چلغوزہ، حلال بھی ہی جائز بھی ہے سن مجھ سے اے بادشاہ کے بیٹے۔

مالے چارد چو کسے بر مرد ماں از بہر آں
تا او دہد صدقہ بسے ہر جا کہ بیند مفتقر

مال سپرد کردے جب کوئی لوگوں کے پاس اس واسطے، کہ وہ صدقہ دے لے، بہت ہر جگہ دیکھے محتاجی۔

اورا حرام است بیشکے زاں مال خوردن یکم درم
درویش باشد گرچہ او ایں حکم درخانی نگر

اس کو حرام ہے بے شک اس مال سے کھانا ایک درم بھی، اگر چہ درویش ہو وہ یہ حکم یا بابت ''خانی'' میں دیکھ (کتاب کا نام)۔

خواہد معلم اجر چوں یا خود مؤذن بر اذاں
جائز نباشد در شرع مشروط چوں باشد اجر

مدرس جب اجرت مانگے یا خود مؤذن اذان پر، شریعت میں جائز نہیں مشروط جب ہو اجرت۔

برداشتن از مائدہ زلہ حرام است بیشکے
گر خصم گوید ارفعوا بردار و خوش خرم بخور

اٹھالانا دستر خوانوں سے بچا ہوا حرام ہے بیشک، اگر مالک کہے اٹھالے تو اٹھا اور خوشی خوشی کھالے۔

چونتو شوی مہماں کس در طعم او بخشش مکن
جز استخواں سگ رامدہ جانانِ من چیزے دگر

جب تو ہووے مہماں کسی کے ہاں کھانے سے کسی کو عطیہ نہ کر، سوائے ہڈیوں کے کتے کو نہ دے اے میری جان کوئی چیز دوسری۔

....

نثار: قربان۔ شہان: جمع بادشاہ۔ عروس: دلہن۔ مہ چہر: چاند کے چہرے والی۔ خوردن: کھانا۔ نباشد: نہیں ہے۔ داشتن: رکھنا۔ چیدن: چننا۔ خلق: مخلوق۔ بچیند: چنتی ہے۔ لوز: بادام۔ جوز: اخروٹ۔ چلغزہ: چلغوزہ، مشہور میوہ ہے۔ بشنو: سن۔ سپارد: سپرد کرے۔ بیند: دیکھے۔ مفتقر: محتاج۔ یک درم: ایک درم۔ خانی: یہ ایک کتاب کا نام ہے۔ نگر: دیکھ۔ خواہد: چاہے۔ معلم: استاد۔ اجر: اجرت، مزدوری۔ مؤذن: اذان دینے والا۔ مشروط: طے: شرط کیا یعنی متقدمین کے نزدیک مقرر کرنا جائز ہے۔ برداشتن: اٹھانا۔ مائدہ: دستر خوان۔ زلہ: بچت یعنی بچا ہوا۔ خصم: مالک۔ ارفعو: اٹھالو۔ بردار: اٹھا۔ خرم: خوش۔ بخور: کھا۔ چونتو: جب تو۔ شوی: ہوئے تو۔ طعم: کھانا۔ جز: سوا۔ استخوان: ہڈی۔ سگ: کتا۔ مدہ: نہ دے۔

مردار باشد پوستے پیش از دباغت بیع او
جائز نباشد در شرع بیع اشعار اے پسر

مردار کی کھال پہلے رنگنے سے فروخت کرنا اس کا، جائز نہیں ہے شریعت میں بالوں کا بیچنا بھی اے بیٹے۔

چو تو بہ بینی مردمی گل می خورد منعش بکن
فرعون و ہامان یکدگر خوردند گمہا بیشتر

جب تو آدمی کو مٹی کھاتا دیکھے منع کر اس کو، فرعون اور ہامان ہر دونوں کھاتے تھے مٹی بہت زیادہ۔

بردہ خری چوں گل خورد باریک بینی موئے او
یا خود نشان چوب ولت اندام آید در نظر

جب غلام خریدے تو جب مٹی کھائے باریک دیکھے تو اس کے بال، یا اس کی ٹانگیں لکڑی کی طرح اور اعضاء باریک آئیں نظر میں۔

دیگر کنیرک طعم را از دیگراں بے حد خورد
رڈی بکن آں را مخر اندر خلاصہ می نگر

دوسری لونڈی کھانے کو دوسروں سے زیادہ بے حساب کھائے، واپس کردے اس کو نہ خرید ''خلاصۃ الفتاوٰی'' میں دیکھ۔

مسجد بہ بینی تنگ چوں باشد زمین چپ راست او
بستاں زخصماں زود کن قیمت بدہ ہم سیم و زر

مسجد جب دیکھے تو تنگ ہے اور اس کے دائیں بائیں زمین (خالی) ہے، مالک سے خرید کر جلدی قیمت ادا کر سونا بھی چاندی۔

اصحاب احمد مصطفیٰ از بہر کعبہ ہم چنیں
دادند قیمت خصم را کردند قدرے ہم جبر

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے واسطے کعبہ کے بھی اسی طرح، مالکِ زمین کو قیمت دی اور سختی سے خرید لی۔

ناقص قبائی چوں کنی از بہر مومن مسلمی
تنہا شوی مغفور تو خواندم چنیں اندر خبر

پرانا کوٹ، کپڑا جب تو مسلمان مومن کو دے گا، اکیلا تو ہوگا بخشا ہوا اسی طرح پڑھا میں نے حدیث میں۔

کامل قبائی چوں کنی از جان و دل اے جانِ من
پوشی لباسِ مغفرت ہم خویش ہم مادر پدر

(مومن کو) نیا لباس جب دے تو جان و دل سے اے میری جان، مغفرت کا لباس پہنے گا تو بھی تیرے ماں باپ بھی۔

....

پوست: کھال، چمڑا۔ پیش: آگے۔ دباغت: رنگنا۔ بیع: بیچنا، فروخت کرنا۔ اشعار: جمع شعر۔ گل: مٹی۔ منعش: منع اس کا۔ یکدگر: ہر دونوں۔ بردہ: غلام۔ خری: خرید تو۔ بینی: دیکھے تو۔ موئے: بال۔ چوب: لکڑی۔ لت: ٹانگ۔ اندام: جسم۔ کنیزک: لونڈی۔ طعم: کھانا۔ بے حد: بہت زیادہ۔ مخر: نہ خرید۔ خلاصہ: یہ کتاب کا نام ہے۔ می نگر: دیکھ۔ چپ: بایاں۔ راست: دایاں۔ بستان: لے۔ خصماں: مالک۔ سیم: چاندی۔ زر: سونا۔ یعنی مسجد کی جگہ تنگ ہے مالکوں کو قیمت دے کر مسجد فراخ کر جیسے حدیث نبوی ﷺ ہے مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنوائی بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے گھر بہشت میں۔ اصحاب: یعنی صحابہ کرام۔ ہم چنیں: بھی اسی طرح۔ داند: دی۔ قدر: مقدار۔ جبر: سختی، یعنی بہت قیمت۔ ناقص: پرانا۔ قبائی: کپڑا کوٹ۔ مسلمی: مسلمان۔ تنہا: اکیلا۔ شوی: ہوئے تو۔ مغفور: بخشش۔ خواندم: پڑھا میں نے۔ خبر: حدیث شریف۔ کامل: نیا۔ پوشی: پہنے تو۔ مغفرت: بخشش۔

تامیتوانی جانِ من برمومناں تعظیم کن
فاسق چو بینی مبتدع می کن اہانت بیشتر

جتنا ہو سکے جہاں تک ہو سکے اے میری جان مومنوں کا ادب واحترام کر، بدکار بدعمل کو جب دیکھے یا بدعتی کو اس کی کر توہین بہت زیادہ۔

چوں مدح فاسق کس کند عرشِ خدا لرزد چناں
گوئی کہ افتد بر زمین گردد جہاں زیر و زبر

جب بدعمل کی تعریف کوئی کرتا ہے اللہ کا عرش اس طرح کانپ اٹھتا ہے، تو سمجھے کہ زمین پر گر پڑے گا اور کائنات درہم برہم ہو جائے گی۔

بینی چوں فاسق مبتدع از جان ودل دشمن بداں
یابی جزا نزدیک حق ایماں تو گردد معتبر

دیکھے جب بدکار بدعتی کو دل وجان سے دشمن جان، پائے گا جزا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان تیرا ہوگا مضبوط معتبر۔

توفیق گر باشد ترا کارے بکن تعجیل تر
ایں وقت راداں نعمتی ہر ساعتی دارد ثمر

توفیق اگر ہو تو تجھے نیک کام میں کر جلدی زیادہ، اس وقت کو جان نعمت ہر گھڑی رکھتی ہے پھل۔

امروز گر طاعت کنی فردا ترا باشد جزا
چونتو کنی عصیاں گناہ یابی سزا اندر سقر

آج اگر اطاعت کرے تو کل قیامت کے دن تجھے جزا ملے گی، جب کرے تو گناہ ہی گناہ پائے گا سزا دوزخ میں۔

گر طالبے از صدقِ دل خواہد کہ یابد راہِ حق
چوں صبر بکنی بیشکے باشد چو سنگے سیم و زر

کوئی اگر سچے دل سے طالب ہے چاہتا ہے کہ پائے وہ راہِ حق، جب صبر کرے تو بے شک ہوں گے (اس کی نگاہ میں) مثل عام پتھر کے سونا اور چاندی۔

گر راہ خواہی سوئے حق از صدق پیوندی درو
باید درون خویش را خالی کنی از کس دگر

اگر اللہ تعالیٰ حق کی طرف سے راستہ چاہتا ہے سچے دل سے اس میں مشغول ہو، چاہیے کہ اپنے آپ کو خالی کردے ہر کسی دوسرے سے۔

....

تامیتوانی: جب تک ہو سکے۔ تعظیم: عزت۔ فاسق: بدکار: بدعمل۔ مبتدع: بدعتی۔ اہانت: ذلیل۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ مدح: تعریف۔ لرزد: کانپتا۔ چناں: اس طرح۔ افتد: پڑا ہوا۔ زیر: نیچے۔ زبر: اوپر۔ توفیق: طاقت، تائید۔ کار: کام۔ تعجیل: بھلائی۔ ساعتی: لمحہ، گھڑی۔ دارد: رکھتا ہے۔ ثمر: پھل۔ امروز: آج کے دن۔ طاعت: عبادت، فرمانبرداری۔ فردا: دن قیامت۔ اجر: ثواب۔ عصیاں: نافرمانی۔ سقر: دوزخ، جہنم۔ جیسے حدیث پاک میں اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَہ ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔'' جو دنیا میں بیجے گا وہی آخر میں حاصل کرے گا۔ طالبے: طلب کرنے والا۔ صدق دل: سچے دل۔ خواہد: چاہتا ہے۔ راہ: رستہ۔ سنگ: پتھر۔ سوئے: طرف۔ حق: اللہ۔ پیوندی: متصل تو۔ درو: اندر۔ مناجات: رحمت، اللہ سے دعا کرنا۔ جناب: درگاہ۔ باری: پیدا کرنے والا۔ تعالیٰ: بلند۔

دربیان مناجات بجناب باری تعالیٰ وختم کتاب

پیدا کرنے والے بلند کی بارگاہ میں دعائیں اور ختم کتاب کے بیان میں۔

یارب مرا گرداں چناں از راہِ لطف ومرحمت
مسکین شمارم اغنیاء شاہاں نیارم در نظر

اے اللہ! اپنے خاص فضل وکرم سے مجھے اس طرح بنادے، غریب کو شمار کروں میں بے پرواہ، بادشاہوں کو نہ لاؤں میں نظر۔

باشم تونگر دل چناں از کس نخواہم حاجتے
فارغ نشینم شاد وخوش بیروں نیایم پیش در

ہوں مالدار دل کا اس طرح کسی سے نہ چاہوں ضرورت، فارغ بیٹھوں میں خوش وخرم باہر نہ آؤں میں دروازے سے۔

راضی بفقر و فاقہ ہم باشم بکنجے اندروں
ممنوں منت سفلگان مارا مگردان تاحشر

راضی غریبی اور بھوک سے رہوں ہوں بھی اندرون گوشہ نشینی، کمینوں کے احسان کا ممنون مجھ کو نہ کر حشر تک۔

از بہر روزی رزق ہم وقتی پریشاں دل مکن
یارب بدہ صبرم چناں جز تو نخواہم کس دگر

روزی اور رزق کے واسطے بھی کسی وقت دل پریشان نہ کر (میرا)، اے اللہ دے صبر مجھے اس طرح سوائے تیرے نہ مانگوں کسی دوسرے سے۔

یارب بحق مصطفیٰ ﷺ ہم انبیاء ہم اولیاء
گرداں چناں ایں تحفہ را مقبول گرد بحر و بر

اے اللہ! واسطہ وسیلہ مصطفیٰ ﷺ بھی انبیاء بھی اولیاء، اس طرح بنادے اس تحفے کو مقبول ہو بحر و بر میں (سمندر اور خشکی)۔

عاشق بروے جملہ جہاں از اندرونِ جان خود
بکنند پاکاں جانے درو دارند بالا چشم وسر

اپنے دل کی گہرائی سے اس پر تمام جہاں عاشق ہوں اس سے، کریں نیک لوگ دل وجان سے (محبت) رکھیں سر آنکھوں پر۔

....

یارب: اے اللہ۔ مرا: مجھے۔ گرادں: بنادے۔ لطف: مہربانی۔ مرحمت: رحمت۔ مسکین: غریب۔ شمارم: مجھے۔ اغنیاء: بے پرواہ۔ شاہان: بادشاہوں۔ نیارم: نہ لاؤں میں۔ تونگر: مالدار، دولت مند۔ نخواہم: پھر نہیں چاہتا میں۔ حاجت: ضرورت۔ فارغ: بے فکر۔ نشینم: بیٹھوں میں۔ شاد: خوش۔ بیروں: باہر۔ نیایم: نہ آؤں۔ فقیر: غریبی۔ فاقہ: بھوک۔ کنج: گوشہ۔ ممنوں: احسان مند۔ منت: احسان۔ سفلگان: جمع سفلہ، کمینہ۔ مگردان: نہ بنا۔ حشر: قیامت۔ از بہر: واسطے۔ مکن: نہ کر۔ بدہ: دے۔ جز: سوا۔ نخواہم: نہیں چاہتا میں۔ بحق: طفیل۔ چناں: اس طرح۔ بحر: دریا۔ بسر: جنگل، خشکی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی قبولیت کا اثر ہے کہ تحفہ پوری دنیا میں شہرت پا گیا۔ عاشق: چاہنے والا۔ رو: منہ۔ دارند: رکھیں۔ بالا: اوپر۔ چشم: آنکھ۔

الفت چناں دہ خلق را جز ایں نخواہد ہیچکس	ہر جا کہ بیند مردمے تعویذ او ایں مختصر

محبت اس طرح دے مخلوق کو، سوائے اس کے نہ چاہیں کچھ، ہر جگہ جو دیکھیں لوگ تعویذ (کی طرح اپنے پاس رکھیں) اس مختصر کو۔

رنجے کشیدم مدتے ہم درد ہا چوں درد زہ	تا من بزادم ایں چنیں بکر معانی نامور

تکلیف اٹھائی میں نے بڑی مدت بھی دردِ زہ کی طرح، حتیٰ کہ (جنا میں نے) بنایا میں نے اس جیسے نئے معانی مشہور۔

نظرے چوں بکنی اندرو بینی سلوک و پندہا	ہر جنس در وے حکمتے فقہ و کلام و ہم خبر

نظر جب کرے تو اس میں دیکھے معرفت کی باتیں، بہت نصیحتیں، ہر قسم کی اس میں حکمت فقہ اور کلام اور حدیث بھی۔

تالیف بکند چوں کسی یا خود نویسد داستاں	جز مثنوی ناید نکو تحفہ نوشتم یک شعر

تالیف کرے جب کوئی شخص یا خود لکھے داستان، سوائے مثنوی کے نہیں ہے اچھا تحفہ اس سے لکھا ہے میں نے ایک ایک شعر۔

اصحاب علم و معرفت ہر گہ کہ بینند سوئے او	عیبم نگیرد بہر حق ہم راست بکنند زود تر

علم و معرفت والے لوگ ہر جو دیکھے اس کو، میری نکتہ چینی نہ کرے واسطے اللہ کے بلکہ درست کر دیں اس کو جلدی زیادہ۔

خود عیب دارم جملگی جز عیب در من ہیچ نے	صد عیب یابی ہر سخن ہرگز نہ بینی یک ہنر

خود عیب رکھتا ہوں میں تمام سوائے عیب کے مجھ میں کچھ نہیں، سو عیب پائے تو ہر بات میں ہرگز نہ دیکھے تو ایک ہنر فن۔

کردم ہوس چوں زاغہا رفتارِ کبکان تا کنم	برباد شد رفتارِ من گشتم خجل ہم منکسر

لالچ کرتا ہوں میں مثل کوے کے رفتار میری چکور کی طرح، برباد ہوئی رفتار میری ہوا میں شرمندہ بھی شرمسار۔

....

الفت: محبت، پیار۔ دہ: دے۔ خلق: مخلوق۔ بیند: دیکھے۔ مردم: لوگ۔ تعویذ: یعنی جس طرح تعویذ کو گلے میں ڈالتے ہیں اور محفوظ رکھتے ہیں۔ میری کتاب کو بھی اسی طرح رکھیں۔ رنج: تکلیف۔ کشیدم: کھینچی میں نے۔ مدتے: زیادہ وقت۔ دردزہ: یعنی جو بچہ کی پیدائش کے وقت عورتوں کو ہوتی ہے۔ من: میں۔ بزادم: جنا میں نے۔ بکر: بنا۔ نامور: مشہور۔ سلوک: معرفت کی باتیں۔ پندہا: بہت نصیحتیں۔ جنس: قسم۔ حکمت: دانائی۔ فقہ و کلام: یہ فنون کے نام ہیں۔ خبر: حدیث یعنی میں نے تحفہ میں تمام فنون درج کر دیئے ہیں۔ تالیف: لکھنا، تصنیف کرنا۔ نوسید: لکھنے۔ داستاں: واقعہ۔ مثنوی: یہ مشہور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی کی طرز پر کتابیں لکھنا آسان ہیں لیکن میں نے تحفہ کو ایک قافیہ (آخری حرف پر راء مہملہ ہے) لکھا ہے۔ اصحاب: جمع صاحب۔ معرفت: پہچان۔ سوئے او: طرف اس کے۔ عیبم: نکتہ چینی۔ راست: درست۔ خود: آپ۔ دارم: رکھتا ہوں میں۔ جملگی: تمام ہیچ کچھ۔ صد: سو۔ ہر سخن: ہر بات۔ ہنر: کمال۔ کردم: کرتا ہوں میں۔ ہوس: لالچ۔ زاغہا: جمع زاغ، کوا۔ رفتار: چال۔ کبکاں: جمع کبک، چکور۔ برباد: تباہ۔ گشتم: ہو گیا میں۔ خجل: شرمندہ۔ منکسر: شرمسار۔

گر یک سخن زیں جملگی یا بد قبولے نزد حق	نازم چنان اندر جہاں گردم چو سحبانِ مفتخر

اگر ایک بات اس مکمل سے قبولیت پائے اللہ کے نزدیک، ناز کروں میں اس طرح جہاں میں ہوں گا ناز کرنے والا مثل سحبانی کے۔

دارم امیدے از خدا خواند اگر صاحبدلے	بکند زدل مارا دعا یابم نجاتے در قبر

امید رکھتا ہوں اللہ سے پڑھیں اگر اسے دل والے، دیں گے دعا دل سے مجھ کو پاؤں گا نجات قبر میں۔

ابیاتِ گفتم جملگی ہفصد برآں ہفتاد و شش	ابوابِ او شد چہل و پنج اندر حساب و ہم حصر

اشعار کہے میں تمام سات سو چھہتر (۷۷۶)، ابواب اس کے ہوئے پینتالیس (۴۵) حساب و شمار میں۔

ہفصد نود و پنج دگر ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ	عاشر ربیعِ آخریں وقتِ ضحیٰ روزِ قمر

سات سو پچانوے (۷۹۵) سال ہوئے ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ سے، دس تاریخ ربیع الآخر کی چاشت کا وقت سوموار کے دن۔

....

نزدحق: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ۔ نازم: فخر کروں گا میں۔ گردم: ہوں گا میں۔ چو: مثل۔ سحبان: یہ عرب کے ایک فصیح بلیغ کا نام ہے۔ خواند: پڑھیں گے۔ صاحبدل: دل والا۔ مارا: میرے لیے۔ یابم: پاؤں گا میں۔ نجات: رہائی۔ ابیات: جمع بیت، شعر۔ ہفصد: سات سو۔ ہفتاد و شش: چھتر (۷۶) یعنی تحفہ کے اشعار سات سو چھہتر (۷۷۶)۔ چہل و پنج: پینتالیس۔ حصر: گنتی۔ ہفصد نود دگر: سات سو پچانوے (۷۹۵)۔ عاشر ربیع آخریں: یعنی دس ربیع الثانی۔ وقت ضحیٰ: چاشت کا وقت۔ اور قمر: سوموار کا دن۔ تحفہ نصائح کی مکمل تاریخ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمادی۔

☆☆☆☆☆

دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحب کتاب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پڑھنے پڑھانے والوں کی خیر ہو۔

تمّ ترجمة الکتاب بعون اللہ الوھاب وَصلّی اللہ رب الارباب علیٰ حبیبہٖ و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ واغفرلی ولاھلی ولوالدی ولاولادی ولاساتذی ولجمیع المسلمین والمسلمات آمین ثم آمین۔ بحرمت سید المرسلین ﷺ

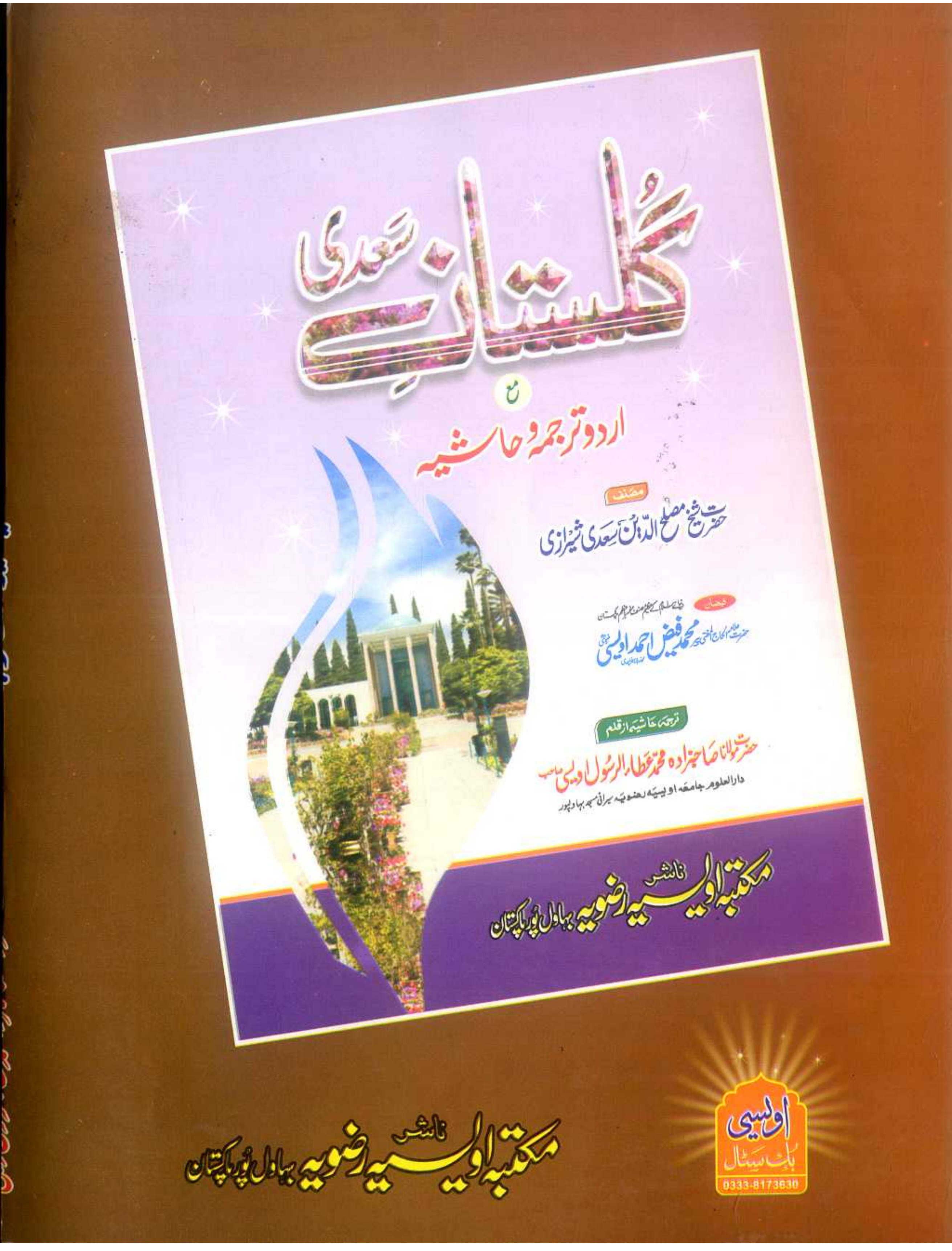
۱۱ نومبر ۲۰۰۰ء

محمد عطاء الرسول اویسی

مدرس دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ

سیرانی مسجد بہاول پور، پنجاب پاکستان

تمت


گلستانِ سعدی
مع
اردو ترجمہ و حاشیہ
مصنف
حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
فیضان
حضرت علامہ الحاج المفتی محمد فیض احمد اویسی
ترجمہ حاشیہ از قلم
حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی صاحب
دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور
ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان
ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان
اویسی
بک سٹال
0333-8173630